انتخابِ مُسلم

"صحیح مُسلم شریف" کی مُنتخب احادیث کا مجمُوعہ

مؤلّفہ

شیخ محمد بن عبداللہ مراکشی

رُکنِ دائمی مجلسِ علمی دربارِ شاہی مراکش

Bustan-ul-Aloom

hid Abad Kadhala (AK)

Book Series

Serial No.

Price

Date

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ

کراچی — لاہور — راولپنڈی

Marfat.com

انتخابِ مُسلِم

"صحیح مُسلِم شریف" کی مُنتخب احادیث کا مجموعہ

مؤلفہ
شیخ محمد بن عبداللہ مراکشی
رُکنِ دائمی مجلسِ علمی دربارِ شاہی مراکش

ناشران
تاج کمپنی لمیٹڈ
کراچی ——— لاہور ——— راولپنڈی

Marfat.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اسلام ایمان اور احسان کا بیان	۸	گھروں میں نفل نماز ادا کرنیکا بیان	۴۲
مومن کافر اور منافق کا بیان	۱۰	نماز کے اوقاتِ ممنوعہ کا بیان	۴۳
ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کا بیان	۲۳	سورۃ فاتحہ کی فضیلت کا بیان	۴۳
مساجد کا بیان	۲۴	آیت الکرسی کی فضیلت کا بیان	۴۴
قبروں پر تعمیر مساجد کی ممانعت	۲۵	سورۃ اخلاص کی فضیلت کا بیان	۴۴
مسجد میں لغو شعر پڑھنے کی ممانعت	۲۶	نماز جمعہ کا بیان	۴۵
نماز میں بیٹھنے کا طریقہ	۲۶	نماز جمعہ کے وقت کا بیان	۴۷
وہ امور جن سے نماز میں پناہ مانگنی چاہیئے	۲۷	جمعہ کے ہر دو خطبوں کا بیان	۴۷
اوراد بعد از نماز کا بیان	۲۸	ترکِ جمعہ پر سخت وعید کا بیان	۴۸
دائمی نیکیوں کا بیان	۲۹	نماز جمعہ میں پڑھی جانے والی سورتوں کا بیان	۴۹
سکون اور وقار سے نماز ادا کرنے کا بیان	۳۰	نماز عیدین کا بیان	۴۹
نماز پنجگانہ کے اوقات	۳۰	طوفانی ہوا اور ابر دیکھ کر خدا سے پناہ مانگنے کا بیان	۴۹
نماز وسطی کا مفہوم	۳۲		
نماز باجماعت ہدایت کی راہ ہے	۳۳	زکواۃ کا بیان	۵۰
سفر میں دو نمازوں کو ملا کر پڑھنے کا جواز	۳۶	صدقہ و نیکی کا بیان	۵۱
نماز چاشت کی ترغیب	۳۷	بغیر سوال کئے عطیہ قبول کرنے کا جواز	۵۳
فجر کی پسندیدہ نماز کا بیان	۳۸	تراویح کا بیان	۵۳
تہجد کی طویل قرارت کا استحباب	۳۹		
شب میں مقبولیت دعا کی گھڑی	۴۱	شبِ قدر کا بیان	۵۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
عیدین کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت	۵۵
شوال کے چھ روزوں کا بیان	۵۵
صرف جمعہ کے دن اکیلا روزہ رکھنے کی ممانعت	۵۵
حج کا بیان	۵۶
نکاح کا بیان	۵۶
اجنبی عورت کو دیکھ کر اس میں دلچسپی لینے کا حکم	۵۷
بیوی کی پھوپھی یا خالہ کو اپنے عقد میں جمع کرنے کی تحریم کا بیان	۵۷
عقد شغار کے حرام ہونے کا بیان	۵۸
جاریہ کو آزاد کرکے اپنے عقد میں لانے کا بیان	۵۹
دعوت ولیمہ قبول کرنے کا حکم	۶۱
بیوی سے تخلیے کے وقت کی دعا	۶۲
بیوی سے ہر جہت سے ہم بستری کے جواز کا بیان	۶۲
بیوی کے مخفی رازوں کے افشا کی تحریم کا بیان	۶۲
عزل کا حکم	۶۳
رضاعی رشتوں کا حکم	۶۴
رضاعی بھتیجی سے نکاح کی حرمت کا بیان	۶۴

عنوان	صفحہ
سوتیلی بیٹی اور سالی سے عقد کی حرمت کا بیان	۶۵
ایک دو گھونٹ دودھ پینے سے متعلق رضاعت کا حکم	۶۵
شب زفاف کے بعد بیوی کے پاس قیام کی مدت کا بیان	۶۶
متعدد بیویوں کے درمیان شب باشی میں تقسیم اوقات کا حکم	۶۶
اپنی سوت کے حق میں دستبرداری کا جواز	۶۷
کنواری دوشیزہ سے عقد کے مستحب ہونے کا بیان	۶۷
عورتوں کے بارے میں وصیت کرنیکا بیان	۶۸
خام پھلوں کے فروخت کرنے کی ممانعت	۶۹
قرض کی کچھ رقم معاف کرنیکا استحباب	۷۰
کسی کا مال کسی مفلس کے پاس دستیاب ہونے کا بیان	۷۰
تنگدست کو مہلت دینے کی فضیلت	۷۱
سیاہ فام کتے کو ہلاک کردینے کا حکم	۷۱
اپنی ضرورت سے زائد پانی کی فروخت کے حرام ہونے کا بیان	۷۱
سود کا بیان	۷۲
خرید و فروخت میں قسمیں کھانے کی ممانعت	۷۲
دوسرے کی زمین غصب کرنے کا حکم	۷۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
قریب المرگ شخص کو کلمۂ توحید کی تلقین کا بیان	۷۳
مصیبت کے وقت کہے جانے والے کلمات	۷۳
نوحہ و ماتم گساری کا بیان	۷۴
میّت کو جلد دفنانے کا بیان	۷۴
کسی عذر کی بنا پر قبر پر جا کر نماز پڑھنے کا بیان	۷۵
نماز جنازہ میں میت کیلئے دُعا کرنیکا بیان	۷۶
جنازہ اٹھنے کے بعد کسی نمازی کے سوار ہو جانے کا جواز	۷۶
میت کے لئے لحد بنانے اور اس پر اینٹیں رکھنے کا بیان	۷۷
قبر کو ہموار کر دینے کا حکم	۷۷
قبر کو پختہ بنانے اور اس پر کچھ گنبد وغیرہ تعمیر کرنے کی ممانعت	۷۷
قبر پر بیٹھنے اور اس کی طرف مُنہ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت	۷۸
وصیت کا بیان	۷۸
تہائی مال میں وصیت جاری ہونیکا بیان	۷۹
میت کو صدقہ کا ثواب پہنچنے کا بیان	۷۹
مال نہ ہونے کی صورت میں ترکِ وصیت کا بیان	۸۰
منت ماننے کی ممانعت اور اس کے تقدیر کو نہ بدل سکنے کا بیان	۸۰
نذر کے کفارہ کا بیان	۸۱
قسم کھانے کے بعد اس سے بہتر صورت پیش آجانے کا حکم	۸۱
حلف اٹھانے والے کا منشا حلف اٹھوانے والے کی نیت کیمطابق ہونیکا بیان	۸۱
اپنے غلام کو تھپڑ مارنے کا کفارہ	۸۲
رد بدعات کا بیان	۸۲
بیوی کو اپنے شوہر کے مال سے کچھ لینے کا حکم	۸۳
اعمال کا دارو مدار عامل کی نیت پر ہے	۸۳
امت محمدیہ کے ایک طبقہ کا ہمیشہ حق پر قائم رہنے کا بیان	۸۳
سفر کے آداب اور سواری کے جانوروں کی بہبودی کا بیان	۸۴
امارت کا بیان	۸۵
ذبیحہ کو اچھی طرح ذبح کرنیکا بیان	۸۷
عید الاضحےٰ کے ذبیحہ کا بیان	۸۷
ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد سر کے بال بنوانے اور ناخن ترشوانے کی ممانعت	۸۸
غیر اللہ کے نام پر قربانی نہ کرنیکا حکم	۸۹
برتنوں کو ڈھانک دینے اور دروازوں کو بند کر دینے کا حکم	۸۹
ریشمی لباس کا حکم	۹۱
مختصر لباس پر اکتفا کرنے کا بیان	۹۱
متکبرانہ انداز سے طویل لباس کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنے کی ممانعت	۹۲
سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت	۹۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تصویر کشی کے متعلق اسلامی حکم	۹۳	صلۂ رحمی کا بیان	۱۰۶
صرف آدھا سر مونڈھنے کی کراہت کا بیان	۹۳	باہم حسد و بغض رکھنے کی ممانعت کا بیان	۱۰۷
اپنے بالوں میں دوسری عورتوں کے بال ملا کر گوندھنے کا حکم	۹۳	خالصاً اللہ سے محبت رکھنے کی فضیلت کا بیان	۱۰۸
عورتوں کے لباس کا بیان	۹۴	بیمار کی عیادت کرنے کی فضیلت کا بیان	۱۰۸
دوسرے کے مکان کے اندر داخلہ کی اجازت لینے کا حکم	۹۴	ظلم کے حرام ہونے کا بیان	۱۱۰
دوسروں کے گھروں میں جھانکنے کے حرام ہونے کا بیان	۹۵	ظالم اور مظلوم بھائی کی امداد کا حکم	۱۱۲
غیر عورت کے پاس تنہائی میں قیام اور اس کے گھر آمد و رفت کی ممانعت	۹۶	معاف کر دینے اور عاجزی اختیار کرنے کا بیان	۱۱۳
جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے کا بیان	۹۶	خدا کی رحمت سے مایوسی کی ممانعت	۱۱۴
پچھنے لگوانے شہد استعمال کرنے یا آگ سے جلنے کا بیان	۹۸	غیبت کے حرام ہونے کا بیان	۱۱۴
بدشگونی اور فال نیک کا بیان	۹۹	چغلخوری کے حرام ہونے کا بیان	۱۱۵
جذامی سے دور بھاگنے کا حکم	۱۰۰	دوغلے پن کے حرام ہونے کا بیان	۱۱۵
فن کہانت کا بیان	۱۰۰	جھوٹ کے حرام ہونے اور مصلحتاً کسی حد تک اس کے جواز کا بیان	۱۱۵
قیافہ شناس کے پاس جانے کا حکم	۱۰۱	منہ پر تھپڑ مارنے کی ممانعت	۱۱۶
سانپوں کو ہلاک کر ڈالنے کا حکم	۱۰۲	لوگوں کو ناحق اذیت پہنچانے کا حکم	۱۱۶
چھپکلی کو ہلاک کرنا مستحب ہے	۱۰۴	لوگوں سے نرم برتاؤ کا بیان	۱۱۶
لونڈی اور غلام کو پکارنے کا طریقہ	۱۰۴	جانوروں پر لعن طعن کرنے کی ممانعت	۱۱۷
نردشیر کھیلنے کا حکم	۱۰۵	غنڈے اور بدمعاش سے نرمی کا برتاؤ کرنے کا بیان	۱۱۷
خواب دیکھنے کا بیان	۱۰۵	صلحاء کی صحبت میں حاضری کا مستحب ہونا	۱۱۸
والدین سے حسن سلوک کا حکم	۱۰۵	اولاد کی موت پر صبر کرنے والے کی فضیلت کا بیان	۱۱۸
نیکی اور گناہ کی تعریف	۱۰۶	کسی کی مبالغہ آمیز تعریف کرنے کی ممانعت کا بیان	۱۱۹
		ترکِ دنیا کا بیان	۱۲۰
		بیوہ اور مسکین و یتیم کے ساتھ حسن سلوک کا بیان	۱۲۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اپنے اعمال میں غیر اللہ کو شریک کرنیوالے کا حکم	۱۲۲
لایعنی گفتگو کا بیان	۱۲۲
اغیار کی اندھی تقلید سے بچنے کا بیان	۱۲۳
کسی عمل کو رائج کرنے والے کا حکم	۱۲۳
ذکر اللہ کی ترغیب	۱۲۳
دُعا میں استعمال کئے جانے والے کلمات کا بیان	۱۲۶
دنیا ہی میں اعمال کی سزا کی دُعا کرنیکی کراہت	۱۲۸
دنیا میں نیک اعمال کا بدلہ	۱۲۸
مبروص گنجے اور نابینا کا قصہ	۱۳۰
کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی فضیلت کا بیان	۱۳۲
خدا کی پناہ مانگنے کا بیان	۱۳۲
صبح سویرے اور شب کو سوتے وقت تسبیح پڑھنے کا بیان	۱۳۳
کثرت استغفار کے استحباب کا بیان	۱۳۵
رحمت الٰہی کی وسعت کا بیان	۱۳۵
بدکاریوں کی حرمت کا بیان	۱۳۶
اللہ کی مخلوق اور حضرت آدم علیہ السلام کی ابتدائے آفرینش کا بیان	۱۳۷
شکم مادر میں آدمی کی تخلیقی کیفیت کا بیان	۱۳۷
ہر نومولود فطرت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے	۱۴۲
رزق اور موت میں کمی بیشی نہ ہونے کا بیان	۱۴۲

عنوان	صفحہ
بندہ کے حالتِ موت پر اُٹھائے جانے کا بیان	۱۴۳
اُمتِ محمدیہ کے ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کا بیان	۱۴۳
علاماتِ قیامت کا بیان	۱۴۵
مشرق سے فتنہ کا ظہور	۱۴۶
دجال اس کی حقیقت اور اس کی قوت کا بیان	۱۴۸
ہر دو نفخ صور کے درمیانی وقفہ کا بیان	۱۵۵
نفخ صور اور مُردوں کے قبور سے اُٹھنے کا بیان	۱۵۶
حشر کا بیان	۱۵۸
قیامت کے دن لوگوں کے پسینہ پسینہ ہونیکا بیان	۱۵۹
حساب وکتاب کا بیان	۱۶۰
شفاعت کا بیان	۱۶۲
حوض کوثر کا بیان	۱۶۶
پُل صراط کا بیان	۱۶۷
آتشِ دوزخ کا بیان	۱۶۸
دوزخ سے نکلنے والے آخری شخص کا بیان	۱۷۰
جنت کا بیان	۱۷۱
جنت میں جمالِ خداوندی کی زیارت کا بیان	۱۷۵
خاتمہ	۱۷۶

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کا درود و سلام حضرت محمدؐ آپ کے اہل بیت وصحابہ کرامؓ پر ہو، وہ ذات اقدس قابل مدح وستائش ہے جس نے اپنے پیغمبر حضرت محمدؐ کے ذریعہ تمام عالم کو سیدھا راستہ بتایا اور صراط مستقیم کی وضاحت فرمائی، نیز دین کے تمام گوشوں کو مستحکم وناقابل شکست بنایا۔ آنحضرتؐ کی ذات گرامی اور آپ کے اہل بیتؓ پر جو علوم ومعارف کے دریا ہیں اور آپکے صحابہ کرامؓ پر جو حقائق ونکات معرفت کا خزینہ ہیں خدا کا درود وسلام ہو۔

امّا بعد۔ رحمت ایزدی کا محتاج بندۂ ناچیز محمد بن محمد بن عبداللہ مراکشی رکن دائمی مجلس علمی دربار شاہی رقمطراز ہے کہ چونکہ حدیث نبوی انسان کے ظاہری وباطنی زخموں کا مرہم ہے اور وہ اس پر عمل پیرا ہونے والوں کو انسانیت کے اعلیٰ مدارج تک پہنچادیتی ہے، اسلئے میں نے صحیح مسلم شریف سے ان احادیث کا انتخاب ضروری سمجھا جن کی اصلاح عقائد اور احکام الٰہیہ کی معرفت کیلئے ہر مسلمان کو شدید ضرورت پڑتی ہے، اور اس مجموعہ کا نام طُلب مسلمؒ رکھا حق تعالےٰ اپنے کرم خاص سے میری اس مخلصانہ خدمت کو قبول فرمائے اور اس کا نفع عام فرمائے۔ بلاشبہ وہ بہت حلیم اور بہت مہربان ہے۔

شیخ محمد عبداللہ

Marfat.com

اِسلام، ایمان اور اِحسان کا بیان

امام مسلمؒ نے حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ ہم ایک دِن آنحضرتؐ کی خدمتِ مبارک میں حاضر تھے کہ یکایک ایک اجنبی شخص سفید لباس میں ملبوس، سیاہ بالوں والا جس پر سفر کے تکان کا کوئی اثر نہ تھا اور جسے ہم میں سے کوئی نہ جانتا تھا حاضرِ خدمتِ اقدس ہوا اور آنحضرتؐ سے اسقدر قریب ہو کر بیٹھا کہ اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور آپ کی ران پر ہاتھ رکھ کر سوال کیا:

اے محمدؐ! مجھے بتایئے اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ ایک ہے حضرت محمدؐ اسکے رسول ہیں پھر نماز کی پابندی کرو۔ زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھو۔ بصورتِ استطاعت حج ادا کرو۔

سائل نے کہا۔ آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں تعجب ہو رہا تھا کہ سائل آپ سے سوال کرتا جاتا تھا اور ہر امر کی تصدیق کرتا جاتا تھا۔

پھر اس نے سوال کیا۔ بتایئے ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور اسکے فرشتوں اس کی نازل کردہ کتابوں اسکے پیغمبروں قیامت کے دِن اور خدا کی تقدیر پر ایمان لاؤ اور ان پر یقین کامل رکھو۔

پھر اس نے سوال کیا۔ بتایئے احسان کسے کہتے ہیں؟

آپ نے فرمایا، احسان یہ ہے کہ تمہیں خدا کی عبادت میں یہ کیف پیدا ہو جائے، گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر یہ مقام میسّر نہ ہو تو تم کو یقین کی یہ کیفیت حاصل ہو جائے کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

پھر سائل نے سوال کیا۔ بتایئے قیامت کب برپا ہوگی؟

Marfat.com

آپ نے فرمایا، اس مسئلہ میں مسئول کو سائل سے زیادہ معلومات نہیں ہیں۔
پھر اس نے سوال کیا۔ قیامت کی علامات و آثار کیا ہیں ؟
آپ نے فرمایا، اول یہ کہ اس وقت حالات یہ ہونگے کہ ایک لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی[1] دوم یہ کہ تم ایسے چرواہوں کو دیکھو گے جو سر و پا برہنہ اور جھونپڑی نشین ہونگے لیکن وہ اس فقر کے باوجود اپنے گھروں میں جمع ہوکر باہم تفاخر کرینگے اور بڑائیاں ماریں گے، اس سوال و جواب کے بعد وہ شخص واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے فرمایا۔ اے عمرؓ! کچھ معلوم ہے یہ کون شخص تھے ؟ میں نے عرض کیا خدا اور اسکے رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو اس مکالمہ کے ذریعہ تمہیں دینی تعلیم دینے آئے تھے۔
حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے اسکی تصدیق کرنا کہ اللہ ایک ہے۔ حضرت محمدؐ اسکے سچے رسول اور اسکے بندے ہیں نماز کی پابندی کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ فریضۂ حج ادا کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔
حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نعمان بن نوفلؓ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر سوال کیا کہ یا رسول اللہ کہ اگر میں فرض نمازیں پابندی سے ادا کرتا رہوں اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا رہوں تو کیا اس عمل سے جنت میں داخل ہوسکوں گا ؟ فرمایا، بے شک۔
حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے، میرا اسلامی پیغام جس کسی نے سنا خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی اور وہ اس پر ایمان لائے بغیر مر گیا وہ یقیناً دوزخ میں داخل ہوگا۔
حضرت عباسؓ بن عبد المطلب سے روایت ہے، کہ انہوں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے خدا کو اپنا پروردگار۔ اپنا مذہب اسلام اور حضرت محمدؐ کو پیغمبر مان لیا اسے ایمان کی صحیح لذت حاصل ہو گئی۔

[1] یعنی وہ زمانہ آئے گا جب اولاد بجائے اطاعت والدین کے ان کی نافرمان ہوگی اور الٹا ان پر اپنا حکم چلائے گی۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایمان کے ساٹھ ستر اجزاء ہیں ان میں سب سے اعلیٰ کلمۂ لا الٰہ الّا اللہ ہے اور سب سے ادنیٰ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک جزو ہے۔

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ کہتے ہیں میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اسلام کی وہ بات بتا دیں جس کے بعد مجھے اس بارے میں کسی سے کچھ پوچھنے کی حاجت نہ رہے آپ نے فرمایا دل سے اس کا پختہ اقرار کرو کہ میں اللہ پر ایمان لے آیا، پھر اس پر مضبوطی سے جمے رہو۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ؐ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے جو بھی کسی بُرے عمل کو ہوتا ہوا دیکھے اُسے چاہیئے کہ ہو سکے تو اُسے قوت سے روک دے، اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو زبان سے منع کر دے، اگر یہ بھی نہ کر سکے تو کم از کم دل سے ہی اُسے بُرا سمجھے اور یہ آخری اور کمزور ایمان کا درجہ ہے۔

حضرت تمیم داریؓ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، دین تمام تر اخلاص اور دعوت خیر و صلاح کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کس کے لئے فرمایا اللہ اسکی کتاب اسکے رسول ائمۂ اُمت اور عامۃ المسلمین کے لئے۔

مومن، کافر اور منافق کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا چار باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں گی وہ پکا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک بات پائی جائے گی اس میں نفاق کی صرف ایک ہی شق ہو گی تا آنکہ وہ اُسے ترک کر دے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے کسی سے کوئی معاہدہ کرے تو اسکی خلاف ورزی کرے، جب وہ کسی سے کوئی

Marfat.com

وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، جب اسکا کسی سے جھگڑا ہو جائے تو وہ گالی گلوچ پر اُتر آئے۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ انصارؓ سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنیؓ کا بیان ہے کہ ابھی رات کی تاریکی باقی تھی کہ آنحضرتؐ نے ہمیں مقام حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور سلام کے بعد مقتدیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں کچھ خبر ہے حق تعالےٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اسکے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا حق تعالےٰ نے ابھی فرمایا ہے کہ میرے بندے اس حال میں صبح کرتے ہیں کہ اُن میں سے بعض مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض میرا انکار کرتے ہیں۔ پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور نجوم کا منکر ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں ستاروں کے اثرات کے نتیجہ میں بارش ہوئی وہ میرا منکر اور نجوم پر ایمان رکھنے والا ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ایمان اور کفر و شرک کے درمیان دانستہ ترک نماز حدِ فاصل ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا، نماز کو اسکے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا اسکے بعد کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا، والدین سے بہتر سلوک کرنا۔ میں نے پھر عرض کیا، اسکے بعد کون سا عمل بہتر ہے؟ فرمایا، راہِ خدا میں جہاد کرنا۔

حضرت عمرو بن شرحبیلؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ خدا کے نزدیک کون سا گناہ بہت بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو کسی کو خدا کا شریک قرار دے، حالانکہ خدا ہی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ پھر

Marfat.com

اسکے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اس خوف سے اپنی اولاد کو ہلاک کر ڈالے کہ وہ تیرے رزق میں حصہ دار ہوگی۔ میں نے پھر عرض کیا اسکے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے ہم سے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت علقمہؓ نے بروایت حضرت عبداللہؓ بیان کیا ہے کہ جب ذیل کی آیت نازل ہوئی

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ — وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے ملوث نہیں کیا۔

تو صحابہؓ پر یہ امر شاق گزرا اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا، اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا بات وہ نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو بلکہ اس بات کو اس مثال سے سمجھا جائے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی تھی۔ اے میرے پیارے بیٹے تو خدا کا کسی دوسرے کو شریک نہ بنانا کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر یہ پوچھتا ہے کہ فلاں فلاں شئے کو کس نے پیدا کیا یہاں تک کہ آخر میں یہ سوال کر بیٹھتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب وہ اس حد تک پہنچے تو انسان کو اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے اور آگے بات کرنے سے گریز کرنا چاہیئے۔

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کا حق غصب کیا اللہ اسکے لئے دوزخ لازم اور اس پر جنت حرام کر دے گا، اس پر ایک صحابیؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگرچہ کوئی معمولی چیز ہی غصب کی ہو؟ فرمایا، اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

Marfat.com

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص مجھ سے میرا مال چھیننا چاہے تو مجھے کیا کرنا چاہیئے؛ فرمایا اسے اپنا مال نہ دو۔ عرض کیا اگر وہ اس پر اصرار کرے اور مجھے قتل کر ڈالے، فرمایا، تب تو شہید کا مرتبہ پائے گا۔ عرض کیا اگر میں اسکی بدنیتی پر اسے قتل کر ڈالوں؛ فرمایا وہ دوزخ میں جائے گا۔

انہی راوی سے ایک روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اسلام کی ابتدا کس مپرسی و غریب الوطنی میں ہوئی اور وہ اپنی ابتدا کی طرح آخر میں بھی اسی طرح بے یار و مددگار رہ جائے گا۔ پس اس مناسبت کی بنا پر بے یار و مددگار بیکسوں کے لئے خوشخبری اور مبارکباد کا موقع ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، کسی مرد کو کسی مرد کی اور کسی عورت کو کسی عورت کی ستر کی جگہ کو نہ دیکھنا چاہیئے۔ علیٰ ہذا کسی مرد کو دوسرے کے ساتھ اور کسی عورت کو دوسری عورت کے ساتھ ایک چادر میں لپٹ کر نہ لیٹنا چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، دو لعنتیوں سے بچتے رہو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دو لعنتی کون کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ ہے جو لوگوں کی گزرگاہ میں رفع حاجت کرتا ہو۔ دوسرا وہ جو لوگوں کی سایہ دار آرام گاہ میں غلاظت ڈالتا ہو۔

حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ تم میں سے جب کوئی دھونی لے تو تین مرتبہ دھونی لے اور جب کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈال کر ناک کو جھاڑ دے۔

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے نبی نے تو آپ کو ہر شے کے طور طریقے حتیٰ کہ بیت الخلا کے آداب تک سکھا دیئے ہیں۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا۔ بے شک۔ آنحضرت ؐ نے رفع حاجت کے وقت قبلہ رُخ بیٹھنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے۔ تین ڈھیلوں سے کم استنجا کرنے۔ اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرت ؐ ایک احاطہ میں داخل ہوئے آپکے ہمراہ ایک کم عمر لڑکا ہم سے چھوٹا۔ پانی کا لوٹا ساتھ لئے ہوئے تھا جسے اُس نے بیری کے درخت کے نیچے رکھ دیا آنحضرت ؐ نے قضاء حاجت کے بعد اس پانی سے استنجا کیا۔

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے وقت پیشاب گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے، نہ پانی پیتے وقت پانی میں سانس لے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ؐ بیت الخلاء سے باہر نکلے تو کھانا حاضر کیا گیا، صحابہؓ نے آپ کو وضو کرنے کی طرف متوجہ کیا تو فرمایا میں اس وقت نماز نہیں پڑھ رہا کہ وضو کروں۔

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا" پاکی ایمان کا ایک جزو ہے" اور "الحمد للہ کا ورد انسانی نامہ اعمال کی ترازو کو وزنی بنا دیتا ہے" اور "الحمد للہ و سبحان اللہ" کا ورد زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو نور سے پُر کر دیتا ہے" نماز سراسر نور، صدقہ نیکی کی دلیل۔ صبر روشنی اور قرآن تمہارے موافق یا مخالف حجت ہے۔ ہر شخص روزانہ صبح ہوتے ہی اپنی جان کا سودا کرتا ہے، پس یا تو وہ اسے ہلاکتوں اور آفتوں سے بچا لیتا ہے یا اُسے ہلاکت و تباہی میں ڈال دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ؐ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص اس طرح وضو کرے کہ اس کے تمام آداب کو پوری طرح ادا کرے، پھر فرض نماز

Marfat.com

کی ادائی کے لیے مسجد تک چل کر جائے اور باجماعت نماز ادا کرے تو حق تعالیٰ اسکے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ" پڑھتا ہے گا، حق تعالیٰ اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا کہ وہ جس سے چاہے اس میں داخل ہو جائے۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے وضو کیا پھر کلمہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

پڑھا اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائینگے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان یا مومن وضو میں اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی کے ہر قطرہ۔ یا فرمایا۔ پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اسکے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اسکی آنکھوں سے سرزد ہوئے ہوں، علیٰ ہذا جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ بھی پانی کے قطروں یا آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں جب وہ پیر دھوتا ہے تو جو گناہ اس نے اپنے پیروں سے چل کر کئے ہوں گے وہ پانی کے قطروں یا آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں، حتیٰ کہ وضو پورا کرنے تک وہ تمام گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے وضو کیا مگر پیر کے ناخن کی جگہ سوکھی چھوڑ دی آنحضرتؐ کی اس پر نظر پڑ گئی فرمایا جاؤ دوبارہ اچھی طرح وضو کر کے آؤ چنانچہ اس نے واپس جا کر دوبارہ وضو کیا اور نماز پڑھی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے ایڑی نہیں دھوئی آپ نے فرمایا۔ ایڑیوں پر حسرت ہے جب وہ آگ میں جلیں گی۔

Marfat.com

آپ ہی سے ایک اور روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس سے خدا تمہارے گناہوں کو مٹا کر تمہارے مرتبے بلند فرما دے ؟ صحابہؓ نے عرض کیا، ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا مجبوری کی حالت میں بھی وضو کے ارکان پوری طرح ادا کرنا۔ مساجد میں بکثرت حاضر ہونا۔ نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا۔ یہی اعمال زہد و پارسائی کے اعمال ہیں۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے دن متعدد نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں اور موزوں پر مسح فرماتے رہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ نے وہ طریقہ اختیار فرمایا جو پہلے کبھی نہ فرمایا تھا، فرمایا اے عمر میں نے دانستہ یہ عمل کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم نیند سے بیدار ہو تو کسی برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو دھو لیا کرو، کیونکہ نہ معلوم نیند میں انسان کا ہاتھ کہاں کہاں پہنچتا ہے۔

ان ہی صحابی سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، اگر کسی برتن میں کتا منہ ڈالدے تو اس میں جو کچھ ہو اسے پھینک کر اس برتن کو سات مرتبہ دھو لینا چاہیئے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ دس چیزیں طبعی و فطری ہیں۔ مونچھوں کا ترشوانا۔ ڈاڑھی کو بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ناخن کٹوانا۔ انگلیوں کی جڑوں کو دھونا۔ بغل کے بال اکھاڑنا۔ زیر ناف بال مونڈنا۔ پانی کم خرچ کرنا۔ مسلم شریف کی روایت ہے کہ اس کے ایک راوی حضرت مصعب بن عمیرؓ نے فرمایا کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔ شاید وہ کلی کرنا ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ پانچ امور فطری ہیں ختنہ کرانا۔ زیر ناف بالوں کو صاف کرنا۔ مونچھوں کو ترشوانا۔ ناخن کٹوانا۔ بغل کے بال اکھاڑنا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ہمیں مونچھیں ترشوانے، ناخن کٹوانے

Marfat.com

بغلوں کے بال اکھیڑنے اور موئے زیرناف صاف کرنے میں ہمیں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اُن پر چالیس دن سے زیادہ عرصہ نہ گزرنے پائے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تم مونچھیں ترشواؤ، ڈاڑھیاں چھوڑ دو، اس طرح آتش پرستوں کے خلاف عمل کرو۔

حضرت عمرو بن اُمیہ ضمریؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپ بکری کی بُھنی ہوئی سالم ران کا گوشت کاٹ کاٹ کر نوش فرما رہے تھے کہ نماز کا وقت آگیا۔ آپ اسی طرح چاقو رکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی مگر وضو کی تجدید نہیں فرمائی۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے سوال کیا، کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد نماز کے لئے وضو کر لیا کروں؟ فرمایا چاہو تو کر لیا کرو، ورنہ ضروری نہیں۔ عرض کیا کیا اونٹ کے گوشت کھانے کے بعد نماز کے لئے وضو کر لیا کروں؟ فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لیا کرو۔

پھر اس نے سوال کیا، کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا، ہاں پڑھ سکتے ہو۔ عرض کیا کیا اونٹوں کے باڑے میں بھی نماز ادا کر سکتا ہوں، فرمایا نہیں۔

حضرت عباد بن تمیمؓ نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ اسے کچھ خیال سا ہے کہ شاید اثناء نماز میں اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص ریاح خارج ہونے کی آواز نہ سُنے یا بدبو محسوس نہ کرے اُسے صرف گمان پر نماز نہ توڑنی چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بحالتِ نماز پیٹ میں کچھ گڑبڑ محسوس کرے مگر اُسے صحیح طور پر معلوم نہ ہو سکے کہ ریاح ہوئی ہے یا نہیں تو تجدید وضو کے لئے مسجد سے باہر نہ جائے جب تک ریاح خارج ہونے کی صاف آواز نہ سن لے۔

Marfat.com

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم ازواج نبی کریمؐ میں سے جب کوئی ایام حیض میں ہوتی تھیں تو آنحضرتؐ انہیں تہبند باندھنے کو فرماتے، پھر اُن سے خلوت فرماتے تھے۔

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ مجھ سے مذی بہت خارج ہوا کرتی تھی مگر آنحضرتؐ کی صاحبزادی سے عقد کی وجہ سے آپ سے براہِ راست مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی تھی، اسلئے میں نے حضرت مقداد بن اسودؓ کو آنحضرتؐ سے یہ مسئلہ پوچھنے کو کہا ان کے سوال پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو اپنی پیشاب گاہ کو دھو کر وضو کر لینا چاہیئے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، جب تم میں کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستر ہو، پھر دوبارہ ہمبستری کا ارادہ کرے تو اس سے پہلے وضو کر لیا کرے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ اپنی متعدد ازواج سے تخلیہ کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل فرمایا کرتے تھے۔

حضرت معاذہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا، اسکی کیا وجہ ہے کہ حیض والی عورت روزہ کی قضا کرتی ہے نماز کی نہیں۔

فرمایا کیا تم خارجی گروہ[1] سے تعلق رکھتی ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں لیکن میں صرف مسئلہ معلوم کرنا چاہتی ہوں۔

فرمایا، ہمیں جب یہ صورت پیش آتی تھی تو ہمیں صرف روزوں کی قضا کا حکم ہوتا تھا، نماز کی قضا کا نہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے خلوت کرے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ کلمہ زیادہ مذکور ہے "اگرچہ اسے انزال نہ ہوا ہو"۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، جب شوہر بیوی میں خلوت صحیحہ ہو جائے

[1] خارجیوں کا یہ مسلک ہے کہ حائضہ نمازیں قضا کرے بخلاف اہل سنت کے اسلئے آپ نے اس کے خارجی ہونے کو پوچھا۔ م

Marfat.com

تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستر ہو مگر مادہ باہر خارج کر دے تو کیا اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے اسوقت حضرت عائشہؓ وہیں موجود تھیں۔ آپ نے (پردہ میں) ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، میں اور بعض مرتبہ ایسا ہی کرتے ہیں مگر فراغت کے بعد غسل ضرور کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ہر وقت خدا کا ذکر فرماتے رہتے تھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سنکر کلمات ذیل ادا کرے اسکے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ	میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ	وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ اور حضرت محمدؐ
وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ	اسکے خاص بندے اور پیغمبر ہیں میں نے اللہ کو اپنا
بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا	پروردگار حضرت محمدؐ کو اسکا رسول اور مذہب اسلام

کو اپنا دین مان لیا۔

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں دوسروں کی گردنوں سے زیادہ لمبی اور ممتاز ہوں گی۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو شانوں تک اپنے ہاتھ بلند فرماتے پھر اللہ اکبر کہتے، پھر رکوع میں جاتے وقت ایسا ہی کرتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی ایسا ہی کرتے لیکن سجدہ سے سر اٹھاتے وقت یہ عمل نہ کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے تین مرتبہ فرمایا جس نے نماز پڑھی مگر

Marfat.com

اس میں سورۂ الحمد نہ پڑھی اسکی نماز ناقص و ناتمام رہی، حضرت ابوہریرہؓ سے دریافت کیا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تب کیا کریں فرمایا تب تم اپنے دل میں سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو، کیونکہ میں نے نبی کریم صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے، میرا نمازی بندہ مجھ سے جو طلب کرے گا وہ اسے ضرور دیا جائے گا، جب بندہ "الحمد للہ رب العالمین" کہتا ہے تو حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری حمد و ثنا بیان کی۔ جب وہ "الرحمان الرحیم" کہتا ہے تو حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میرا وصف بیان کیا۔ جب بندہ "مالک یوم الدین" کہتا ہے تو حق تعالےٰ فرماتا ہے" میرے بندہ نے میری عظمت بیان کی۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ بندہ نے خود کو میرے سپرد کر دیا۔ جب وہ کہتا ہے "اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ" تو حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان عبدیت کاملہ کا ایک قوی رابطہ ہے، میں اپنے بندہ کو وہ سب کچھ دوں گا جو وہ مجھ سے طلب کرے گا۔ جب بندہ "اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۝" کہتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب مرادیں میرے بندے کا حق ہیں اسلئے اسکی ہر مراد کو پورا کیا جائے گا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر۔ عمر اور عثمانؓ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں مگر کسی کو نماز میں "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

آپ ہی سے ایک دوسری روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر و عمر و عثمانؓ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں یہ سب حضرات اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ سے اپنی قرارت کی ابتدا فرمایا کرتے تھے لیکن اول یا آخر میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نہ پڑھتے تھے۔

حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ جب آپ نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ بلند فرماتے اور تکبیر تحریمہ کہتے اور ہاتھوں کو

Marfat.com

کانوں کے برابر اُٹھاتے تھے پھر ہاتھ اپنی چادر میں داخل کر کے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے تھے، پھر رکوع کے وقت ہاتھ چادر سے نکال کر رفع یدینؔ فرما کر اللہ اکبر کہتے، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہتے اور رفع یدین فرماتے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرتے تھے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے کچھ صحابہؓ کو مسجد کے آخری کنارے کھڑا ہوا دیکھا تو فرمایا آگے آجاؤ اور میرے پیچھے کھڑے ہو پھر تمہارے بعد میں آنے والے تمہارے عقب میں صف بستہ ہو جائیں یاد رکھو جو لوگ پیچھے رہتے ہیں اللہ بھی انہیں پیچھے ہی رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مردوں کی بہترین صفوف اگلی اور بدترین صفوف پچھلی ہیں اور عورتوں کی بہترین صفوف پچھلی اور بدترین اگلی ہیں۔

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ظہر و عصر کی نمازوں میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الحمد اور کوئی دوسری سورۃ ملا کر پڑھا کرتے تھے اور بعض مرتبہ اپنی پڑھی ہوئی سورت نماز کے بعد ہمیں سنایا کرتے تھے اور آخر کی دو رکعتوں میں صرف سورۃ الحمد پڑھا کرتے تھے۔

حضرت ثابتؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے جس طرح آنحضرتؐ کو ہمیں نماز پڑھاتے دیکھا ہے اسی طرح میں آپ حضرات کو نماز پڑھاؤں گا راوی کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ نماز جس طرح ادا فرماتے تھے آج میں آپ حضرات کو اس طرح نماز ادا کرتے نہیں دیکھتا۔ آپ جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اتنی دیر تک قیام کرتے تھے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ شاید آپ بھول گئے ہیں، علیٰ ہذا جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرے سجدہ میں جانے تک اتنا طویل وقفہ فرماتے تھے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ شاید آپ کو بھول ہو گئی ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جب ظہر کی نماز کھڑی ہوتی تو اتنی طویل ہوتی تھی کہ اگر کوئی شخص بقیع تک جا کر رفع حاجت سے فراغت کے بعد واپس ہو کر وضو کرتا تو آنحضرتؐ کو

ف اسلام کی اصطلاح میں نماز میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کو رفع یدین کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

پہلی ہی رکعت میں پاتا۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ پڑھتے تھے

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأُ	اے ہمارے خدا، اے ہمارے پروردگار تمام آسمانوں
السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَ	اور تمام زمینوں اور اُنکے درمیان میں جو بھی کائنات ہے
مَا بَیْنَھُمَا وَمِلْأُ مَا شِئْتَ	اور ان سب سے بڑھ کر جو کچھ ترے علم و مشیت میں ہو
مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَآءِ	ان تمام سے بھرپور تمام تر تعریف خاص تیرے ہی لئے
وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ	ہے تو ہی ہر تعریف اور ہر عظمت و بزرگی کا اہل و مستحق ہے
وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا	تو جسے جو کچھ عطا فرمادے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور
یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ	جسے تو کسی نعمت سے محروم کردے، اُسے تیرے سوا دوسرا کوئی
	دینے والا نہیں، اور کسی باعظمت امیر کو اسکی امارت کے مقام
	بیان کرنا تیری بارگاہ میں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے منقول ہے، آپ نے فرمایا واللہ مجھے آنحضرتؐ نے رکوع اور سجدہ میں کوئی سورت پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ انسان سجدہ میں اپنے خدا سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے، پس اسوقت خدا سے زیادہ دعا کرنی چاہیئے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سجدہ میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجُلَّہٗ اے اللہ میرے تمام چھوٹے بڑے اگلے پچھلے علانیہ و وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ خفیہ تمام گناہوں کو بخش دیجیو۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ مجھے ان سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی۔ ناک۔ دونوں ہتھیلیاں۔ دونوں پیر۔ دونوں قدموں کے اطراف کا حصہ،

Marfat.com

نیز یہ کہ ہم اپنے کپڑوں اور بالوں کو بھی اوپر کو نہ سمیٹیں[1]

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نماز پڑھتے وقت سجدہ میں دونوں بازوؤں کے درمیان اتنی کشادگی و وسعت رکھتے تھے کہ آپ کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نماز کا آغاز اَللّٰہُ اَکْبَرُ سے اور قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے فرماتے تھے۔ جب رکوع میں جاتے تو سر کو نہ بہت اونچا رکھتے تھے نہ بہت نیچا بلکہ درمیانی سطح پر رکھتے تھے رکوع سے سر اٹھا کر فوراً ہی سجدہ میں نہ چلے جاتے تھے جب تک پہلے بالکل سیدھے نہ کھڑے ہو جاتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرے سجدہ میں نہ جاتے جب تک پہلے بالکل سیدھے نہ بیٹھ جاتے۔ پھر دو رکعت کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھتے اور بیٹھتے وقت بائیں پیر کو لٹاتے اور دائیں کو کھڑا کرتے تھے اور نمازیوں کو اپنی باہوں کو سجدہ کی حالت میں درندوں کی طرح زمین پر ٹکانے سے منع فرماتے تھے۔ پھر نماز کو سلام پر ختم فرماتے تھے۔

حضرت طلحہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی اپنے سامنے رحل یا اسی بلندی کی اور کوئی چیز رکھ لے تو پھر وہ بے تکلف نماز ادا کر سکتا ہے۔ اس صورت میں اُسے اپنے سامنے سے گذرنے والے کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔

ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کا بیان

حضرت ابو زبیر مکیؒ نے بیان کیا ہے کہ اُنھوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ کو ایک ہی چادر اوڑھے ہوئے اسکے دونوں سروں کو کاندھوں پر ڈالے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو اسی طرح

[1] یعنی ان دونوں کو بھی زمین پر لٹکا رہنے دیں تاکہ یہ بھی سجدہ میں شریک ہیں۔

Marfat.com

نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بوریے پر کھڑے ہو کر ایک ہی چادر میں لپٹے ہوئے نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ ابو کریب کی روایت میں صراحت ہے کہ آپ نماز میں چادر کے دونوں سروں کو اپنے شانوں پر ڈال لیا کرتے تھے۔

مساجد کا بیان

حضرت ابو ذر رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے سوال کیا کہ روئے زمین پر سب سے پہلی کون سی مسجد تعمیر کی گئی تھی؟ فرمایا مسجد حرام (مکہ مکرمہ)

میں نے پھر سوال کیا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)

پھر میں نے سوال کیا کہ ان دونوں کا درمیانی فاصلہ کتنا ہے؟ فرمایا چالیس سالہ مسافت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا جہاں کہیں نماز کا وقت ہو جایا کرے وہیں نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ میری اُمت کے لئے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے۔

حضرت حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ ہم مسلمانوں کو تین باتوں میں دوسری تمام اقوام پر فضیلت دی گئی ہے۔ نماز میں ہماری صفوف کو فرشتوں کی صفوف کا درجہ عطا فرمایا گیا ہے۔ ہمارے لئے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیدیا گیا پانی نہ ملنے کی صورت میں ہمارے لئے زمین کی پاک مٹی سے تیمّم کرنے کو وضو کا قائم مقام قرار دے دیا گیا۔

حضرت جندب رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کو وصال سے پانچ دن قبل یہ فرماتے ہوئے سُنا میں خدا کے سامنے اس سے بے تعلقی کا اظہار کرتا ہوں کہ اسکے سوا

Marfat.com

تم میں سے کسی کو اپنا دوست بناؤں کیونکہ حق تعالیٰ نے مجھے اپنا دوست بنا لیا ہے جیسا کہ اس سے قبل حضرت ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔ اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو اپنا دوست بنا سکتا تو حضرت ابوبکرؓ کو بناتا۔ میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء و اولیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔ خبردار تم اُن کی قبروں کو مسجد نہ بنا لینا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

قبروں پر تعمیر مساجد کی ممانعت

حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ ہر دو سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آنحضرتؐ پر وحی نازل ہونے لگی تو آپ نے رُومال سے اپنا روئے مبارک ڈھانپ لیا جب وحی کی کیفیت ختم ہو چکی تو چہرہ مبارک کھولا اور فرمایا بالکل صحیح ہے۔
یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو اپنی سجدگاہ بنالیا، لیکن تمہیں خدا کی طرف سے ان کی تقلید سے گریز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

حضرت ابوسلمہ سعید بن یزیدؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سوال کیا کہ کیا آنحضرتؐ چپل پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ اگر سب کا کھانا سامنے چن دیا جائے اور اسی وقت نماز عشاء بھی تیار ہو تو تمہیں پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے پھر نماز پڑھنی چاہیئے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے سامنے شب کا کھانا حاضر کر دیا جائے، اور اسی وقت نماز عشاء بھی کھڑی ہو جائے تو تمہیں پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے اور جب تک اطمینان کے ساتھ کھانے سے فراغت نہ ہو جائے نماز کی جلدی نہ کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

حضرت معدان بن ابی طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبہ میں فرمایا اے لوگو تم دو چیزیں کھاتے ہو جنہیں میں مکروہ سمجھتا ہوں ایک لہسن دوسرے پیاز۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا ہے۔ کہ اگر آپ کسی نمازی کے منہ سے ان کی بدبو محسوس فرماتے تو اُسے مسجد سے بقیع کی طرف نکال دینے کا حکم فرماتے تھے۔ پھر اگر کسی کو انہیں کھانا ہی ہو تو پہلے اُنہیں پکا کر اُن کی بدبو مار دینی چاہیئے۔

مسجد میں لغو شعر پڑھنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو احاطہ مسجد میں لغو اشعار پڑھتے ہوئے سُنے تو اس سے یہ کہنا چاہیئے کہ خدا تیرا یہ کلام قبول نہ فرمائے، کیونکہ مسجدیں ایسے بیہودہ اشعار پڑھنے کی جگہ نہیں ہیں۔

انہی صحابی سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تم جب نماز پڑھتے ہو تو شیطان آکر تمہیں وسوسوں اور شکوک میں مبتلا کر دیتا ہے اور تمہیں یاد نہیں رہتا کہ تم نے کتنی رکعتیں ادا کی ہیں پس جسے یہ صورت پیش آئے اُسے آخری جلسہ کے وقت "سجدہ سہو" ادا کر لینے چاہئیں۔

نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مصلی کو چاہئے کہ جلسہ تشہد میں اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے پھر (کلمہ شہادت پڑھتے وقت) انگوٹھے سے متصلہ انگشت شہادت کو بلند کرے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بدستور کھلا رکھے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرتؐ نماز میں بیٹھتے تو اپنے دائیں

Marfat.com

ہاتھ کو دائیں زانو پر رکھتے تھے۔ پھر (کلمۂ شہادت ادا کرتے وقت) تمام انگلیوں کی مٹھی بنا لیتے اور صرف انگشتِ شہادت کو بلند کر کے اشارہ فرماتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں زانو پر بدستور کھلا رکھتے تھے۔

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو نماز کے ختم پر دائیں بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے حتیٰ کہ آپ کے چہرہ مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی

وہ امور جن سے نماز میں پناہ مانگنی چاہیئے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نماز میں قرآن کی کوئی سورت تلاوت کرنے کی تعلیم کے ساتھ اِس دُعا کے پڑھنے کی بھی ہدایت فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ	اے خدا میں تجھ سے دوزخ کے
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ وَاَعُوْذُبِكَ	عذاب۔ قبر کے عذاب مسیح دجال
مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔ وَاَعُوْذُبِكَ	کے فتنہ وشر اور موت وزندگی کے
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ	فتنہ وشر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

امام مسلمؒ نے صحیح مسلم شریف میں فرمایا ہے کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت طاؤسؒ نے اپنے فرزند سے دریافت کیا کیا تم نے نماز میں مذکورہ دُعا پڑھی ہے عرض کیا نہیں فرمایا تو اپنی نماز دوہراؤ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص تشہد میں بیٹھے تو یہ دُعا پڑھ کر چار چیزوں سے پناہ مانگے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ"

Marfat.com

اوراد بعد از نماز کا بیان

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نماز سے فراغت کے بعد تین مرتبہ استغفار فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔	اے خدا تو سرتاسر امن و سلامتی ہے اور تجھی سے کائنات میں امن و سلامتی کا وجود ہے۔ اے عظمت و جلال والی ہستی تیری ذات اقدس سرتاسر خیر و برکت ہے۔

امام مسلمؒ فرماتے ہیں ولید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اوزاعیؒ سے دریافت کیا کہ آنحضرتؐ استغفار کس طرح فرماتے تھے۔ فرمایا یہ کلمات پڑھتے تھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	میں خدا سے مغفرت کا طالب ہوں
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	میں خدا سے مغفرت کا طالب ہوں

حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ جب نماز سے فارغ ہوجاتے تو کلماتِ ذیل پڑھتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔	خدا کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں وہی تنہا معبود خلائق ہے اسکا کوئی شریک نہیں تمام کائنات کی حکومت اسی کی ہے تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں وہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے اے اللہ تو جسے جو نعمت عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو کسی کو نہ دینا چاہے اُسے کوئی دینے والا نہیں۔ کسی صاحب نصیب کی خوش بختی تیری بارگاہ میں اسکو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

Marfat.com

دائمی نیکیوں کا بیان

حضرت ابو صالحؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ مہاجرین فقرا۔ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئے کہ متمول حضرات تو اعلیٰ مراتب پر فائز اور دائمی آسودگی سے بہرہ اندوز ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیا مطلب؟ عرض کیا کہ وہ حضرات ہماری ہی طرح نماز روزہ ادا کرتے ہیں لیکن وہ مزید برآں اپنے مال سے صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں مگر ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ غلاموں کو خرید کر آزاد کر سکتے ہیں ہم نہیں کر سکتے یہ سُنکر آنحضرتؐ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسا وظیفہ نہ بتا دوں جس کے ورد سے تم اپنے اوپر سبقت لے جانے والوں کی برابری کر سکو بلکہ اپنے بعد میں آنے والوں پر سبقت بھی لیجا سکو اور کوئی بھی تم سے برتر نہ ہو سکے بجز اسکے جو تمہاری ہی طرح اس وظیفہ کا ورد کرنے لگے؛ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمایئے۔ فرمایا ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس ۳۳ ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لیا کرو۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ مہاجرین فقرا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے دولتمند بھائیوں نے بھی ہماری یہ تسبیح سن لی اور وہ بھی ہماری طرح یہ تسبیح پڑھنے لگے۔ فرمایا یہ اللہ کا فضل و کرم ہے وہ جس پر چاہے اپنا مزید فضل فرما دے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ - ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ - اَللّٰهُ اَكْبَرُ جملہ ننانوے مرتبہ پڑھے اور (سوواں) سوویں مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

Marfat.com

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"

تو اسکے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

سکون اور وقار سے نماز ادا کرنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اسکی طرف دوڑ کر مت آؤ بلکہ سکون واطمینان سے چل کر آؤ پھر جو رکعت تمہیں ملے اسے امام کے ساتھ ادا کرلو باقی نماز بعد کو پوری کرلو۔

انہی راوی سے ایک دوسری روایت میں درج ذیل کلمات زیادہ بیان ہوئے ہیں کہ "جب تم میں سے کوئی نماز کا قصد کرلیتا ہے تو وہ اسی وقت سے نماز میں داخل سمجھا جاتا ہے"

انہی راوی سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جسے امام کے ساتھ ایک رکعت بھی مل گئی تو وہ پوری نماز میں شامل سمجھا جائے گا۔

انہی راوی سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جسے طلوعِ آفتاب سے قبل ایک رکعت مل گئی اُسے پوری نماز فجر مل گئی اور جسے غروب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل گئی اُسے پوری نماز عصر مل گئی۔

نماز پنجگانہ کے اوقات

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ سہ پہر کو جب آفتاب ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اسکے قد کے برابر لمبا ہو جائے تو اسوقت ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے جو عصر کا وقت شروع ہونے تک رہتا ہے۔ پھر عصر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے

Marfat.com

جب تک سورج زرد نہ پڑ جائے۔ پھر مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق[ف] غائب ہونے تک رہتا ہے۔ پھر عشا کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد سے شروع ہو کر شب کے پہلے نصف حصّہ تک رہتا ہے۔ صبح کا وقت طلوعِ فجر سے شروع ہو کر طلوع آفتاب سے پہلے تک رہتا ہے جس وقت آفتاب طلوع ہو رہا ہو اس وقت کوئی بھی نماز نہ پڑھنی چاہیئے کیوں کہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

انہی صحابی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے نمازوں کے اوقات کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا فجر کا وقت سورج کی پہلی کرن نمودار ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔ ظہر کا وقت زوال آفتاب سے عصر کا وقت داخل ہونے تک رہتا ہے۔ عصر کا وقت آفتاب کے زرد پڑ جانے اور اسکی کرنیں ختم ہو جانے تک رہتا ہے۔ مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غائب ہونے تک رہتا ہے۔ عشاء کا وقت نصف شب تک رہتا ہے۔

حضرت بریدہؓ نے نبی کریمؐ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے نماز کے اوقات دریافت کیے فرمایا ہمارے ساتھ دو دن تک نماز پڑھو۔ پس جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ نے حضرت بلالؓ کو اذان دینے کا حکم فرمایا پھر کچھ دیر بعد ظہر کی تکبیر کہنے کا حکم فرمایا اسکے کچھ دیر بعد عصر کی تکبیر کا حکم فرمایا، اس وقت سورج بلند اور نکھرا ہوا سفید نظر آ رہا تھا پھر غروب آفتاب پر آپ نے مغرب کی تکبیر کو فرمایا پھر شفق کی سرخی مٹ جانے پر عشا کی تکبیر کا حکم فرمایا۔ پھر صبح صادق کے طلوع ہونے پر فجر کی تکبیر کا حکم فرمایا، دوسرے دن آپ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ آج ٹھنڈا وقت ہونے پر ظہر کی نماز شروع کی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اسے آپ نے مستحسن فعل قرار دیا۔ پھر آپ نے عصر کی نماز تاخیر سے ادا فرمائی جبکہ کل کے مقابلہ میں آج سورج کا صرف آخری کنارہ بلند رہ گیا تھا پھر اسی طرح مغرب شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے ادا فرمائی، علیٰ ہذا نماز عشا تہائی رات گزرنے پر ادا فرمائی اور

ف آسمان پر غروب آفتاب کے کچھ دیر بعد نمودار ہونے والی سرخی کو شفق کہا جاتا ہے۔ م

Marfat.com

صبح کی نماز کافی روشنی پھیلنے پر ادا فرمائی - پھر فرمایا وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، فرمایا نمازوں کے اوقات یہی ہیں جو تم نے دیکھے -

حضرت ابو موسیٰؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر آنحضرت سے نمازوں کے اوقات سے متعلق دریافت کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا - پھر آپ نے صبح صادق کے نمودار ہوتے ہی صبح کی جماعت شروع کرا دی جبکہ اندھیرے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو پہچان نہ سکتے تھے - پھر آپ نے زوال آفتاب کے ساتھ ہی ظہر کی امامت فرمائی اک واقفِ اوقات شخص نے اس پر کہا کہ اب آدھا دن ہو چکا ہے - پھر آپ نے عصر کی نماز کا حکم فرمایا جبکہ سورج ابھی بلندی پر تھا، پھر سورج غروب ہوتے ہی مغرب کی جماعت کا حکم فرمایا - پھر شفق کی سُرخی غائب ہوتے ہی نماز عشا کا حکم فرمایا - پھر دوسرے دن گذشتہ کل کے مقابلہ میں دیر سے نماز فجر ادا فرمائی جبکہ کسی شخص نے کہا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے والا ہے پھر ظہر اتنی دیر سے ادا فرمائی کہ عصر کا وقت قریب آگیا پھر عصر بھی دیر سے ادا فرمائی حتیٰ کہ ایک شخص کہنے لگا کہ سورج میں سُرخی آگئی پھر مغرب بھی دیر سے ادا فرمائی جبکہ شفق کی سرخی غائب ہونے والی تھی، اسی طرح عشا بھی دیر سے ادا فرمائی جبکہ تہائی شب گزر چکی تھی - پھر صبح کو سوال کرنے والے کو بُلا کر فرمایا ان دونوں ایام کے اوقات نماز کا درمیانی وقت نمازوں کا صحیح وقت ہے -

نماز وسطیٰ (درمیانی نماز) کا مفہوم

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے جنگِ احزاب کے دن فرمایا - اللہ کفار کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں جنگ میں اُلجھا کر درمیانی نماز

Marfat.com

سے محروم کر دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔

حضرت عبداللہؓ نے فرمایا ہے کہ مشرکین نے آنحضرت کی نمازِ عصر میں رکاوٹ پیدا کر دی یہاں تک کہ آفتاب سُرخ یا زرد پڑ گیا اس پر آنحضرت نے فرمایا ان کفار نے ہمیں جنگ میں اُلجھا کر نمازِ وسطیٰ یعنی نمازِ عصر ادا کرنے سے باز رکھا۔ اللہ ان کے پیٹوں اور اُن کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا تمہارا کیا حشر ہوگا اگر تم اس قوم میں باقی رہ گئے جو نمازیں بعد از وقت ادا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا پھر ہمارے لئے حضرت کی کیا ہدایت ہے؟ فرمایا نماز ہمیشہ اسکے وقت پر ادا کیا کرو پھر اپنے کاموں میں مشغول ہو جایا کرو۔ اور جب تمہاری مسجد میں موجودگی کی صورت میں جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر تمہیں وہیں نماز ادا کرنی چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو مجھے مسجد لے جایا کرے۔ اسلئے مجھے گھر ہی میں نماز ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے، آپ نے اُسے اس کی اجازت عطا فرما دی۔ جب وہ واپس جانے لگا تو اُسے بُلا کر فرمایا کیا تم اپنے گھر میں اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا تو اذان کا جواب دیا کرو۔

نماز با جماعت ہدایت کی راہ ہے

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے ساتھیوں کو دیکھتے تھے کہ ہم میں سے بجز اس شخص کے جس کا نفاق آشکارا ہو چکا ہو اور اس مریض کے جو بیماری کی وجہ سے چل کر مسجد تک نہ جا سکتا ہو اور کوئی شخص جماعت سے غیر حاضر نہ ہوتا تھا۔

Marfat.com

بے شک آنحضرت ؐ نے ہمیں ہدایت کی راہیں بتادی ہیں ان ہی کے منجملہ آپ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ جس مسجد میں پنج وقتہ اذان دی جاتی ہو اسمیں نماز باجماعت کے لیئے حاضری ضروری ہے۔

انہی راوی سے یہ روایت بھی ہے کہ جسے کل کو بحالتِ اسلام اللہ سے ملنا ہو اُسے اذان ہوتے ہی نماز باجماعت میں حاضری کی پابندی کرنی چاہیئے کیونکہ حق تعالیٰ نے تمہیں ہدایت کی راہیں دکھادی ہیں اور نمازیں بھی ان میں داخل ہیں اگر تم نے گھروں میں فرض نمازیں ادا کرنی شروع کردیں جیسا کہ جماعت سے گریز کرنے والے گھروں میں فرائض ادا کرتے ہیں تو تم نے اپنے پیغمبرؐ کی سنت کو ترک کردیا اور جب تم نے ایسا کیا تو تم گمراہ ہو گئے۔ اور جو شخص اچھی طرح پاکی وصفائی کرکے مسجد میں حاضر ہوکر باجماعت نماز ادا کرتا ہے حق تعالیٰ اسکے ہر ہر قدم پر جو مسجد کی طرف اُٹھتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں ایک ایک بھلائی لکھ دیتا ہے اسکا ایک ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اسکی ایک ایک برائی کم کردیتا ہے۔

حضرت ابوالشعثاء کا بیان ہے کہ ہم لوگ مسجد میں حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ موذن نے اذان دی جسے سُنکر ایک شخص مسجد سے باہر جانے لگا حضرت ابوہریرہؓ اسکی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ جب وہ مسجد سے باہر چلا گیا تو آپؓ نے فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم حضرت محمدؐ کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی عمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نمازِ مغرب سے فراغت کے بعد مسجد میں تنہا رہ گئے میں بھی آپ کے پاس جا بیٹھا آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے نمازِ عشا باجماعت ادا کی اسکی نصف شب عبادت میں شمار ہوگی اور اگر اس نے صبح کی نماز بھی باجماعت ادا کی تو اسکی تمام شب عبادت میں شمار ہوگی۔

Marfat.com

حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ کی حفظ و امان میں رہے گا پس تم سے اسکے برخلاف کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو کہ حق تعالیٰ تم سے اس ذمہ داری میں رخنہ اندازی کی بنا پر مواخذہ کرے اور تمہیں گرفت میں لے کر دوزخ میں داخل کر دے۔

انہی صحابی سے ایک دوسری روایت میں وارد ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ پھر اگر کوئی شخص اللہ کی اس حفظ و امان میں رخنہ اندازی کا باعث ہوگا تو حق تعالیٰ اسکی گرفت فرمائے گا اور اُسے دوزخ کی آگ میں جھونک دے گا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ خوش خلق تھے کبھی ایسا ہوتا کہ آپ ہمارے غریب خانہ میں تشریف فرما ہوتے اور نماز کا وقت آجاتا تو اپنے نیچے بچھے ہوئے فرش کو اٹھا کر جھاڑ دینے اور پانی کا چھڑکاؤ کرنے کا حکم دیتے پھر ہماری امامت فرماتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے، ہمارا یہ فرش کھجور کے بوریئے کا ہوتا تھا۔

حضرت انسؓ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک مرتبہ مجھے میری والدہ یا کہا خالہ کو نماز پڑھائی تو مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا اور ان خاتون کو پیچھے کھڑا کیا۔

حضرت سماک بن حربؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے سوال کیا کہ کیا آپ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ کہا ہاں بکثرت حاضر ہوتا تھا آپ جہاں صبح کی نماز پڑھتے تھے طلوع آفتاب تک وہاں سے نہ اُٹھتے تھے۔ آفتاب نکلنے پر ہی وہاں سے اُٹھتے تھے اور لوگ آپس میں زمانہ جاہلیت کی باتیں کر کر کے ہنستے تو آپ بھی سنکر تبسم فرما دیتے تھے۔

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جماعت کی امامت

Marfat.com

وہ شخص کرے جو حاضرین میں قرآن کریم کا بہترین قاری ہو اگر اتفاق سے وہ سب حسن قرأت میں مساوی درجہ کے ہوں تو پھر ان میں کا ممتاز دینی عالم امامت کرے، پھر اگر علم و فضل میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرے، پھر اگر ہجرت میں بھی سب مساوی ہوں تو ان میں کا معمر شخص امامت کرے۔

سفر میں دو نمازوں کو ملا کر پڑھنے کا جواز

حضرت سالم بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ اُن کے والد کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت ؐ کو دیکھا کہ جب آپ کو اپنا سفر جلدی طے کرنا ہوتا تو مغرب کی نماز مؤخر فرماتے اور عشا کے وقت مغرب و عشا کی نمازیں ملا کر ادا فرماتے۔

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ جب زوال آفتاب سے قبل سفر شروع فرماتے تو ظہر اور عصر کے وقت تک مؤخر فرما دیتے اور اگر سفر سے پہلے زوال کا وقت ہو جاتا تو پھر ظہر ادا فرما کر سوار ہوتے تھے۔

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ؐ کو سفر کی جلدی ہوتی تھی تو آپ ظہر کو عصر کی ابتدا تک مؤخر فرما کر دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ علی ہٰذا مغرب کو مؤخر فرما کر شفق غائب ہونے پر مغرب و عشا دونوں بیک وقت ادا فرماتے تھے۔

حضرت سدی رض سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رض سے دریافت کیا کہ میں نماز کے بعد مصلیٰ پر دائیں سمت بیٹھوں یا بائیں سمت؛ فرمایا میں نے آنحضرت ؐ کو اکثر دائیں سمت گھوم کر بیٹھتے دیکھا ہے۔

حضرت براء رض کا بیان ہے کہ جب ہم آنحضرت ؐ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تو یہ چاہتے تھے کہ آپ کے دائیں جانب کھڑے ہوں تاکہ نماز کے بعد آپ کا رُخِ مبارک ہماری جانب رہے

Marfat.com

نیز فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کو نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سُنا ہے۔

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ — اے میرے پروردگار تو مجھے اسدن اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو قیامت برپا کرے گا یا اپنے بندوں کو میدان حشر میں جمع کرے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت بجز فرض نماز کے کوئی اور نماز نہ پڑھی جائے۔

حضرت ابواُسیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تم مسجد میں داخل ہونے وقت یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ — اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور مسجد سے باہر نکلتے وقت یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ — اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طلبگار ہوں۔

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ آنحضرتؐ لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہیں پس میں بھی بیٹھ گیا آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹھنے سے پہلے نہیں دو رکعت نفل پڑھنے سے کس چیز نے باز رکھا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے حضرت کو اور دوسرے حاضرین کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں بھی بیٹھ گیا۔ فرمایا تم میں سے جب بھی کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے بیٹھنے سے قبل دو رکعت نفل (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

نمازِ چاشت کی ترغیب

حضرت معاذہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرتؐ

Marfat.com

چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھا کرتے تھے؛ فرمایا چار رکعتیں اور کبھی زیادہ بھی ادا فرماتے تھے۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر صبح کو تمہارے جسم کے ہر ہر جوڑ پر ایک ایک صدقہ لازم ہے پس ہر کلمہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ایک صدقہ ہے، ہر کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ایک صدقہ ہے۔ ہر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک صدقہ ہے، ہر کلمہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک صدقہ ہے۔ دوسروں کو نیکیوں کی ہدایت کرنا ایک صدقہ ہے، برائیوں سے روکنا ایک صدقہ ہے۔ اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا ان تمام صدقات کے بدلے میں کفایت کرتی ہیں۔

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب (یعنی آنحضرتؐ) نے تین ہدایتیں فرمائی ہیں جنہیں میں زندگی بھر ترک نہ کروں گا۔ آپ نے مجھے ہر ماہ (ایام بیض کے) تین روزے رکھنے۔ چاشت کی نماز ادا کرنے اور شب کو سونے سے قبل نمازِ وتر ادا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

فجر کی پسندیدہ نماز کا بیان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت حفصہؓ نے انہیں خبر دی ہے کہ جب مؤذن صبح کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور صبح نمودار ہو جاتی تو آنحضرتؐ فجر کی جماعت سے قبل دو مختصر رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ اذانِ فجر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے اور یہ رکعتیں خفیف و مختصر ہوا کرتی تھیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ صبح کی دو نفلیں دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فجر کی دو نفلوں میں سورۃ "قل

Marfat.com

یَآاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ" اورسورہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ تلاوت فرمائی تھی۔

حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن رات میں بارہ نفلیں پڑھا کرے گا۔اسکے لئے ان کے عوض جنت میں ایک مکان تعمیر کیا جائے گا۔حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرتؐ سے یہ سنا تھا تب سے کبھی یہ رکعتیں قضا نہیں کیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آنحضرتؐ فربہ ہو گئے اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر کبھی کسی تکلیف یا اور کسی عذر کی بنا پر آنحضرتؐ کی رات کی نفلیں قضا ہو جاتی تھیں تو آپ یہ بارہ نفلیں دن کو ادا فرما لیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ میں ایک شب حضرت میمونہؓ زوجہ مطہرہ رسول اللہؐ کے مکان میں سو گیا اس شب کو آنحضرت بھی وہیں تشریف فرما تھے۔شب کو آپ وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا مگر آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اور پھر تیرہ رکعتیں ادا فرمائیں۔

تہجد کی طویل قرأت کا استحباب

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ جب تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پہلے اپنے منہ کو مسواک سے صاف فرما لیا کرتے تھے۔

انہی صحابی کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات آنحضرتؐ کے ساتھ نماز ادا کی تو آپ نے سورۃ البقرہ کی تلاوت شروع فرما دی میں دل میں سمجھا کہ شاید آپ سوئیں (۱۰۰) آیت پر رکوع کریں گے لیکن آپ آگے تلاوت فرماتے رہے تب میں نے خیال کیا کہ شاید پہلی رکعت میں پوری سورۃ

Marfat.com

ختم فرما کر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت فرماتے رہے حتیٰ کہ سورہ بقرہ ختم فرما کر سورہ آل عمران شروع فرمادی پھر اُسے پورا فرما کر سورۂ نساء شروع فرمادی اور اسے بھی پورا فرمادیا۔ آپ ٹھیر ٹھیر کر تلاوت فرماتے تھے جب کسی تسبیح کی آیت پر پہنچتے تو سُبحَانَ اللّٰہِ کہتے جب کسی سوال کی آیت پر پہنچتے تو دعا مانگتے جب کسی تعوذ کی آیت پر پہنچتے تو اَعُوذُ بِاللّٰہِ کہتے پھر آپ نے رکوع کیا جس میں سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ پڑھتے رہے اور آپکا رکوع بھی آپ کے قیام کی طرح طویل تھا۔ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہا اور تقریباً رکوع کے وقفہ کے مساوی وقت تک کھڑے رہے، پھر سجدہ ادا فرمایا جس میں سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی پڑھتے رہے، آپ کا سجدہ تقریباً آپ کے قیام کے مساوی تھا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ جب وسط شب میں نماز تہجد کیلئے کھڑے ہوتے تو یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ اَنتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَلَکَ الحَمدُ۔ اَللّٰھُمَّ اَنتَ قَیُّومُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَ لَکَ الحَمدُ۔ اَنتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ مَن فِیھِنَّ اَنتَ الحَقُّ۔ وَوَعدُکَ الحَقُّ۔ وَقَولُکَ الحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ۔ وَالجَنَّۃُ حَقٌّ۔ وَالنَّارُ حَقٌّ۔ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسلَمتُ وَ بِکَ اٰمَنتُ وَ عَلَیکَ تَوَکَّلتُ وَ اِلَیکَ اَنَبتُ وَ بِکَ خَاصَمتُ وَاِلَیکَ حَاکَمتُ	اے اللہ تیرے ہی لئے سب حمد وثنا ہے تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں، اے اللہ تو ہی سب آسمانوں اور زمینوں کا محافظ ہے، تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں۔ تو ہی آسمانوں اور ان میں موجود مخلوقات کا پروردگار ہے۔ تیرا وعدہ سچا تیرا ارشاد برحق تیری زیارت کا حصول برحق، جنت برحق، دوزخ برحق، اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ میں نے خاص تیری رضا کے لئے اسلام قبول کیا۔ میں تجھ پر ایمان لے آیا، میں نے تجھ پر بھروسہ کیا۔ میں نے تجھ سے ہی

Marfat.com

اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَ اَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ ۔اَنْتَ اِلٰھِیْ لَآاِلٰہَ اِلَّآاَنْتَ ۔

رجوع کیا میں نے تیری رضا کے لئے اعدائے اسلام سے جنگ کی میں نے تجھے ہی اپنا حاکم مانا ۔پس تو میرے اگلے پچھلے خفیہ و علانیہ سب گناہ معاف فرما دے۔ تو ہی میرا خدا ہے ۔تیرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ راتوں کو اتنی کثرت سے نوافل پڑھتے تھے کہ کھڑے کھڑے آپ کے پائے مبارک متورم ہو جاتے تھے ۔صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا آپ اتنی مشقت برداشت فرماتے ہیں حالانکہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ پہلے ہی معاف فرما دیئے ہیں ؟ فرمایا کیا میں حق تعالےٰ کے بے پایاں فضل و کرم کا شکر گزار نہ ہوں ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرتؐ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اتنی دیر تک نماز پڑھتے رہتے کہ پائے مبارک پھٹ جاتے ۔حضرت عائشہؓ نے یہ حال دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ اتنی طویل نمازیں کیوں پڑھتے ہیں جبکہ حق تعالےٰ نے پہلے ہی آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں ؟ فرمایا اے عائشہ کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں ؟۔

شب میں مقبولیتِ دُعا کی گھڑی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رات میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اگر اُس وقت کوئی مسلمان اللہ تعالےٰ سے دُنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا کرے تو حق تعالیٰ ضرور اسکی مراد پوری فرماتا ہے ، یہ گھڑی ہر رات کو آتی ہے ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو حق تعالیٰ ہر شب کے اس آخری وقت میں پہلے آسمان پر نزولِ اجلال

Marfat.com

فرماتا اور اپنے بندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کوئی ہے جو مجھے پکارے اور میں اسکی پکار پر لبیک کہوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے کچھ مانگے اور میں اس کی مراد پوری کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت خواہ ہو اور میں اسکی مغفرت کروں؟

حضرت ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور وہ گھر جس میں اسکا ذکر نہ ہوتا ہو یہ دونوں گھر زندہ اور مردہ شخص کی مانند ہیں۔

گھروں میں نفل نماز ادا کرنے کا بیان

حضرت ابو عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے" اے لوگو! اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بنائے رکھو۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے۔ فرمایا وہ نیکی جو ہمیشہ کی جاتی رہے۔ اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔

حضرت عائشہؓ سے ہی ایک دوسری روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ پابندی سے کیا جاتا رہے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ میرے مکان میں تشریف لائے تو ایک خاتون میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ فرمایا یہ کون ہیں میں نے عرض کیا یہ وہ خاتون ہیں جو زیادہ نہیں سوتیں بلکہ شب کو نفل نماز پڑھتی رہتی ہیں فرمایا جہاں تک ہو سکے عمل کی پابندی کیا کرو۔ اللہ کی قسم ہے وہ کبھی آزردہ نہ ہو گا جب تک تم خود ہی عمل سے بیزار نہ ہو جاؤ گے۔ اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر انسان مداومت رکھے۔

Marfat.com

نماز کے اوقاتِ ممنوعہ کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے عصر کے بعد کوئی بھی نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے، جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے، علیٰ ہذا نماز فجر کے بعد کوئی نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک اور نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک کوئی بھی نماز پڑھنی جائز نہیں

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ تین وقت ایسے ہیں جن میں آنحضرتؐ نے ہمیں کوئی نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ علیٰ ہذا ان اوقات میں مُردوں کو قبروں میں دفن کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ ٹھیک سورج نکلنے کے وقت جب تک وہ خوب بلند نہ ہو جائے زوال کے آغاز کے وقت جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے۔ غروب آفتاب کے وقت جب تک مکمل غروب نہ ہو جائے۔

سورۃ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عین اس وقت جب حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرتؐ نے اوپر سے اک آواز سنی اور سر اٹھا کر دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج ہی کھولا گیا ہے، آج کے سوا کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ نیچے اترا جو پہلے کبھی نہیں اترا اس فرشتہ نے حاضر خدمتِ اقدس ہو کر سلام عرض کیا اور کہا آپ کو خدا کی طرف سے ان دو نوروں کی خوشخبری سنانے آیا ہوں جو آپ کو عطا فرمائے گئے ہیں آپ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ ایک نور سورۃ فاتحہ ہے

Marfat.com

دوسرا سورہ بقرہ کی آخری آیتیں ہیں، ان دونوں سورتوں کا جو حرف بھی آپ پڑھیں گے یقیناً آپ کو اس کا غیر معمولی اجر ملے گا۔

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں وہ اسکے لئے بالکل کافی ہیں۔

حضرت ابو درداؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جس نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرلیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابو منذر کیا تمہیں معلوم ہے کہ قرآن کریم کی کونسی آیت عظیم الشان ہے؛ میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے مکرر سوال کیا تمہیں کچھ خبر ہے کہ قرآن کریم کی کونسی آیت عظیم الشان ہے؛ میں نے عرض کیا "اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" (آیۃ الکرسی) یہ سنکر آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا اے ابو منذر تمہیں یہ دولتِ علم مبارک ہو۔

سورۂ اخلاص کی فضیلت کا بیان

حضرت ابو درداؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، کیا تم رات میں ایک تہائی قرآن کی تلاوت سے بھی معذور ہو؛ حاضرین نے عرض کیا بھلا کوئی شخص رات بھر میں تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؛ فرمایا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ حجرۂ مبارک سے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا میں تمہارے سامنے تہائی قرآن کی تلاوت کروں؛ یہ فرما کر

Marfat.com

آپ نے پڑھنا شروع کیا۔

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ" یہاں تک کہ پوری سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمادی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو جہاد پر روانہ کیا وہ جب نماز پڑھاتے تو ہر قرأت کے آخر میں سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ضرور تلاوت کرتے تھے۔ واپسی پر دوسرے صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آنحضرت نے فرمایا ان سے معلوم کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے، دریافت کرنے پر انہوں نے جواب دیا کہ چونکہ سورۂ اخلاص میں تمام تر خدا کی صفات مذکور ہیں اسلیے میں اسکی بکثرت تلاوت کو پسند کرتا ہوں، یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا انہیں مطلع کردو کہ اللہ بھی انہیں محبوب رکھتا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تمہیں کچھ خبر ہے کہ آج رات جو آیات نازل ہوئی ہیں وہ بینظیر ہیں۔ وہ ہیں مُعَوَّذَتَین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! تلاوتِ قرآن کی پابندی رکھو۔ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ یہ عمل اونٹوں کے اپنی چراگاہ میں چوکڑیاں بھرنے سے کہیں زیادہ آگے کی طرف بڑھنے اور تیزی سے دوڑنے والا ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم کا ماہر ان فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو سراپا معزز و نیکوکار ہیں۔ اور وہ ہکلا شخص جسے تلاوت میں دشواری ہوتی ہے اُسے دوہرا اجر ملے گا۔

نماز جمعہ کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

Marfat.com

جب کوئی نماز جمعہ کا قصد کرے تو اسے پہلے غسل کر لینا چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن ایک ایسا وقت آتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو اسوقت دعا کا موقع ملجائے تو اسکی ہر دعا قبول ہوتی ہے یہ وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

حضرت ابو بردہؓ بن ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کیا تم نے اپنے والد سے سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے جمعہ کی ایک خاص قبولیت دعا والی گھڑی کے متعلق کیا فرمایا ہے؛ میں نے کہا کہ میں نے انہیں بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے، وہ گھڑی امام کے مصلے پر بیٹھنے کے وقت سے ختم نماز تک کے درمیان میں ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جن ایام میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہوتا ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدمؑ پیدا کئے گئے اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ خدا نے ہم سے پہلی امتوں کو جمعہ کی فضیلت سے محروم رکھا چنانچہ یہود کے لئے ہفتہ کا دن مقدس قرار پایا عیسائیوں کے لئے اتوار کا دن پھر خدا نے امت محمدی کا ظہور کیا تو اسے جمعہ کے تقدس کی ہدایت فرمائی اور جمعہ کے دن سے ہی ہفتہ کے ایام کی ابتدا فرمائی اسکے بعد ہفتہ و اتوار کا دن رکھے اسی طرح دوسری قومیں قیامت کے دن ہمارے تابع ہونگی۔ ہم دنیا والوں میں سب سے آخر میں آئے لیکن قیامت کے دن ان سے اوّل رہینگے اور ہمارا حساب کتاب دوسروں سے پہلے ہوگا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز جمعہ میں حاضر ہو پھر خاموشی سے امام کا خطبہ و تلاوت کلام اللہ سنے اسکے ایک جمعہ سے

Marfat.com

دُوسرے جمعہ تک مزید براں تین دن اور (اس عشرہ کے) درمیان ہونے والے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور خطبہ و نماز کے اثنار میں کنکریوں وغیرہ سے کھیلنا لغو و عبث فعل ہے۔

نماز جمعہ کے وقت کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ رضہ سے رُوایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کر کے واپس ہوتے تھے پھر اپنے اونٹوں پر پانی کے مشکیزے بھر کر لاتے تھے۔ حسن بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفرؓ سے دریافت کیا کہ اسوقت کیا وقت ہوتا ہوگا، فرمایا زوالِ آفتاب کے مابعد کا وقت۔

جمعہ کے ہر دو خطبوں کا بیان

حضرت ابن عمر رضہ سے رُوایت ہے کہ آنحضرتؐ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر اسی طرح خطبہ دیتے تھے جس طرح تم آج کل دیتے ہو، پھر نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے رُوایت ہے کہ جمعہ کے دن آنحضرتؐ دو خطبے دیا کرتے تھے۔ جن کے درمیان کچھ دیر بیٹھتے تھے۔ ان خطبوں میں آپ قرآنی آیتیں پڑھنے اور لوگوں کو مواعظ و نصائح سے مستفید فرماتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے رُوایت ہے کہ نبی کریم جمعہ کے دن کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے کہ اس اثنار میں شام سے ایک تجارتی قافلہ آپہنچا تمام حاضرین خطبہ سے اُٹھ کر اس قافلہ کی طرف چل دیئے صرف بارہ نمازی بیٹھے رہ گئے اس پر سورۂ جمعہ کی یہ آیات نازل ہوئیں وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا (آخر تک) لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب وہ کسی تجارتی قافلہ یا کسی کھیل تماشہ کو دیکھتے ہیں تو آپ کو خطبہ میں

Marfat.com

کھڑے ہوئے چھوڑ کر اسے دیکھنے کیلئے دوڑ جاتے ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا آپ کی نماز اور خطبہ ہر دو معتدل اور درمیانہ ہوا کرتے تھے۔

حضرت ابو وائل رضؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور مختصر و بلیغ خطبہ دیا۔ جب وہ منبر سے اُترے تو ہم نے کہا اے ابو الیقظان آپ نے بہت بلیغ و مختصر خطبہ دیا اگر آپ طویل خطبہ دیتے تو کیا بہتر ہوتا۔ فرمایا میں نے حضرت رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کی لمبی نماز اور مختصر خطبہ اسکی فقہ دانی کی علامت ہے۔ پس تم لوگ نمازیں طویل اور خطبے مختصر کیا کرو۔ واقعی بعض بیان ایسے ہوتے ہیں جو جادو کا اثر رکھتے ہیں۔

ترکِ جمعہ پر سخت وعید کا بیان

حکم ابن میناء رضؓ کہتے ہیں کہ اُن سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضؓ نے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے حضرت رسول اللہ صلعم کو اپنے منبر پر فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ لوگوں کو نماز جمعہ ہرگز ترک نہ کرنی چاہیئے، ورنہ اللہ تعالےٰ اُن کے دِلوں پر مہر لگا دے گا اور ان کا شمار غافلوں میں ہوگا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے جمعہ کا خطبہ دیا، جس میں فرمایا جب تم نماز جمعہ کے لئے مسجد میں حاضر ہو اور امام نماز جمعہ کے لئے مسجد میں آجائے تو اسوقت دو رکعت نفل پڑھ لیا کرو۔

انہی صحابی رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم منبر پر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا آپ نے اُس سے فرمایا کیا تم نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟ اُس نے عرض کیا

ے ابتدائی دور میں تو مسلم حضرت سے یہ حرکت سرزد ہوئی تھی جس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ م

Marfat.com

نہیں۔ فرمایا اب پڑھ لو۔

نماز جمعہ میں پڑھی جانے والی سُورتوں کا بیان

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ عیدین و جمعہ کی نمازوں میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور سورۃ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے۔ اور اگر کبھی عید و جمعہ ایک ہی دن میں جمع ہو جاتے تب بھی دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

نماز عیدین کا بیان

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر و عمر و عثمانؓ کے ساتھ عید الفطر کی نمازیں ادا کی ہیں اور دیکھا ہے کہ یہ سب حضرات پہلے نماز ادا فرماتے تھے، پھر بعد میں خطبہ دیتے تھے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے متعدد مرتبہ آنحضرتؐ کی امامت میں عیدین کی نماز ادا کی ہے جن میں نہ اذان دی جاتی تھی نہ تکبیر کہی جاتی تھی۔

طُوفانی ہوا اور ابر دیکھ کر خدا سے پناہ مانگنے کا بیان

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آندھی چلتی تھی تو آنحضرتؐ یہ دُعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا	اے اللہ میں تجھ سے اس آندھی کی بہتری اور اس میں
وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ	جو بھلائی مضمر ہے اور جس غرض سے یہ بھیجی گئی ہے
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ	اسکی خوبی و نفع کا طالب ہوں اور میں تجھ سے اس

Marfat.com

مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ — آندھی سے اسکے اندر پنہاں مضرتوں سے اور جس غرض کے لئے یہ بھیجی گئی ہے اسکی ممکنہ برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر گرج چمک ہوتی تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپ کبھی گھبرائے ہوئے حجرہ شریف میں تشریف لاتے کبھی باہر تشریف لے جاتے بارش ہونے تک آپ کا یہی عمل رہتا۔ بارش کے بعد آپ کی وہ گھٹن رفع ہو جاتی اس کیفیت کو محسوس کر کے حضرت عائشہ رض نے آپ سے اسکا سبب دریافت کیا تو فرمایا اے عائشہ مجھے اس حال سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ہم پر عذاب بن کر برسے (جیسا حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت عاد کی قوم کا مقولہ نقل فرمایا ہے)۔

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔ — جب قوم عاد والوں نے بادلوں کو اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے شاید یہ بادل ہم پر برسنے والے ہیں لیکن وہ عذاب الٰہی کے بادل تھے)

زکوٰۃ کا بیان

حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ غلہ جات اور کھجوروں میں اس وقت تک زکوٰۃ فرض نہیں جب تک ان کی مقدار پانچ وسق[1] تک نہ پہنچ جائے۔ علیٰ ہذا اونٹوں میں پانچ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور سونے چاندی میں پانچ اوقیہ[2] سے کم میں زکوٰۃ نہیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ جو زمینیں نہروں اور بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہوں ان کی پیداوار کا دسواں حصہ زکوٰۃ میں ادا کیا جائے

[1] ایک وسق ساٹھ صاع کا، ہر صاع پونے تین سیر کا ہوتا ہے اس حساب سے پانچ وسق ساڑھے بیس من کا ہوا۔ م

[2] اوقیہ چالیس درہم کا ہر درہم سوا چار آنہ کا، اس حساب سے پانچ اوقیہ ۵۲ ½ تولہ کا ہوا۔ م

Marfat.com

اور جو کنوؤں کے پانی سے سیراب کی جاتی ہوں اُن کی پیداوار کا بیسواں حصّہ زکوٰۃ میں ادا کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو کر اسکا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن پتھروں کو آگ میں سُرخ کر کے ان سے اس شخص کے پہلو۔ پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا، پھر جب پتھر ٹھنڈے ہو جایا کرینگے تو انہیں پھر تپایا جائے گا اور یہ عمل دن بھر جاری رہے گا۔ جبکہ ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ جو اونٹوں۔ گایوں اور بکریوں والا اپنے مویشیوں کی زکوٰۃ ادا نہ کرے گا اس کے جانور قیامت کے دن دُنیوی جسامت سے کہیں زیادہ فربہ ہو کر اسکے سامنے آئینگے اور اسے اپنے سینگوں سے کچلیں گے اور پیر کے کھروں سے روندیں گے۔ جب آخری جانور یہ عمل کر چکے گا تو پھر پہلے والا دوبارہ یہی عمل شروع کر دے گا یہاں تک کہ لوگوں کا حساب کتاب مکمل ہونے تک یہی عمل جاری رہے گا۔

صدقہ و نیکی کا بیان

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہر بھلائی ایک صدقہ ہے۔

حضرت حذیفہؓ سے رُوایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہر انسان کے جسم کی ساخت میں تین سو ساٹھ جوڑ رکھے گئے ہیں پس جو شخص ان جوڑوں کے عدد کے مطابق کلمات اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. سُبْحَانَ اللّٰہِ. اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کا ورد رکھے اور لوگوں کی گزرگاہ سے پتھر کانٹے، ہڈی وغیرہ ہٹا دیا کرے، نیز لوگوں کو بھلائی کی ہدایت کرتا اور بُرائی سے روکتا رہے تو وہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بالکل محفوظ رہے گا۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے، سات شخص وہ ہیں کہ جس دن خدا کے سایہ کے سوا دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس دن حق تعالےٰ انہیں اپنے سایہ رحمت میں پناہ دے گا۔ وہ سات شخص یہ ہیں منصف[۱] بادشاہ۔ وہ شخص جو[۲] جوانی میں عبادت گزار رہا ہو۔ وہ شخص جس کا مسجد[۳] میں دل لگا رہا ہو۔ وہ دو شخص[۴] جن میں باہم صرف اللہ کے لئے محبت رہی ہو جو محبت سے ہی ملے ہوں اور محبت کی حالت میں جدا ہوئے ہوں۔ وہ شخص جسے[۵] کسی صاحب جمال و وجاہت عورت نے اپنی طرف بلایا ہو مگر اس نے یہ کہہ کر اس سے ملنے سے انکار کردیا ہو کہ میں خدا کا خوف رکھتا ہوں۔ وہ شخص جس[۶] نے بالکل پوشیدہ طور پر اس طرح خیرات کی ہو کہ اسکے دائیں ہاتھ نے کسی غریب کو جو کچھ دیا ہو اسکی خبر اسکے بائیں ہاتھ کو بھی نہ ہوئی ہو۔ وہ شخص[۷] جس کی آنکھیں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اشکبار ہوگئی ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی پاک کمائی سے ایک کھجور بھی خیرات کرتا ہے حق تعالیٰ اس کھجور کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس طرح فرماتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے بچھیرے یا اونٹنی کے بچہ کو پرورش کرتا ہو یہاں تک وہ کھجور پہاڑ کی برابر یا اس سے بھی بہت بڑی ہو جاتی ہے۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر حق تعالیٰ اسے اسکے مستحقہ مقام پر۔ ایک روایت میں ہے اسے اسکی جگہ پر رکھ دیتا ہے[ف۱]۔

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ ہم نو یا سات آٹھ آدمی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کروگے حالانکہ ہم کچھ ہی عرصہ قبل آپکے دست مبارک پر بیعت کر چکے تھے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم تو آپکے دست مبارک پر پہلے ہی بیعت کر چکے ہیں اس پر آپ نے مکرر فرمایا۔ کیا تم لوگ رسول اللہ

ف۱ مفہوم یہ ہے کہ جس طرح پرورش کے بعد وہ کھجور بڑی ہو جاتی ہے اتنا ہی زیادہ ثواب اسے صدقہ کرنے والے کو ملتا ہے۔ یہی اسکا مقام ہے۔ م

Marfat.com

کی بیعت نہ کرو گے؟ تب ہم نے آپ کی طرف اپنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ بیعت تو ہم کر چکے ہیں، اب ارشاد ہو کہ اور کس بات پر بیعت کریں؟ فرمایا اس عہد و پیمان پر بیعت کرو کہ صرف خدا ہی کی عبادت کرو گے۔ اللہ ہی کی فرمانبرداری کرو گے کسی شخص سے کچھ نہ مانگو گے۔ اسکے بعد سے میں نے ان حضرات میں سے بعض کو دیکھا کہ اگر دورانِ سفر ان کا کوڑا بھی ہاتھ سے چھوٹ کر گر جاتا تھا تو وہ کسی راہ گیر سے یہ نہ کہتے تھے کہ وہ اُسے انہیں اُٹھا کر دے دے۔

بغیر سوال کئے عطیہ قبول کرنے کا جواز

حضرت سالم بن عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ حضرت عمر بن خطابؓ کو کچھ عطا فرماتے تو آپ عرض کرتے یا رسول اللہ آپ اسے مجھ سے زیادہ کسی ضرورتمند کو عطا فرما دیجئے۔ آپ فرماتے تم اسے لے لو پھر تمہیں اختیار ہے کہ اسے اپنے تصرف میں لاؤ یا کسی دوسرے کو صدقہ کر دو۔ اگر تمہیں بغیر تگ و دو اور بغیر سوال کئے از خود کچھ ملے تو اُسے لے لو اور جو از خود نہ ملے اُس کے پیچھے نہ پھرو۔ سالم کا بیان ہے کہ آپ کے اس ارشاد کی بنا پر حضرت عمرؓ نہ کبھی کسی سے کچھ مانگتے تھے نہ کسی کے پیش کردہ ہدیہ کو واپس کرتے تھے۔

تراویح کا بیان

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے (ماہِ رمضان میں) نصف شب کے حجرہ سے باہر تشریف لا کر مسجد میں نماز پڑھنی شروع فرما دی تو دوسرے حاضرین بھی شریک نماز ہو گئے اور صبح کو دوسرے ساتھیوں سے اس واقعہ کو بیان کرنے لگے جسکی بنا پر دوسری شب کو پہلے سے بھی زیادہ نمازی جمع ہو گئے آنحضرتؐ دوسری شب کو بھی باہر تشریف لائے اور نماز تراویح شروع فرمائی تو حاضرین بھی آپکے

Marfat.com

پیچھے پڑھنے لگے دوسری صبح کو لوگوں میں اسکا مزید چرچا ہوا جسکے نتیجہ میں تیسری شب کو اور زیادہ مصلی جمع ہو گئے چنانچہ آپ جب باہر تشریف لائے اور نماز تراویح ادا فرمائی تو حاضرین نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ چوتھی شب کو تمام مسجد مصلیوں سے اتنی بھر گئی کہ تل رکھنے کو جگہ نہ رہی مگر آپ برآمد نہ ہوتے یہ دیکھ کر حاضرین آپ کو آواز دینے لگے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے لیکن آپ اس پر بھی باہر تشریف نہ لائے بلکہ فجر کی نماز کے وقت برآمد ہوئے اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اول خدا کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا۔

اما بعد مجھ سے آپ حضرات کا کل رات کا عمل مخفی نہ تھا لیکن مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو میری جماعت کی پابندی کی وجہ سے تراویح کی نماز تم لوگوں پر فرض ہو جائے جسے تم پابندی سے ادا کرنے سے قاصر رہو۔

شب قدر کا بیان

حضرت زر بن حبیش رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جس نے تمام سال پابندی سے نماز ادا کی اس نے شب قدر کو پالیا حضرت ابیؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم جس کے سوا دوسرا خدا نہیں یقیناً وہ شب رمضان ہی کے مہینہ میں آتی ہے۔ واللہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کون سی شب ہے وہ وہ شب ہے جس میں ہمیں آنحضرتؐ نے تمام شب نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔ اور اس شب کی علامت یہ ہے کہ اس شب کی صبح کو جو آفتاب طلوع ہو گا وہ بالکل سفید ہو گا اسکی شعاعوں میں زردی نہ ہو گی

Marfat.com

عیدین کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابوعبید مولیٰ ابن ازہرؓ نے بیان کیا کہ میں حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوا آپ نے نماز پڑھانے کے بعد خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا کہ یہ دو دن وہ ہیں جن میں آنحضرت ؐ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک عید الفطر کا دن دوسرے عید الاضحیٰ کا دن

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دو دن روزہ رکھنے سے بالکل منع فرمایا ہے۔

بعد رمضان شوال کے چھ روزوں کا بیان

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے جس نے پورے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے بعد شوال میں چھ روزے رکھے وہ اللہ کے نزدیک صائم الدہر[ف] شمار ہوگا۔

صرف جمعہ کے دن ایک اکیلا روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص جمعہ کا اکیلا روزہ نہ رکھے بلکہ اسکے ساتھ اس سے پہلے یا اسکے بعد ایک دن اور ملا کر روزہ رکھے۔

انہی صحابی سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے کہ تم دوسرے ایام کے مقابلہ میں صرف جمعہ کی شب کو نفل نماز ادا کرنا اور جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے مخصوص نہ کیا کرو بجز اسکے کہ تمہارے متعدد روزوں کے درمیان میں اتفاقیہ جمعہ کا دن آجائے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے

ف ہمیشہ مسلسل روزے رکھنے والا۔

Marfat.com

کہ جو شخص صرف خدا کی خوشنودی کے لیئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے حق تعالیٰ اسے ستر سالہ فاصلہ تک دوزخ سے دور رکھتا ہے۔

حج کا بیان

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ حق تعالےٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے پس تم فریضہ حج ادا کیا کرو۔ ایک صحابی نے سوال کیا۔ کیا ہر سال یارسول اللہ؟ اس پر آپ خاموش رہے حتیٰ کہ اس نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا تب آنحضرتؐ نے فرمایا اگر میں اسکے جواب میں ہاں کر دیتا تو ہر سال تم پر حج فرض ہو جاتا جس پر تمہیں قدرت نہ ہوسکتی۔ پھر فرمایا تم مجھ سے زیادہ تجسس و باریکی نہ کیا کرو بلکہ میں نے جو ہدایات تمہیں دی ہیں ان پر ہی اکتفا کیا کرو کیونکہ تم سے پہلی اُمتیں اپنے پیغمبروں سے بکثرت سوالات اور کٹ حجتیوں کی بنا پر تباہ و برباد ہو چکی ہیں پس جب میں تمہیں کوئی حکم دیا کروں تو حتی الوسع اُسے پورا کیا کرو اور جس کام سے منع کروں اُسے ترک کر دیا کرو۔

نکاح کا بیان

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت نے ازواجِ مطہراتؓ سے آنحضرتؐ کے مخفی اعمال کے متعلق دریافت کیا، پھر باہم عہد و پیمان کیا، کسی نے عہد کیا کہ میں کبھی عورتوں سے عقد نہ کروں گا کسی نے عہد کیا میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا۔ کسی نے عہد کیا کہ میں کبھی بستر پر نہ سوؤں گا۔

جب یہ باتیں آنحضرتؐ کے گوش گذار ہوئیں تو آپ نے خدا کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا اس جماعت کو کیا ہو گیا جو ایسا ایسا کہتی ہے اسکے برعکس میں شب کو نماز بھی پڑھتا ہوں

Marfat.com

اور سوتا بھی ہوں۔ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو شخص میری سنت سے روگردانی کرتا ہے اسکا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اجنبی عورت کو دیکھ کر اسمیں دلچسپی لینے والے کا حکم

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کی ایک اجنبی عورت پر نظر پڑی تو اپنی زوجہ حضرت زینبؓ کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت کھال کے ٹکڑہ کو رنگ دے رہی تھیں آپؐ نے اُن سے خلوت فرمائی، پھر باہر تشریف لا کر صحابہؓ سے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی اور شیطان ہی کی صورت میں واپس جاتی ہے پس تم میں سے جب کسی شخص کی کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو اسے چاہیئے کہ گھر جا کر فوراً اپنی بیوی سے خلوت کرے کیونکہ یہ عمل اسکے دل میں ممکنہ طور پر اُبھرنے والے جذبۂ گناہ کی روک تھام کر دیتا ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریمؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ:۔
جب تمہیں کوئی عورت پسند آجائے اور دل کی گہرائی میں اُتر جائے تو تمہیں فوراً اپنی بیوی کے پاس جانا اور اس سے خلوت کرنی چاہیئے کیونکہ اس طرح تمہارا اُبھرنے والا جذبۂ گناہ فنا ہو جائے گا۔

بیوی کی پھوپھی یا خالہ کو اپنے عقد میں جمع کرنیکی تحریم کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ اسکی پھوپھی یا خالہ کو اپنے عقد میں لانے سے منع فرمایا ہے۔
ابن شہابؒ کا بیان ہے کہ اس حکم کی بنا پر ہم کسی کی بیوی کے والد کی خالہ اور پھوپھی کو بھی اسی درجہ میں سمجھتے تھے۔

Marfat.com

عقدِ شغار کے حرام ہونے کا بیان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے عقدِ شغار (یعنی آٹے ساٹے کے عقد) سے منع فرمایا ہے اور اسکی تعریف یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی اس شرط پر کسی کو بیاہے کہ وہ اپنی بیٹی کو اس سے بیاہ دے اور ان دونوں میں کوئی مہر نہ رکھا جائے (یعنی یہ تبادلہ ہی مہر قرار پائے)۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اسلام میں عقدِ شغار (عقدِ تبادلہ) کا کوئی جواز نہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے عقدِ شغار سے منع فرمایا ہے۔ ابن نمیر نے اس پر یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ عقدِ شغار کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ تم مجھ سے اپنی بیٹی کا عقد کر دو اسکے عوض میں تم سے اپنی بیٹی کا عقد کر دیتا ہوں یا یہ کہے کہ تم مجھ سے اپنی بہن کا عقد کر دو اس کے بالعوض میں تم سے اپنی بہن کا عقد کر دیتا ہوں۔

اجنبی عورت کے چہرہ اور بازو کو بغرضِ عقد ایک نظر دیکھنے کا جواز

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے عقد کرنے کا قصد کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے انہیں ایک نظر دیکھ بھی لیا ہے؟ عرض کیا نہیں، فرمایا۔ جاؤ اُسے پہلے دیکھ لو کیونکہ اکثر انصار کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس غرض سے حاضرِ خدمت ہوئی ہوں کہ خود کو خدمتِ اقدس میں عقد کے لئے پیش کروں۔ یہ سُن کر آپ نے اس پر ایک نظر ڈالی اور اُسے سر سے پیر تک غور سے دیکھ کر ایک رائے قائم فرمائی اور اپنا سر خاموشی سے نیچے جھکا لیا۔ ان خاتون نے جب دیکھا کہ آپ نے اُن کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ جواب کے انتظار میں

Marfat.com

بیٹھ گئیں۔ اس پر ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو مجھ سے ان کا عقد فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا تمہارے پاس مہر ادا کرنے کے لئے کچھ ہے ؟ عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا اپنے گھر جا کر دیکھو کہ تمہارے پاس کچھ ہے کہ نہیں۔ وہ گھر گئے اور واپس آ کر عرض کیا کہ واللہ میں نے اپنے گھر میں کچھ بھی نہیں پایا۔ آنحضرتؐ نے پھر فرمایا جاؤ اچھی طرح دیکھو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ پھر اپنے گھر گئے اور واپس آ کر عرض کیا، یا رسول اللہ۔ واللہ لوہے کی انگوٹھی تک بھی میرے گھر میں نہیں ہے بس میرے پاس صرف یہ تہبند ہے۔ راوی سہل کہتے ہیں کہ اُنکے پاس چادر بھی نہ تھی کہ اسکا نصف حصہ بیوی کے حصہ میں آجاتا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ لنگی کیا کام دے گی اگر تم خود اسے باندھو گے تو بیوی کو اس میں سے کچھ نہ ملے گا اور اگر تم اسے بیوی کے باندھ دو گے تو تمہارے باندھنے کو کچھ نہ بچے گا یہ سنکر وہ شخص نا اُمید ہو کر بیٹھ رہا، اور دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جانے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ جب آنحضرتؐ نے اُسے جاتے ہوئے دیکھا تو واپس بلایا اور پوچھا تمہیں قرآن کتنا یاد ہے ؟

عرض کیا مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ فرمایا کیا وہ تمہیں حفظ ہیں۔ عرض کیا ہاں فرمایا جاؤ میں نے ان سورتوں کے مہر کے بالعوض ان خاتون کو تمہارے عقد میں دے دیا۔

جاریہ کو آزاد کر کے اپنے عقد میں لانے کا بیان

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے خیبر کو فتح فرمایا اور ہم نے وہاں صبح اندھیرے فجر کی نماز ادا کی۔ اسکے بعد آنحضرتؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے حضرت ابو طلحہؓ اور میں آپ کے ہمرکاب تھے۔ آپ خیبر کی گلیوں میں گھوم رہے تھے۔ اسوقت میرا گھٹنہ آپ کی رانوں سے مس کر رہا تھا آپ کا تہبند رانوں سے کسی قدر کھسک گیا تھا حتیٰ کہ مجھے آپ کی رانوں کی سفیدی

Marfat.com

نظر آرہی تھی۔ جب آپ خیبر کی آبادی کے وسط میں داخل ہوئے تو فرمایا اللہ اکبر۔ خیبر تباہ و برباد ہوگیا۔

فَاِذَآ اَنْزَلَ بِسَاحَتِهِمْ	پھر جب اُترے گی اُن کے میدان میں تو بُری
فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ	ہوگی صبح ڈرائے ہوؤں کی۔

آپ نے یہ آیت تین مرتبہ پڑھی۔

راوی کا بیان ہے کہ وہاں کے لوگ اپنے حکام کے پاس گئے اور انہیں خبر کردی کہ واللہ محمدؐ آگئے (یہ سنکر سب ادھر ادھر فرار ہوگئے) اور ہم نے اس شہر کو جہاد کر کے فتح کیا تھا فتح کے بعد جب قیدی جمع کئے گئے تو حضرت دحیہؓ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ان قیدیوں میں سے ایک جاریہ مجھے عطا فرما دیجئے۔ فرمایا۔ جاؤ ایک باندی لے لو۔ انہوں نے صفیہ دختر حیی بن اخطب کو چن لیا، اس پر ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بنو قریظہ کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی صفیہ کو دحیہؓ کو عطا فرما دیا حالانکہ وہ آپ کے لائق تھیں۔ فرمایا انہیں میرے سامنے لاؤ۔ چنانچہ وہ خدمت میں پیش کی گئیں آپ نے انہیں دیکھ کر دحیہؓ سے فرمایا کہ تم قیدیوں میں سے کوئی دوسری جاریہ لے لو۔ اسکے بعد حضرت صفیہؓ کو آزاد فرما کر خود اُن سے عقد فرمالیا۔

حضرت ثابت نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا اے ابو حمزہ آنحضرتؐ نے اُن کا مہر کتنا مقرر فرمایا تھا؟ کہا اُن کی جان کی آزادی، کیونکہ آنحضرتؐ نے انہیں آزاد فرما کر اُن سے عقد فرمایا تھا۔

چونکہ یہ واقعہ سفر میں پیش آیا تھا اسلئے حضرت ام سلیمؓ نے حضرت صفیہؓ کا تمام ضروری سامان اپنے پاس سے مہیا کر کے انہیں شب زفاف کو آنحضرتؐ کے پاس پہنچا دیا تھا

Marfat.com

چنانچہ وہ شب ہی آنحضرتؐ کی شب زفاف قرار پائی۔ صبح کو آپ نے فرمایا جس کے پاس کھانے کی جو چیز ہو وہ لے آئے یہ فرما کر دستر خوان بچھوا دیا۔ چنانچہ کوئی صحابی پنیر لے آئے کوئی کھجور کوئی گھی ان سب کو ملا کر حیس[1] تیار کر لیا گیا۔ بس یہی آنحضرتؐ کا ولیمہ تھا۔

دعوتِ ولیمہ قبول کرنے کا حکم

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اُسے قبول کر لیا کرو۔

حضرت نافعؒ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تمہیں ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اُسے ضرور قبول کر لیا کرو۔ نافع کا بیان ہے کہ اس ارشاد کے بعد حضرت عبداللہؓ شادی وغیرہ شادی کی ہر دعوت میں شریک ہوا کرتے تھے حتی کہ بحالتِ روزہ بھی محفلِ دعوت میں شرکت فرماتے تھے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تمہیں صرف پایوں کے کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے بھی قبول کر لیا کرو۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب تمہیں کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے ضرور قبول کر لیا کرو پھر تمہیں اختیار ہے خواہ کھانا کھاؤ یا نہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ وہ ولیمہ کا کھانا بدترین ہے جس میں شریک ہونے والوں کو تو روک دیا جائے اور شریک نہ ہونے والوں کو بلایا جائے۔ اور جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

---

[1] عرب میں گھی ستو کھجور کو ملا کر ایک حلوہ تیار کیا جاتا ہے اسی کا نام حیس ہے۔ م

Marfat.com

بیوی سے تخلیہ کے وقت کی دُعا

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنی بیوی سے تخلیہ کا قصد کرو تو پہلے یہ دُعا پڑھ لیا کرو۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا — میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچانا اور تو نے ہمیں جو نعمت عطا فرمائی ہے اس سے شیطان کو دُور رکھنا۔

اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ اس تخلیہ سے جو اولاد پیدا ہو گی اُسے شیطان کسی قسم کا ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

بیوی سے ہر جہت سے ہمبستری کے جواز کا بیان

حضرت ابن منکدر رضؓ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت جابر رضؓ کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ یہودیوں کا قول تھا کہ جو شخص اپنی بیوی سے عقبی سمت سے صحبت کرتا ہے اسکے بھینگی اولاد پیدا ہوتی ہے چنانچہ اسکی تردید کے طور پر یہ آیت نازل ہوئی :۔

نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ۔ — تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، پس اپنی کھیتوں میں جس طرح سے چاہو جا سکتے ہو۔[1]

بیوی کے مخفی رازوں کے افشا کی تحریم کا بیان

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن

---

[1] کھیتی اور بیوی میں مشترک چیز غلہ اور اولاد کی پیداوار ہے۔ اسلئے بیوی کو کھیتی کہا گیا۔ م

Marfat.com

خدا کے نزدیک بدترین شخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی سے مختلی بالطبع ہو اور وہ بھی اسکے سامنے بے پردہ ہو جائے پھر وہ اسکے مخفی رازوں کو لوگوں پر ظاہر کرتا پھرے۔

انہی صحابیؓ سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بڑی امانت یہ ہے کہ جب میاں بیوی باہم بے پردہ ہو جائیں تو مرد بیوی کے اندرونی اسرار کو لوگوں پر ظاہر نہ کرے۔

عزل کا حکم

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا آپ نے دریافت فرمایا عزل[ف] کیا ہوتا ہے؛ عرض کیا گیا کہ کسی شخص کی بیوی چھوٹے بچہ کو دودھ پلاتی ہو اور اس حال میں وہ اس سے تخلیہ کرے تو وہ اسوقت استقرار حمل کو نامناسب سمجھتے ہوئے اسکی روک تھام کرے۔ علیٰ ہذا کوئی شخص اپنی باندی سے تخلیہ کرے مگر اس سے اولاد پیدا ہونا گوارا نہ کرتا ہو۔ فرمایا مناسب یہی ہے کہ تم عزل نہ کیا کرو۔ اسلئے کہ ولادت قضاء الٰہی میں ایک مقدر اور طے شدہ امر ہے۔

حضرت ابو سعیدؓ سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا یہ لازمی نہیں ہے کہ ہر مادہ سے استقرار حمل ہو جائے۔ نیز اگر خدا کسی روح کو پیدا کرنا چاہے تو اُسے کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک باندی ہے جو میری خادمہ بھی ہے اور میرے کھیت کو رہٹ سے سیراب بھی کرتی ہے میں اس سے تخلیہ کرنا چاہتا ہوں مگر اس سے اولاد ہونے کو ناپسند کرتا ہوں۔

ف صحبت کے وقت حمل ٹھہرنے کے اندیشہ کے مدنظر مادۂ تولید باہر خارج کرنے کو عزل کہا جاتا ہے۔ م

Marfat.com

فرمایا اگر چاہو تو عزل کر سکتے ہو لیکن جس روح کا دنیا میں آنا خدا کی طرف سے پہلے ہی مقدر ہو چکا ہے وہ آ کر رہے گی۔ وہی شخص پھر کچھ مدت کے بعد حاضر خدمت ہوا اور آپ کو اطلاع دی کہ میری باندی حاملہ ہو گئی ہے آپ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے ہی خبردار کیا تھا کہ اگر کسی عورت کے لئے بچہ مقدر ہو چکا ہے تو وہ ضرور آ کر رہے گا۔

رضاعی رشتوں کا حکم

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو رشتے ولادت کے تعلق سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ شریک تعلقات میں بھی حرام ہوتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میرے رضاعی چچا میرے گھر آئے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے آنحضرت صلعم سے اجازت لئے بغیر انہیں اندر بلانے سے انکار کر دیا۔ جب آنحضرت صلعم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ میرے رضاعی چچا نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تھی مگر میں نے انکار کر دیا۔ آنحضرت نے فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں اسلئے تمہیں اندر آنے کی اجازت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا تھا نہ کہ مرد نے۔ فرمایا بہر حال وہ اسی رضاعت کے تعلق سے تمہارے چچا ہیں اسلئے انہیں اندر آنے کی اجازت ہے۔

رضاعی بھتیجی سے نکاح کی حرمت کا بیان

حضرت ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے اہل خاندان نے حضرت حمزہ رضی کی صاحبزادی سے آنحضرت صلعم کے عقد کا قصد کیا تو آپ صلعم نے فرمایا کہ وہ میرے لئے جائز نہیں

ف دودھ شریک رشتوں کو رضاعی کہا جاتا ہے۔ م

Marfat.com

کیونکہ وہ میری رضاعی بھائی کی لڑکی ہیں اور جو رشتے صلبی تعلق سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعی تعلق سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

سوتیلی بیٹی اور سالی سے عقد کی حرمت کا بیان

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ زوجہ مطہرہ نبی کریمؐ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ میری بہن عزہ سے عقد فرمالیں تو بہتر ہے آنحضرتؐ نے سوال کیا کیا تم ایسا چاہتی ہو؟ عرض کیا ہاں یارسول اللہؐ میرا صرف یہ خیال ہی نہیں ہے بلکہ میرے نزدیک وہ ہستی میری محبوب ترین ہستی ہے جو میری بہن کی فلاح و بہبود میں میری شریک ہو اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ میرے لیئے جائز نہیں ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا ہم میں اس بات کا چرچا ہو رہا ہے کہ آپ دُرّہ بنت ابی سلمہ سے عقد کرنا چاہتے ہیں ہ فرمایا کیا ام سلمہ کی بیٹی ؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں فرمایا اگر وہ میری سوتیلی لڑکی نہ ہوتی تو ایسا ہو سکتا تھا۔

ایک دو گھونٹ دودھ پینے سے متعلق رضاعت کا حکم

حضرت ام فضلؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ میرے مکان میں مقیم تھے کہ ایک بدوی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ میں نے پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسرا عقد کر لیا ہے مگر میری پہلی بیوی کہتی ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو ایک دو گھونٹ دودھ پلایا ہے اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی کا گھونٹ دو گھونٹ دودھ پینے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔
انہی صحابیہؓ سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ کسی کا ایک دو مرتبہ دودھ پی لینے یا ایک دو چسکاری لے لینے سے ان دونوں پر رضاعی تحریم کا حکم عائد نہیں ہوتا

Marfat.com

شبِ زفاف کے بعد بیوی کے پاس قیام کی مدت کا بیان

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمان رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے جب حضرت امِ سلمہؓ سے عقد فرمایا اور شبِ زفاف کے بعد مکان سے باہر جانا چاہا تو انہوں نے آپ کا دامن پکڑ لیا، آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں زیادہ مدت تک تمہارے پاس قیام کر سکتا ہوں اور یہ مدت تمہارے حساب میں شمار کر لی جائے گی۔ یاد رکھو شادی کے بعد کنواری کے پاس قیام کی مدت مسلسل سات دن اور بیوہ کے لئے مسلسل تین دن ہوتی ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب کبھی آنحضرتؐ بیوہ زوجہ پر کنواری کو بیاہ کر لاتے تھے تو اسکے پاس مسلسل سات دن تک قیام فرماتے تھے۔ اور جب کسی کنواری پر بیوہ کو بیاہ کر لاتے تھے تو اسکے پاس مسلسل تین دن تک قیام فرماتے تھے۔

متعدد بیویوں کے درمیان شب باشی میں تقسیم اوقات کا حکم

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے (بیک وقت) نو ازواجِ مطہراتؓ تھیں آپؐ انکے پاس قیام کے لئے اپنی باری تقسیم فرما دیتے تھے پھر نویں دن ہی پہلی زوجہ کے پاس تشریف لے جاتے تھے درمیان میں نہیں۔ قاعدہ یہ تھا کہ جس دن جس گھر میں آپ کی باری ہوتی تھی اس روز دوسری سب ازواج بھی اسی گھر میں جمع ہو جایا کرتی تھیں، ایک مرتبہ آپ حضرت عائشہؓ کے مکان میں تشریف فرما تھے کہ حضرت زینبؓ حاضر ہوئیں آپ نے اُن کی جانب ہاتھ بڑھایا تو حضرت عائشہؓ بول اُٹھیں کہ یہ زینب ہیں آپ نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا اسکے بعد ان دونوں ازواج میں بات بڑھ گئی حتیٰ کہ دونوں بلند آواز سے بولنے لگیں۔ اسی وقت جماعت کا وقت ہو گیا اور حضرت ابوبکرؓ ادھر سے گذرے تو انہوں نے دونوں کی آوازیں سنیں اور عرض کیا یا رسول اللہ نماز کے لئے تشریف لے چلئے اور ان کے

Marfat.com

منہ میں خاک ڈالیے چنانچہ آنحضرتؐ نماز کے لئے باہر تشریف لے آئے۔ پھر حضرت عائشہؓ بولیں کہ اب آنحضرتؐ نماز سے فراغت پائیں گے تو حضرت ابوبکرؓ میرے پاس تشریف لاکر مجھے ڈانٹیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آنحضرتؐ نماز پڑھا چکے تو حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور انہیں سختی سے ڈانٹا اور فرمایا کیا تم آنحضرتؐ کے سامنے ایسے جھگڑے کرتی ہو؟

اپنی سوت کے حق میں اپنی باری سے دستبرداری کا جواز

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ مجھے ان غمزدہ عورتوں میں سے جو شوہر کی موت کی چوٹ کھائے ہوئے ہوں[ف] سب سے زیادہ حضرت سودہؓ بنت زمعہ کی باری میں ان کے عوض اپنی باری زیادہ پسند ہے۔ ہوا یہ کہ جب حضرت سودہؓ بوڑھی ہوگئیں تو انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو ہبہ کردی تھی اس سلسلہ میں انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میں آنحضرتؐ کی اپنے یہاں کی باری کو حضرت عائشہؓ کو ہبہ کرتی ہوں۔ اس وقت سے آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کے دو دن مقرر فرما دیئے تھے۔ ایک خود اُن کا دوسرا حضرت سودہؓ کا۔

کنواری دوشیزہ سے عقد کے مستحب ہونے کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اُن کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا اور اُنہوں نے نو یا سات لڑکیاں چھوڑیں پس میں نے ایک بیوہ خاتون سے عقد کرلیا۔ آنحضرتؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے جابر کیا تم نے نکاح کرلیا؛ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا کیا کنواری سے کیا یا بیوہ سے؟ عرض کیا یا رسول اللہ بیوہ سے کیا ہے فرمایا کنواری کمسن لڑکی سے کیوں نہ کیا کہ وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے۔ یا یہ فرمایا کہ تم اس سے ہنستے بولتے اور وہ تم سے۔

ف حضرت سودہؓ پر اپنے پہلے شوہر کی وفات کا شدید اور المناک اثر تھا۔ اسمیں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ م

Marfat.com

میں نے عرض کیا کہ میرے والد عبداللہ انتقال فرما گئے اور نو یا سات لڑکیاں چھوڑ گئے اسلئے مجھے کچھ اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں ان میں ان ہی کی ہم عمر لڑکی بیاہ لاؤں بلکہ میں نے مناسب سمجھا کہ کسی دانا و سنجیدہ خاتون کو گھر میں لاؤں جو ان بچیوں پر اپنی نگرانی رکھ سکے اور اُن کی اصلاح کرتی رہے۔ یہ سُنکر آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تمہیں یہ عقد مبارک فرمائے۔

عورتوں کے بارے میں وصیّت کرنے کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے وہ کبھی سیدھی راہ پر نہ چلے گی پس اگر تو اس سے مستفید ہونا چاہتا ہے تو اسکے ٹیڑھے پن میں ہی اس سے استفادہ کر کیونکہ اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اسے توڑنے کا مطلب اسے طلاق دے دینا ہے۔

انہی صحابی سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاریؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص کسی غیر مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لے تو کیا اُسے قتل کر ڈالنا جائز ہے؟ فرمایا نہیں۔ اس پر حضرت سعدؓ نے پھر عرض کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو حق و صداقت کی عزت بخشی ایسے شخص کو ضرور قتل کر ڈالنا چاہیئے آنحضرتؐ نے فرمایا تمہیں اپنے سردار کی بات مان لینی چاہیئے۔

انہی صحابی سے یہ روایت بھی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو دیکھ لوں تو کیا میں اسے یونہی چھوڑ دوں جب تک کہ اس واقعہ پر چار چشم دید گواہ نہ لے آؤں؟ فرمایا بے شک۔

انہی سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو کیا اُسے ہاتھ تک نہ لگاؤں جب تک اس واقعہ پر

Marfat.com

چار عینی گواہ نہ لے آؤں ؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں شرع کا یہی حکم ہے۔ حضرت سعدؓ نے عرض کیا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے میں تو گواہوں کے جمع ہونے سے پہلے ہی تلوار سے اسکا کام تمام کردوں گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اپنے سردار کی بات مانو کیونکہ بے شک تم غیرتمند ہو لیکن میں تم سے کہیں زیادہ غیور ہوں اور حق تعالیٰ مجھ سے بھی کہیں زیادہ غیور ہے۔

خام پھلوں کے فروخت کرنیکی ممانعت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے خرید فروخت کرنے والے ہر دو فریق کو خام و غیر پختہ پھلوں کی خرید فروخت سے منع فرمایا ہے۔

انہی صحابی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے کھجور کو پختگی سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے نیز ناپختہ خوشوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک اُن میں پختگی کی صلاحیت اور آندھی وغیرہ سے گرنے کی حفاظت نہ ہو سکے۔ آپ نے خرید و فروخت کا معاملہ کرنے والے فریقین کو ایسا معاملہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تم نے اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور کا باغ فروخت کر دیا پھر کسی آفت سماوی کی وجہ سے کھجوریں درختوں پر ہی تلف ہو گئیں تو تمہیں خریدار سے کوئی رقم بھی لینا جائز نہیں۔ بھلا تم بغیر کسی حق کے اپنے بھائی کا مال کیسے لے سکتے ہو ؟

انہی صحابی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے باغات کے پھل کسی ناگہانی آفت سے ضائع ہو جانے کی صورت میں اُن کی فروخت کے معاملہ کو کالعدم کر دینے کا امر فرمایا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب باغات میں پھل ہی نہ

Marfat.com

آیا ہو تو پھر تم کس بنا پر اپنے بھائی کے مال (یعنی باغ کی قیمت) کو اپنے لئے جائز سمجھتے ہو؟

قرض کی کچھ رقم معاف کر دینے کا استحباب

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت نے اپنے دروازہ کے قریب دو شخصوں کی آواز سنی جو باہم چیخ پکار اور جھگڑا کر رہے تھے سننے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک شخص دوسرے قرضخواہ سے قرض کا کچھ حصہ معاف کر دینے اور باقی کی وصولی میں نرمی برتنے کی درخواست کر رہا تھا دوسرا کہہ رہا تھا واللہ مجھے یہ منظور نہیں ہے یہ سنکر آنحضرت مکان سے باہر تشریف لائے اور فرمایا خدا کی حکم کی بجا آوری میں کوتاہی کرنے والا اور اپنے بھائی سے سلوک نہ کرنیوالا کہاں ہے؟ اس پر قرضخواہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں حاضر ہوں اور اپنے قرضدار کو موقع دیتا ہوں کہ وہ اپنے لئے جو سہولت مناسب سمجھے وہ اختیار کرلے۔

حضرت کعب بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رض کے ذمہ ان کا کچھ قرضہ تھا۔ حضرت کعب رض نے ان سے ادائی کا تقاضہ کیا اس تکرار میں آپس میں بات بڑھ گئی حتیٰ کہ دونوں بلند آواز سے جھگڑنے لگے، اتفاقیہ اسوقت ان پر آنحضرت کا گزر ہوا تو آپ نے آواز دی اے کعب! اور ہاتھ سے کچھ اشارہ فرمایا جس کا منشا یہ تھا کہ نصف قرضہ لے لو چنانچہ انہوں نے نصف قرض وصول کر لیا اور باقی نصف معاف کر دیا۔

کسی کا مال کسی مفلس کے پاس دستیاب ہونے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے جس شخص کا فروخت کردہ سامان ایسے شخص کے پاس ملجائے جو مفلس ہو گیا ہو (اور قیمت ادا نہ کر سکا ہو) تو وہ دوسروں کے مقابلہ میں اپنے سامان کے واپس لے لینے کا زیادہ حقدار ہے۔

Marfat.com

تنگدست کو مہلت دینے کی فضیلت

حضرت ابو الیسارؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس شخص نے اپنے تنگدست مقروض کو قرض کی ادائی میں مہلت دے دی یا قرض کا کچھ حصّہ معاف کر دیا تو حق تعالیٰ اسے اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے بیٹے کو ہدایت کیا کرتا تھا کہ اگر تم اپنے قرضدار کو تنگدست پاؤ تو اس سے درگذر کیا کرو شاید حق تعالیٰ ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ نتیجہ یہ کہ جب وہ موت کے بعد اللہ سے جا ملا تو اللہ نے اسکے گناہوں کو بخش دیا۔

سیاہ فام کتے کو ہلاک کر دینے کا حکم

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ہمیں کتوں کو ہلاک کر ڈالنے کا حکم دیا ہے حتیٰ کہ کوئی دیہاتی عورت جنگل سے اپنے کتے کو ساتھ لاتی تو ہم اسے مار دالتے تھے اس پر آنحضرتؐ نے ان کتوں کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ صرف گہرے سیاہ فام کتے کو جس کی پیشانی پر دو سفید ٹیکے ہوں ہلاک کر دیا کرو کیونکہ ایسا کتا یقیناً کتے کی صورت میں شیطان ہوتا ہے۔

اپنی ضرورت سے زاید پانی کی فروخت کے حرام ہونیکا بیان

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی ضرورت سے فاضل پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

Marfat.com

سُود کا بیان

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی۔ گندم کے بدلے گندم۔ جو کے بدلے جو۔ کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک دونوں ہم وزن اور ہاتھ در ہاتھ فروخت کیا کرو کیونکہ جس نے تبادلہ اشیاء میں برابری سے زیادہ کا لین دین کیا اس نے سود لیا اسمیں سود لینے اور دینے والے دونوں مساوی ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے سُنا ہے کہ آپ نے سونے کو سونے کے عوض۔ چاندی کو چاندی کے عوض۔ گندم کو گندم کے عوض۔ جو کو جو کے عوض کھجور کو کھجور کے عوض نمک کو نمک کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اِلاّ یہ کہ دونوں چیزوں کی جنس ایک اور دونوں کی مقدار مساوی ہو۔ جس نے کسی جنس کے تبادلہ میں کچھ زیادہ لیا اس نے سود لیا۔

حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے سود کے کھانے والے۔ کھلانے والے اسکی نوشت و خواند کرنے والے اور اسکے معاملہ پر شہادت دینے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔

خرید و فروخت میں قسمیں کھانے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ معاملات میں قسم کھانا تجارت میں خسارہ اور نفع کے سوخت ہو جانے کا سبب ہوتا ہے۔

حضرت ابو قتادہ انصاریؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ خرید و فروخت میں بکثرت قسمیں کھاتے رہنے سے اجتناب کیا کرو کیونکہ اس سے تجارت میں خسارہ ہوتا ہے اور

Marfat.com

انجام کار بالکل تباہی و بربادی آجاتی ہے۔

دوسرے کی زمین غصب کرنے کا حکم

حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے ظلم سے کسی کی ایک بالشت زمین بھی غصب کی حق تعالیٰ قیامت کے دن اسکے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالیں گے۔

قریب المرگ شخص کو کلمۂ توحید کی تلقین کرنیکا بیان

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تمہیں اپنے قریب المرگ شخص کو کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقینؒ کرنی چاہیئے۔

مصیبت کے وقت کہے جانیوالے کلمات کا بیان

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اگر کسی مُسلمان پر کوئی مصیبت آپڑے تو اُسے حق تعالیٰ کے حکم کے مطابق کلماتِ ذیل کہنے چاہئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا

ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ مجھے مجھ پر نازل شدہ مصیبت کے مقابلہ میں اجر جزیل عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔

جو اس دُعا کو پڑھے گا حق تعالیٰ اُسے اس مصیبت کا نعم البدل عطا فرمائے گا۔

ؒ عالم نزع میں میت کے سامنے بلند آواز سے کلمہ توحید پڑھنا تاکہ وہ سنکر خود بھی پڑھنے لگے تلقین کہلاتا ہے۔ م

Marfat.com

نوحہ گری و ماتم گساری کا بیان

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میری اُمت میں زمانہ جاہلیت کی چار عادتیں برابر باقی رہیں گی جنہیں وہ کبھی ترک نہ کرے گی اپنی شرافتِ نسبی پر فخر کرنا۔ رشتہ داروں میں عیب نکالنا اور ان پر طعنہ زنی کرنا، خشک سالی میں نجوم کے ذریعے بارش مانگنا۔ نوحہ گری و ماتم گساری کرنا نیز فرمایا کہ اگر نوحہ و ماتم کرنے والی عورت نے مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اسے گرم قطرانؐ کی اوڑھنی اور خارش پیدا کرنے والا کرتہ پہنایا جائے گا۔

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے میت کے غم میں اپنا چہرہ اور سر پیٹ لیا۔ کپڑے پھاڑ ڈالے۔ زمانہ جاہلیت کے نوحہ اور بین کئے اسکا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

میت کو جلد دفنانے کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میت کو جلد دفنا دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر میت نیک ہے تو اُسے جلد اسکے بہتر انجام کی طرف بھیجو۔ اور اگر گنہگار ہے تو اس بار کو جلد از جلد اپنی گردن سے اُتار پھینکو۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جس میت کے لئے مسلمانوں کی ایک معقول جماعت جس کی تعداد سو تک پہنچتی ہو، دُعائے خیر کرے تو میت کے حق میں ان کی دُعا قبول کی جائے گی۔

ؐ قطران درخت کا ایک تیل ہوتا ہے جو اونٹ کی خارش کے علاج کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ م

Marfat.com

حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضؓ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضؓ کے ایک فرزند مقام قدید یا عسفان میں وفات پاگئے آپ نے فرمایا اے کریب ذرا باہر نکل کر دیکھو کہ جنازے میں شرکت کے لیے کتنے آدمی جمع ہیں میں نے نکل کر دیکھا کہ کافی آدمی جمع ہو چکے تھے میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کیا چالیس آدمی ہو گئے؛ میں نے عرض کیا ہاں فرمایا اب میت کو باہر لے آؤ اسلئے کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو مسلمان مرجائے اور اسکے جنازہ میں چالیس مومن شریک ہوں جو خدا کا کسی کو شریک نہ سمجھتے ہوں تو حق تعالےٰ اسکے حق میں اُنکی دعائے مغفرت قبول فرمالیتا ہے۔

حضرت ابو قتادہ ربعی رضؓ سے روایت ہے کہ اُن سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ آنحضرت صلعم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو فرمایا خود آرام پانے والا یا اسکے وجود سے نجات پانے والے صحابہ رضؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم آرام پانیوالے اور اس سے نجات پانے والوں سے کیا مراد ہے؛ فرمایا کہ مومن بندہ دنیاوی سختیوں سے نجات پاکر راحت میں ہو جاتا ہے۔ اور گنہگار بندہ سے دوسرے انسان، شہر، شجر و حجر اور جانور سبھی سب نجات پا جاتے ہیں۔

کسی عذر کی بنا پر قبر پر جاکر نماز پڑھنے کا بیان

حضرت شیبانی رضؓ حضرت شعبی رحؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے ایک میت کے دفن ہونے کے بعد اس کی قبر پر جاکر نماز پڑھی اور نماز جنازہ کی چار تکبیریں کہیں میں نے حضرت شعبی رحؒ سے پوچھا کہ آپ سے کس نے یہ حدیث بیان کی ہے فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ جیسی معتبر ہستی نے۔

Marfat.com

نماز جنازہ میں میت کیلئے دعا کرنے کا بیان

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازہ کی نماز میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ

اے خدا اس میت کو بخش دے۔ اس پر رحم فرما اسکے گناہوں کو معاف فرما دے۔ اسے چین و عافیت نصیب فرما۔ اس پر اپنا فضل و کرم اور برکتیں نازل فرما۔ اسکی قبر کو کشادہ فرما۔ اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو کر گناہوں سے ایسا پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ آخرت میں اسکے دنیوی گھر سے بہتر گھر اور دنیا میں اسکے تعلق والوں سے بہتر تعلق والے اور دنیوی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما۔ اور اسے قبر کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس میت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کی وجہ سے مجھے یہ تمنا ہوئی کہ کاش میں ہی یہ میت ہوتا۔

جنازہ اٹھنے کے بعد کسی نمازی کے سوار ہو جانے کا جواز

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن الدحداح کی نماز جنازہ پڑھائی پھر آپ کی خدمت میں بغیر زین کا گھوڑا حاضر کیا گیا جسے ایک شخص نے تھاما آپ اس پر سوار ہو گئے گھوڑا تیز دوڑنے لگا ہم اسکے پیچھے پیچھے دوڑتے جاتے تھے حاضرین جنازہ میں سے

Marfat.com

ایک صاحب نے بیان کیا کہ نبی کریم نے فرمایا کہ ابن دحداح کے لئے جنت میں کتنے ہی انگور کے خوشے لٹکے ہوئے ہیں۔

میت کیلئے لحد بنانے اور اس پر اینٹیں رکھنے کا بیان

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعدؓ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا کہ میرے لئے لحد (بغلی قبر) تیار کرنا اور اس پر اینٹیں کھڑی کر دینا جیسا کہ حضرت رسول اللہؐ کی میت کے لئے کیا گیا تھا۔

قبر کو ہموار کر دینے کا حکم

حضرت ثمامہ بن شفیعؒ سے روایت ہے فرمایا ہم ملک روم کے مقام رودس میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ کے ساتھ تھے کہ ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا حضرت فضالہؓ نے تدفین کے بعد اُن کی قبر کو زمین کے برابر کرنے کی ہدایت فرمائی، پھر فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہؐ کو قبر کو برابر کر دینے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔

حضرت ابو ہیاج اسدیؒ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت علیؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہؐ نے بھیجا تھا اور وہ یہ کہ تم جاؤ اور ہر تصویر اور مجسمہ کو ملیا میٹ کر دو اور ہر اُبھری ہوئی بلند قبر کو مسطح اور زمین کے برابر کر دو۔

قبر کو پختہ بنانے اور اس پر کچھ (گنبد وغیرہ) تعمیر کرنیکی ممانعت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے قبروں کو پختہ بنانے ان پر بیٹھنے اور اُن پر کسی قسم کی کوئی تعمیر کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

Marfat.com

قبر پر بیٹھنے اور اسکی طرف منہ کرکے نماز ادا کرنیکی ممانعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص آگ کی چنگاری پر بیٹھ جائے جس سے اسکے کپڑے جل جائیں اور آگ اسکی کھال تک اتر کر جائے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔

حضرت ابومرثد غنویؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا کہ نہ تم قبر پر بیٹھا کرو اور نہ قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرو۔

حضرت ابو بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کر دیا تھا مگر اب اجازت دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارت کر لیا کرو۔ علیٰ ہذا میں نے پہلے قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا مگر اب اجازت دیتا ہوں کہ جب تک چاہو یہ گوشت محفوظ رکھ سکتے ہو۔

وصیت کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس مسلمان کے پاس کوئی ایسی شے ہو جس میں وہ وصیت کر سکتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ تین رات گذرنے سے قبل اپنے پاس تحریری وصیت نامہ تیار رکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تو ایک رات گذرنے سے قبل ہی میں نے وصیت نامہ تیار کر کے اپنے پاس رکھ لیا۔

Marfat.com

تہائی مال میں وصیت جاری ہونے کا بیان

حضرت حمید بن عبدالرحمن حمیری، حضرت سعدؓ کے تین فرزندوں سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریمؐ مکہ مکرمہ میں حضرت سعدؓ کی عیادت کے لئے اُن کے یہاں تشریف لے گئے۔ حضرت سعدؓ رونے لگے آنحضرتؐ نے فرمایا کیوں روتے ہو عرض کیا مجھے اندیشہ ہے کہیں اس زمین میں نہ مرجاؤں جہاں سے ہجرت کر چکا تھا جیسے سعد بن خولہؓ وفات پاگئے۔ اس پر آنحضرتؐ نے تین مرتبہ یہ دُعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا   اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما

پھر حضرت سعد نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس بہت دولت ہے جسکی تنہا میری بیٹی وارث ہے کیا میں تمام مال کو مداتِ خیر میں تقسیم کرنے کی وصیت کردوں؛ فرمایا نہیں عرض کیا دو تہائی کی وصیت کردوں؛ فرمایا نہیں۔ عرض کیا نصف کی وصیت کردوں؛ فرمایا نہیں۔ عرض کیا تہائی کی وصیت کردوں، فرمایا ہاں، دو تہائی کی کرسکتے ہو۔ مگر یہ بھی بہت زیادہ ہے۔ بلاشبہ اپنے مال سے تمہارا صدقہ کرنا بھی صدقہ ہے اور اپنی اولاد پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ اور تمہاری بیوی جو کچھ تمہارے مال سے کھاتی ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ اگر تم اپنی اولاد کو خوشحال چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ اولاد کو دُوسروں کا محتاج چھوڑ جاؤ۔

میت کو صدقہ کا ثواب پہنچنے کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریمؐ سے عرض کیا کہ میرے والد فوت ہو گئے اور مال چھوڑ گئے جسکے متعلق کوئی وصیت نہیں کی پس اگر میں ان کی طرف سے وہ مال خیرات کردوں تو کیا اُن کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے گا؟ فرمایا ہاں۔

Marfat.com

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبیؐ کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کوئی وصیت نہ کر سکیں میرا خیال ہے کہ اگر وہ آخری وقت بولنے پر قادر رہتیں تو ضرور اپنے مال کو خیرات کرنے کی ہدایت کرتیں۔ پس اگر اب میں اُن کی طرف سے ان کا مال خیرات کر دوں تو کیا اسکا انہیں ثواب ملجائیگا؟ فرمایا۔ ہاں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اُسکا عمل بھی منقطع ہوجاتا ہے لیکن تین صورتوں اُسکا عمل برابر جاری رہتا ہے اسکے کئے ہوئے صدقہ جاریہ کے ذریعے۔ اسکے علم کے ذریعہ جس سے بعد میں آنے والے مستفید ہوتے رہیں اسکے نیک فرزند کے ذریعہ جو اُسکے بعد اسکے حق میں دُعائے خیر کرتا رہے۔

مال نہ ہونے کی صورت میں ترکِ وصیت کا بیان

حضرت طلحہ بن مصرفؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے سوال کیا کہ کیا حضرت رسول اللہؐ نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا پھر دوسرے مسلمانوں پر کیوں وصیت لازمی کی گئی؟ ایک روایت میں یہ جملہ ہے کہ پھر آپ نے مسلمانوں کو وصیت کرنے کا حکم کیوں دیا؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ آپ نے صرف کتاب اللہ پر عمل محکم کی وصیت فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے نہ ایک اشرفی چھوڑی نہ ایک درہم[ف] نہ بکری نہ اونٹ۔ اسی لئے آپ نے اپنے مال سے متعلق کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

منت ماننے کی ممانعت اور اسکے تقدیر کو نہ بدل سکنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبیؐ کریمؐ سے راوی ہیں کہ آپ نے ہمیں منت ماننے سے منع فرمایا۔

ف درہم آج کی چونی کے مساوی ایک عربی سکہ کا نام ہے۔ م

Marfat.com

اور فرمایا کہ اس سے کچھ نفع نہیں ہوتا، بجز اسکے کہ اسکی وجہ سے کسی بخیل کا کچھ مال خرچ ہو جائے
حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر تقدیر کو ذرا بھی نہیں بدل سکتی بجز اسکے کہ نذر ماننے والے کسی بخیل سے کچھ پیسے خرچ کرا دیئے جائیں۔

نذر کے کفّارہ کا بیان

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، نذر مان کر پورا نہ کرنے کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے۔

قسم کھانیکے بعد اس سے بہتر صورت پیش آجانے کا حکم

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کسی کام کی قسم کھالے، پھر اسے اس سے بہتر کام نظر آئے تو اس بہتر کام کو کرنا چاہیئے اور قسم کا کفارہ ادا کر دینا چاہیئے۔
حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھالے پھر اُسے دوسری متبادل صورت اس سے بہتر معلوم ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ اس بہتر کام کو انجام دے اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔

حلف اُٹھانیوالے کا منشا حلف اُٹھوانے والے کی نیت کے مطابق ہونے کا بیان

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تیری قسم اس امر سے متعلق ہو گی جس کی تصدیق تجھ سے قسم کھلانیوالا شخص کرے۔
حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حلف کے منشا کا مدار حلف

Marfat.com

اُٹھوانے والے کی نیت پر ہوتا ہے۔

اپنے غلام کو تھپّڑ مارنے کا کفّارہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا یا اور کوئی ضرب لگائی اسکا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کردے۔

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز آئی اے مسعودؓ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ حق تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنے تم اپنے اس غلام پر قادر ہو۔ میں نے مڑکر دیکھا تو آنحضرتؐ تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ میں اس غلام کو اللہ کے لئے آزاد کرتا ہوں فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو دوزخ کی آگ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالقاسمؐ نے فرمایا ہے جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے دن تہمت کی حد قائم کی جائے گی بجز اسکے کہ وہ بقول اسکے آقا کے واقعتہً زانی ہو۔

ردِّ بدعات کا بیان

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے جس نے ہمارے احکام میں اپنی طرف سے کسی نئی چیز کا اضافہ کیا اسکا وہ عمل ناقابلِ قبول ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص وہ عمل کرے جسکے متعلق ہمارا حکم نہ ہو تو وہ عمل غیر مقبول ہے۔

Marfat.com

بیوی کو اپنے شوہر کے مال سے کچھ لینے کا حکم

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوسفیانؓ کی بیوی ہندہ بنت عتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ابوسفیان ایک بخیل شخص ہیں وہ مجھے اور میرے بچے کے لئے بقدر ضرورت مصارف نہیں دیتے مجبوراً میں نے اُنکے علم کے بغیر اُن کے مال سے کچھ لے لیا ہے کیا مجھ پر اسکا گناہ ہوگا؟ فرمایا تم اسکے مال سے اپنے اور اپنے بچے کی ضرورت کے مطابق خرچ لے سکتی ہو۔

اعمال کا دارومدار عامل کی نیت پر ہے

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اعمال کا دارومدار عامل کی نیت پر ہے ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ثمرہ ملتا ہے پس جس نے اللہ اور اسکے رسول کے لئے ہجرت کی تو اسکی ہجرت خالص خدا و رسول کے لئے شمار ہوگی۔ اور اگر اسکی ہجرت دُنیوی اغراض یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہوگی تو اسکی ہجرت صرف اسی مقصد کے لئے شمار کی جائیگی۔

اُمتِ محمدیہ کے ایک طبقہ کا ہمیشہ حق پر قائم رہنے کا بیان

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا میری اُمت کا ایک طبقہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔ اسکو رسوا کرنے والا اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ اس طبقہ کے لوگ اپنی آخری حیات تک بدستور حق پر قائم رہیں گے۔

حضرت معاویہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میری اُمت کا

Marfat.com

ایک طبقہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر ثابت قدم رہے گا اُسے رسوا کرنے والا اور مخالفت کرنیوالا اس گروہ کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ یہاں تک کہ اس گروہ کے لوگ اپنی زندگی کے آخری وقت تک بدستور اپنے مخالفین پر غالب رہینگے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ دین اسلام قیامت تک قائم و استوار رہے گا جسکے تحفظ و سربلندی کے لئے ہمیشہ مسلمانوں کی ایک جماعت جہاد کرتی رہے گی۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری اُمت کا ایک طبقہ ہمیشہ خدائی احکام کی سربلندی کے لئے جہاد کرتا رہے گا اور دشمنانِ اسلام پر غالب رہے گا اس طبقہ کا مخالف اسکا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ یہانتک کہ قیامت قریب آجائے گی اور یہ طبقہ بدستور اپنی استقامتِ دینی پر قائم رہے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مغرب[1] کے مسلمان ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہینگے یہاں تک کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔

سفر کے آداب اور سواری کے جانوروں کی بہبودی کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم زمین کی سرسبزی و شادابی کے زمانہ میں سفر کیا کرو تو اثنا سفر میں اونٹ کو زمین میں چرنے کا موقع دیدیا کرو اور اگر تمہارا سفر خشکی کے زمانہ میں ہوا کرے تو پھر جلدی سے سفر پورا کر لیا کرو اور اگر شب کو کہیں اپنی سواری کو باندھنے کی ضرورت ہو تو راستہ سے بچکر باندھا کرو کیونکہ شب کو وہ درندوں کی گزرگاہ ہوتا ہے۔

---

[1] مغرب سے الجزائر۔ مراکش۔ تیونس وغیرہ کے علاقے مراد ہیں۔ م

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، کہ حضرت رسول اللہ لوگوں کے پاس رات کے وقت تشریف نہ لیجاتے تھے بلکہ صبح یا شام کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔

امارت کا بیان

حضرت ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے دو چچازاد بھائی نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالےٰ نے آپ کو جو حکومت عطا فرمائی ہے ہمیں اس میں سے کسی منطقہ کا امیر مقرر فرما دیجئے دوسرے بھائی نے بھی یہی خواہش ظاہر کی۔ آنحضرت نے جواب دیا کہ واللہ ہم کسی ایسے شخص کو جو از خود حکومت کا طلبگار ہو یا جو حکومت کا لالچ رکھتا ہو ہرگز حاکم نہیں بنا سکتے۔

حضرت ابوذر رض نے بیان کیا ہے کہ میں نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجھے حاکم نہیں بنائیں گے؟ آپ نے میرے مونڈھے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا، اے ابوذر تم کمزور ہو اور حکومت ایک امانت ہے اور قیامت کے دن ذلت و ندامت ہے، بجز اس شخص کے جس نے استحقاق و صلاحیت کی بنا پر کوئی عہدہ حاصل کیا اور عہدہ سے متعلق اپنے فرائض و ذمہ داریوں کو کماحقہ، ادا کیا۔

حضرت ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا اے ابوذر میں تمہیں کمزور پاتا ہوں اور میں اپنے لئے جو پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لئے بھی پسند کرتا ہوں یاد رکھو کبھی کسی دو آدمیوں کے بھی حاکم نہ بنو اور نہ کسی یتیم کے متولی بنو۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اے اللہ جو شخص کسی شعبہ میں میری اُمت کا حاکم مقرر کیا جائے اور وہ لوگوں پر تشدد کرے تو تو بھی اس پر تشدد فرما اور اگر وہ ان سے نرمی سے پیش آئے تو تو بھی اس سے نرمی سے پیش آ۔

Marfat.com

حضرت معقل بن یسار مزنی رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس شخص کو حق تعالیٰ رعیت کا حاکم بنا دے اور وہ اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ بازی و بدنیتی کا وطیرہ رکھے تو حق تعالیٰ مرنے کے بعد اس پر جنت کے دروازے بند کر دے گا۔

حضرت عدی بن عمیرہ کندیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ہم نے تم میں سے جس کو حاکم بنایا اور اس نے ہم سے کم و بیش ایک سوئی کو بھی چھپایا تو یہ فعل خیانت شمار ہو گا جس کی اُسے روزِ قیامت جوابدہی کرنی ہو گی۔

حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا کہ میرے حبیب نے مجھے نصیحت فرمائی ہے کہ اپنے حاکم کا حکم سنو اور اسے بجالاؤ اگرچہ وہ دست و پا سے معذور یا ناک کان کٹا ہوا غلام ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت ابن عمرؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہر مسلم پر امر میں خواہ وہ اسکے حسب مرضی ہو یا خلافِ مرضی اپنے حاکم کی اطاعت لازم ہے بجز اسکے کہ حاکم اسے گناہ کے ارتکاب کا حکم دے اس صورت میں اسکی اطاعت واجب نہیں۔

حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میرے بعد غیر مستحق کو حقدار پر ترجیح دینے والی اور دُوسری ناپسندیدہ باتیں عام ہو جائیں گی صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جو یہ زمانہ پائے گا آپ اسے کیا حکم دیتے ہیں، فرمایا اسوقت تم پر جو شرعی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اسے ادا کرنا اور خدا سے اپنی بھلائی کی دعا کرنا۔

حضرت وائل حضرمیؓ کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن یزید جعفیؓ نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا اے نبی اللہ اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہو جائیں جو ہم سے تو اپنا حق طلب کریں لیکن وہ ہمارا حق ادا نہ کریں تو اس بارے میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے یہ سُنکر اپنا روئے مبارک دوسری طرف پھیر لیا۔ اُسنے پھر یہی سوال کیا آپؐ نے پھر رُخ پھیر لیا اُسنے پھر تیسری مرتبہ یہی سوال دہرایا تو حضرت اشعث بن قیسؓ اس سے آنحضرتؐ کو بار بار زحمت سوال و جواب دینے پر جھگڑ بیٹے

Marfat.com

تب آنحضرتؐ نے فرمایا ایسے حکام کا بھی حکم بجالاؤ۔ کیونکہ ان پر اپنے فرائض کی ادائیگی کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اور تم پر اپنے فرائض کی۔

ذبیحہ کو اچھی طرح ذبح کرنے کا بیان

حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے دو باتیں یاد کرلی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے ہر چیز میں بھلائی کا حکم دیا ہے۔

پس جب تم جہاد کرو تو دشمن کو اچھی طرح قتل کرو، اگر تم جانور ذبح کرو تو اسے اچھی طرح ذبح کرو۔ اپنی چھری کو تیز کرلو پھر ذبیحہ کو اچھی طرح ذبح کرو۔

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کا ایسے لوگوں پر گزر ہوا جو مرغی کا نشانہ باندھ کر اس پر تیر اندازی کر رہے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی سب منتشر ہوگئے۔ آپ نے فرمایا یہ کس کا فعل ہے، حضرت رسول اللہؐ نے ایسا کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

عیدالاضحیٰ کے ذبیحہ کا بیان

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ نے عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھانے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حکم دیا کہ جس نے نماز سے قبل ذبیحہ کیا اُسے بعد نماز دوسرا ذبیحہ کرنا چاہیئے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بقرعید میں پختہ عمر کا جانور ذبح کیا کرو لیکن اگر کمیابی یا کوئی اور مجبوری حائل ہو تو پھر کم عمر دنبہ بھی ذبح کرسکتے ہو۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے ہم میں قربانی کے جانور

Marfat.com

تقسیم فرمائے میرے حصہ میں دُنبہ کا بچہ آیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ مجھے بچہ ملا ہے، فرمایا اسے ہی ذبح کردو۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہ نبی کریمؐ نے سفید و سیاہ رنگ والے اور بڑے سینگوں والے دو دُنبے اپنے دستِ مبارک سے ذبح فرمائے اور ذبح فرماتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر فرمایا، اور اُن کے بازوؤں کو اپنے پیروں سے دبایا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے سینگ والا مینڈھا طلب فرمایا جس کا جسم پیر اور آنکھیں سب سیاہ ہوں چنانچہ قربانی کی غرض سے سیاہ مینڈھا حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا اے عائشہ چھری لاؤ، پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرلاؤ۔ انہوں نے تعمیل کی پھر مینڈھے کو ذبح کرنے کے لئے زمین پر لٹا کر فرمایا، اے اللہ! محمدؐ اور آل محمدؐ اور امت محمدؐ کی طرف سے یہ ذبیحہ قبول فرما، پھر اسے ذبح کردیا۔

حضرت جابرؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں آپ نے اولاً تین روز بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا لیکن پھر کچھ مدت بعد فرمایا قربانی کا گوشت کھاؤ بھی اور چاہو تو آئندہ کے لئے اُسے محفوظ بھی کرلو۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے اپنی قربانی کے جانور کو ذبح فرمایا، پھر فرمایا اے ثوبان اسکا گوشت بنالو پھر میں آپ کی مدینہ تشریف آوری تک آپکو اسی گوشت کے ذخیرہ سے کھلاتا رہا۔

ذی الحجہ کا چاند نظر آنیکے بعد سر کے بال بنوانے اور ناخن ترشوانے کی ممانعت

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور

Marfat.com

تمہارا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو قربانی تک اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ ترشوایا کرو۔
حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا جسکے پاس قربانی کا جانور ہو تو اُسے چاہیئے کہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ ترشوائے

غیر اللہ کے نام پر قربانی نہ کرنے کا حکم

حضرت ابوالطفیلؓ کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت علیؓ سے عرض کیا کہ آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جسے حضرت رسول اللہؐ نے آپ کو پوشیدہ طور پر بتایا ہو فرمایا آپ نے لوگوں سے چھپا کر مجھے علیحدگی میں کوئی بات نہیں فرمائی لیکن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو کوئی غیر اللہ کے نام پر قربانی کرتا ہے اللہ اس پر لعنت بھیجتا ہے علیٰ ہذا جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر بھی خدا کی لعنت ہوتی ہے جو اپنے والدین پر لعنت بھیجتا ہے خدا اس پر بھی لعنت بھیجتا ہے اور جو راستہ بتانیوالے نشانات کو مٹاتا ہے اللہ اس پر بھی لعنت بھیجتا ہے۔

برتنوں کو ڈھانک دینے اور دروازوں کو بند کر دینے کا حکم

حضرت جابرؓ نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا شب کو برتن کو ڈھانپ دیا کرو۔ پانی کی مشک کا منہ بند کر دیا کرو۔ اور گھر کے دروازے بند کر دیا کرو اور روشنی بجھا دیا کرو اسطرح شیطان نہ مشک کے اندر داخل ہو سکے گا نہ بند دروازہ کھول سکے گا نہ برتن کھول سکے گا۔ اگر تمہیں کوئی ڈھکن نہ ملے تو برتن کے منہ پر لکڑی کا تختہ ہی رکھ کر اس پر اللہ کا نام پڑھ کر دم کر دیا کرو۔

حضرت جابرؓ ہی سے ایک اور روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اے لوگو اپنے برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو مشکیزہ کا منہ رسی سے

Marfat.com

باندھ دیا کرو کیونکہ سال بھر میں ایک رات وہ آتی ہے جس میں آسمان سے وبا نازل ہوتی ہے اور جب اُسے برتن پر سے جو کھلا رہ گیا ہو اور ایسی مشک پر سے جو بغیر بندھے رہ گئی ہو اسکا گذر ہوتا ہے تو یہ وبا اُن کھلے ہوئے برتنوں میں داخل ہو جاتی ہے۔

حضرت سالمؓ اپنے والد سے وہ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سوتے وقت جلتی ہوئی آگ اپنے مکان میں نہ چھوڑا کرو۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریمؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ اب تمہارے لئے یہاں نہ رات گذارنا ممکن ہوگا نہ تمہیں کھانا ملے گا۔ اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تمہارے لئے یہاں رات کو آرام کرنے کی سہولت میسر ہے اور اگر کھانے پر بھی اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تمہیں یہاں رات بسر کرنے اور رات کا کھانا کھانے کی سہولت بھی میسر ہے۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک کافر آنحضرتؐ کا مہمان ہوا آپ نے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا چنانچہ وہ دوہی گئی تو مہمان نے اسکا پورا دودھ پی لیا، پھر دوسری بکری دوہی گئی وہ اس کا بھی پورا دودھ پی گیا پھر سلسلہ وار تیسری سے ساتویں تک دوہی گئیں اور وہ سب کا پورا دودھ پی گیا، جب صبح ہوئی تو اُس نے اسلام قبول کر لیا۔ اسکے بعد آنحضرتؐ کے حکم سے ایک بکری کا دودھ نکالا گیا، نو مسلم نے وہ سب دودھ پی لیا پھر آپ نے دوسری بکری دوہنے کو فرمایا مگر وہ اسکا پورا دودھ نہ پی سکا اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مومن صرف ایک آنت سے پیتا ہے اسکے برخلاف کافر ساتوں آنتوں سے پیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ کو پیش کردہ کھانا پسند آتا تو نوش فرما لیتے اور ناپسند ہوتا تو نوش نہ فرماتے تھے۔

Marfat.com

حضرت ابوہریرہؓ ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی حضرت رسول اللہؐ کو کسی کھانے میں عیب نکالتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اگر آپ کو کوئی کھانا پسند ہوتا تو اُسے نوش فرما لیتے تھے اگر ناپسند ہوتا تو سکوت فرماتے تھے۔

ریشمی لباس کا حکم

حضرت سوید بن غفلہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے مقام جابیہ میں خطاب فرمایا جس میں ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول اللہؐ نے مردوں کو ریشمی لباس پہننے کی ممانعت فرمائی ہے صرف دو تین یا چار انگشت کی حد تک ضرورۃً استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مختصر لباس پر اکتفا کرنے کا بیان

حضرت ابوبردہؓ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے یمن کی بنی ہوئی ایک موٹی لنگی اور ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کر ہمیں دکھائی اور فرمایا میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ حضرت رسول اللہؐ کا وصال انہی دو کپڑوں میں ہوا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ کا گاؤ تکیہ جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے چمڑے کا تھا جسکے اندر درخت خرما کی چھال بھری ہوئی تھی۔

حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ کا بستر جس پر آپ آرام فرماتے تھے چمڑہ کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر شخص کے لئے ایک بستر، اسکی بیوی کے لئے ایک بستر اور مہمان کے لئے ایک بستر ہونا چاہیئے۔ اگر چوتھا بستر ہوا تو وہ شیطان کے لئے ہوگا۔

Marfat.com

متکبرانہ انداز سے طویل لباس کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنے کی ممانعت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص متکبرانہ انداز میں اپنے لمبے کپڑوں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے حق تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نظر اُٹھا کر نہ دیکھے گا۔

حضرت ابن عمرؓ سے ایک دوسری روایت ہے، کہ میں نے اپنے کانوں سے حضرت رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص اپنا لمبا تہبند زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلا اور اس سے اس کا مقصد اپنی بڑائی کا اظہار ہو تو حق تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نظر اُٹھا کر نہ دیکھے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی لمبی چادر میں لپٹا ہوا خود نمائی کے احساس کے ساتھ اکڑ کر چلے گا تو اللہ اسے زمین میں دھنسا دیگا حتیٰ کہ وہ قیامت تک اس میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسکے ہاتھ سے کھینچ کر زمین پر پھینک دی اور فرمایا تم میں جو شخص آگ کی چنگاری ہاتھ میں پکڑنا چاہتا ہو وہ انگلی میں سونے کی انگوٹھی پہنے آنحضرت ﷺ کے تشریف لیجانے کے بعد لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ اپنی انگشتری اُٹھالو تاکہ اس سے استفادہ کرسکو اس نے کہا خدا کی قسم ہے میں اس چیز کو ہرگز نہ اُٹھاؤں گا جسے رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے چاندی کی انگشتری بنوائی تھی جس پر کلمۂ "محمد رسول اللہ" کندہ کرایا تھا پھر صحابہؓ سے فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگشتری

Marfat.com

بنوا کر اس پر "محمد رسول اللہ" کندہ کرالیا ہے پس کوئی دوسرا شخص اپنی انگشتری پر کلمہ کندہ نہ کرائے

تصویر کشی کے متعلق اسلامی حکم

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے شدید عذاب تصویر بنانے والوں پر ہوگا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے دن اسے اس میں روح ڈالنے کے لئے کہا جائے گا مگر وہ اسمیں ہرگز روح نہ ڈال سکے گا۔

صرف آدھا سر مونڈھنے کی کراہت کا بیان

حضرت عمر ابن نافعؒ اپنے والد سے وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ عمر کہتے ہیں میں نے اپنے والد حضرت نافع سے دریافت کیا۔ کہ قزع کسے کہتے ہیں؛ فرمایا یہ کہ بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈھ دیا جائے اور کچھ پر بال چھوڑ دیئے جائیں۔

اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال ملا کر گوندھنے کا حکم

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری خاتون نے اپنی لڑکی کا عقد کر دیا پھر وہ لڑکی بیمار پڑ گئی جس سے اسکے سر کے بال جھڑ گئے وہ خاتون آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا داماد اپنی بیوی کو بلا رہا ہے کیا اجازت ہے کہ میں اسکے باقی بالوں میں دوسری عورت کے بال ملا کر گوندھ دوں؟ آپ نے فرمایا عورت کے بالوں میں دوسری عورت کے بال ملا کر گوندھنے پر خدا کی لعنت آئی ہے۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے عورتوں کو دوسری عورت کے

Marfat.com

بال اپنے بالوں میں ملاکر گوندھنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

عورتوں کے لباس کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ دوزخیوں کی دو قسمیں میرے دیکھنے میں آئیںؔ جنہیں میں نے پہلے نہ دیکھا تھا۔ میں نے ایک گروہ کو دیکھا کہ انکے ہاتھوں میں گاؤدم وضع کے کوڑے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مار رہے ہیں۔ دوسرے ایسی عورتوں کو دیکھا جو عریاں لباس والی تھیں دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود دوسروں کی طرف مائل ہونے والی تھیں اوران کے سر کے بالوں کے جوڑے اونٹوں کے کوہان کی طرح اوپر کو ابھرے ہوئے تھے یہ سب نہ جنت میں داخل ہونگی نہ ہی جنت کی بُو تک سونگھ سکیں گی، حالانکہ دوسروں کو جنت کی مہک بہت دور سے آئے گی۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ افضل و پسندیدہ یہ چار کلمات ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

ان کلمات میں سے جو کلمہ بھی پہلے پڑھو مضائقہ نہیں۔

دوسرے کے مکان کے اندر داخلہ کی اجازت لینے کا حکم

حضرت ابوبردہؓ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ حضرت عمرؓ بن خطاب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مکان کے باہر کھڑے رہ کر عرض کیا السلام علیکم عبداللہ بن قیس حاضر ہے مگر ان کو اندر بلانے کی آواز نہ آئی انہوں نے دوبارہ عرض کیا السلام علیکم اشعری حاضر ہے

ف غالباً یہ شب معراج کا واقعہ ہے۔ م

Marfat.com

یہ آوازیں دیں اور واپس جانے لگے تب حضرت عمرؓ نے حاضرین سے فرمایا۔ انہیں واپس بلاؤ انہیں واپس بلاؤ۔ حضرت ابو موسیٰ واپس آئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابو موسیٰ تم کیوں واپس ہو گئے میں کام میں مشغول تھا اسلئے جواب نہ دے سکا۔ عرض کیا میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ نو وارد شخص کو مکان کے اندر آنے کی تین مرتبہ اجازت طلب کرنی چاہیئے اگر اجازت ملے تو بہتر ہے ورنہ واپس چلے جانا چاہیئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس روایت پر گواہ پیش کرو ورنہ میں تم سے سختی سے پیش آؤں گا۔ یہ سنکر ابو موسیٰؓ واپس چلے گئے بعد میں حضرت عمرؓ نے حاضرین سے فرمایا اگر انہیں گواہ مل گیا تو تم انہیں رات کو منبر کے پاس دیکھو گے ورنہ یہاں نہ دیکھو گے۔ جب رات ہوئی تو لوگوں نے انہیں موجود پایا۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا اے ابو موسیٰ اب کیا کہتے ہو کیا تمہیں گواہ مل گئے۔ عرض کیا۔ ہاں حضرت ابی بن کعبؓ گواہ موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بے شک یہ معتبر گواہ ہیں پھر حضرت ابی بن کعبؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابو الطفیل یہ ابو موسیٰ کیا کہتے ہیں؟ عرض کیا اے ابن خطاب میں نے آنحضرتؐ کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سُنا ہے پس آپ صحابہ رسول اللہؐ پر تشدد نہ فرمایا کریں۔ فرمایا سبحان اللہ میرا تو صرف یہ مقصد تھا کہ میں نے تو ایک نئی بات سُنی تھی اسکی تصدیق و تحقیق کر لوں۔

دوسروں کے گھروں میں جھانکنے کے حرام ہونے کا بیان

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرتؐ کے دروازہ کے ایک سوراخ سے اندر جھانک رہا تھا اور آنحضرتؐ اپنے سر مبارک میں کنگھی فرما رہے تھے کہ یکایک آپ کی نظر اس شخص پر پڑ گئی تو اس سے فرمایا اگر مجھے خبر ہوتی کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو میں اسی کنگھی کو تمہاری آنکھوں میں چبھو دیتا۔ نیز فرمایا اسی نگاہ کی وجہ سے تو اندر آنے کے لئے اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کے گھروں میں انکی

Marfat.com

اجازت و اطلاع کے بغیر جھانکتا ہوا پایا جائے تو انہیں اسکی آنکھیں پھوڑ دینے کا حق ہے

غیر عورت کے پاس تنہائی میں قیام اور اسکے گھر آمدو رفت کی ممانعت

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کو کسی بیوہ عورت کے گھر پر ہرگز رات نہ گزارنی چاہیئے بجز اسکے کہ اسکا اس سے نکاح ہو گیا ہو یا وہ اسکی محرم[ف] ہو

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تم غیر عورتوں کے گھروں میں آمدو رفت سے اجتناب رکھو۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ دیور کے متعلق کیا فرماتے ہیں؛ فرمایا دیور تو موت[ف] ہے۔

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سعدؓ کا بیان ہے کہ دیور کا لفظ شوہر کے حقیقی بھائی نیز اسکے چچازاد، تایازاد اور علاتی برادر وغیرہ سب پر بولا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا، خبردار آج کے بعد کوئی شخص تنہا کسی ایسی عورت کے پاس ہرگز نہ جائے جس کا شوہر گھر پر موجود نہ ہو اِلّا یہ کہ اسکے ہمراہ دو آدمی اور ہوں۔

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے کا بیان

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرتؐ بیمار پڑتے تو حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوتے اور آپ پر یہ دعا پڑھ کر دم کرتے :-

بِسْمِ اللّٰہِ یُبْرِیْكَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ میں اللہ کے نام سے اپنی دعا کی ابتدا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو تندرست فرما دے اور آپ کو ہر مرض سے

ف محرم وہ کہلاتا ہے جس کا کسی عورت سے عقد شرعاً حرام ہو۔ م

ف یعنی اس سے بے حجابی و بے تکلفی موت کے برابر سخت اور ناموس کے لئے خطرہ ہے۔

Marfat.com

وَ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ شفا عطا فرمائے اور ہر حاسد کے حسد اور ہر نظر بد کے شر سے آپ کو محفوظ رکھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ نظر بد لگنا امر واقعہ ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ نظر بد لگنا ایک حقیقت ہے، اگر کوئی چیز تقدیر الٰہی پر بھی مقدم ہو سکتی تو وہ نظر بد ہوتی۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب کبھی آنحضرتؐ بیمار ہوتے تو معوذتین[1] پڑھکر خود پر دم فرماتے تھے اور جب آپ کو تکلیف شدید ہو جاتی تو میں یہی آیتیں پڑھ کر آپ پر دم کر دیا کرتی تھی اور دست مبارک کی برکت حاصل کرنے کیلئے آپکے ہاتھ کو پھیلایا کرتی تھی۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم میں سے ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں اسے جھاڑ دوں؛ فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو اُسے ضرور پہنچانا چاہئیے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کچھ صحابہ رسول اللہ سفر پر تھے کہ اُن کا گذر ایک عرب قبیلہ پر ہوا اصحابؓ نے اُن سے اپنی مہمانداری کی خواہش کی مگر اُنہوں نے انکار کر دیا اور پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا بھی ہے۔ کیونکہ ہمارے قبیلہ کے سردار کو کسی جانور نے ڈس لیا ہے؛ صحابہؓ میں سے ایک شخص نے کہا ہاں ہے پھر وہ سردار کے پاس گئے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا تو وہ اچھا ہو گیا اس نے انہیں اسکے صلہ میں ایک عدد بکری دینی چاہی تو اُنہوں نے یہ کہہ کر قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ جب تک میں اسکا ذکر نبی کریمؐ سے کر کے اجازت حاصل نہ کر لوں اسے قبول نہیں کر سکتا پھر اُنہوں نے آنحضرتؐ سے اس واقعے کا ذکر کیا اور عرض کیا میں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دی تھی آنحضرتؐ نے سن کر تبسم فرمایا اور فرمایا کیا تمہیں معلوم تھا

[1] معوذتین سے سورۃ فلق اور سورۃ ناس مراد ہے۔ م

Marfat.com

کہ سورہ فاتحہ موثر عمل ہے ؛ پھر فرمایا ان سے بکری قبول کرلو اور اسمیں میرا حصہ بھی رکھنا ۔
حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صؐ سے شکایت کی کہ جب سے وہ مسلمان ہوئے ہیں ان کے جسم میں درد رہتا ہے آپ نے فرمایا جس جگہ درد ہوتا ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھ لو اور تین مرتبہ بسم اللہ شریف اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ ۔ میں اپنی جسمانی تکلیف کے فتنہ سے حق تعالیٰ اور اسکی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اور اس سے اپنا بچاؤ چاہتا ہوں

حضرت جابر رضؓ نے حضرت رسول اللہؐ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ دُنیا میں ہر مرض کی دوا موجود ہے چنانچہ جب مرض پر دوا کا استعمال ہوتا ہے ۔ تو مریض اللہ کے حکم سے صحتیاب ہو جاتا ہے ۔

پچھنے لگوانے شہد استعمال کرنے یا آگ سے جھلسنے کا بیان

حضرت عاصم رضؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ ہمارے گھر تشریف لائے وہاں ایک صاحب پھوڑے کی تکلیف کی وجہ سے بے چین تھے آپ نے سوال کیا تمہیں کیا تکلیف ہے ؟ عرض کیا پھوڑے کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہوں فرمایا اے لڑکے جا کر پچھنے لگانے والے کو بلا لاؤ مریض نے پوچھا اے ابوعبداللہ حجام کو بلا کر آپ کیا کریں گے فرمایا میں پھوڑے میں نشتر لگوا دونگا اس نے عرض کیا واللہ اس پر مکھیاں بیٹھیں گی یا کپڑا چپکے گا جس سے مجھے اذیت پہنچے گی اور یہ امر مجھ پر شاق گزرے گا ۔ اس پر حضرت جابر رضؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی دوا میں بہتری ہے تو وہ ان تین چیزوں میں ہے ۔
آپریشن کرنیوالے نشتر میں یا شہد استعمال کرنے میں یا آگ سے جھلس دینے میں ۔ نیز

Marfat.com

فرمایا کہ میں وہ اغنے کے عمل کو پسند نہیں کرتا۔ راوی کہتے ہیں کہ لڑکا حجام (جراح) کو بلالایا جس نے اسکے پھوڑے کو نشتر لگا دیا۔ چنانچہ فوراً اسکی تکلیف رفع ہو گئی۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے آنحضرتؐ سے پچھنے لگوانے کی اجازت چاہی آپ نے ابوطیبہ کو فرمایا کہ انکے پچھنے لگادو۔

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ حضرت ام سلمیٰ کے رضاعی بھائی یا نابالغ لڑکے تھے نہیں صحابی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت ابی بن کعب کے پاس ایک طبیب کو بھیجا جس نے ان کی رگ کاٹ کر اسے داغ دیا۔ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخار کی شدت دراصل شعلۂ دوزخ کی گرمی ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ انکے پاس ایک عورت لائی گئی جسے تیز بخار چڑھا ہوا تھا آپنے پانی منگا کر اسکے سینہ پر چھڑک دیا اور کہا آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ وہ دراصل دوزخ کی تپش ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دانۂ سیاہ میں موت کے سوا ہر مرض کی شفا ہے۔ اور دانۂ سیاہ (کلونجی) کو کہا جاتا ہے۔

بدشگونی اور فالِ نیک کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اسلام میں مرض بدفالی صفر[ف] اور ہامہ[ف] کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ اس پر ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس اونٹ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو ریگستان میں صحتمند ہرن کی طرح دوڑتا پھرتا ہے پھر ایک خارشتی اونٹ وہاں آتا ہے جسکے ساتھ رہنے سے اس تندرست اونٹ کو بھی خارش لگ جاتی ہے۔

ف زمانۂ جاہلیت کے عربوں کا عقیدہ تھا کہ ہر انسان کے پیٹ میں ایک سانپ ہوتا ہے جب کسے بھوک لگتی ہے تو وہ اسے ڈس لیتا ہے اسے صفر کہتے ہیں۔

ف نیز انکا یہ عقیدہ تھا کہ جس مقتول کے خون کا بدلہ نہ لیا گیا ہو اسکی روح الو بنکر اپنی قبر پر بیٹھ کر کہتی ہے مجھے پانی پلاؤ، مجھے پانی پلاؤ جب قاتل سے اسکا بدلہ لے لیا جاتا ہے تب وہ الو وہاں سے غائب ہو جاتا ہے اسے ہامہ کہتے ہیں۔ م

Marfat.com

آپ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو اس سے پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی ہوگی؟

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بدشگونی اور بدفالی کی کوئی اصلیت نہیں اگر ہے تو اسکا بہتر حصہ نیک فال ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ نیک فال کیا ہے؛ فرمایا یہ کہ تم غیر متوقع طور پر کسی سے یکایک کوئی اچھی خبر سنو تو اُسے فال نیک کہا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ نحوست اور بدشگونی ممکنہ طور پر مکان، عورت اور گھوڑے میں ہوسکتی ہے۔

انہی صحابی سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اسلام میں نہ چھوت چھات اور امراض متعدی کی کوئی اصلیت ہے نہ پرندوں سے فال لینے اور بدشگونی کیؑ البتہ نحوست و بدشگونی اگر ہوتی تو عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔

جذامی سے دُور بھاگنے کا حکم

حضرت عمرو بن شریدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو ثقیف کا وفد جب حاضر خدمت ہوا تو اس میں ایک جذامی شخص بھی تھا پس آنحضرتؐ نے اسکے پاس پیغام بھجوا دیا کہ ہم نے غائبانہ تمہاری بیعت لے لی ہے پس تم وہیں سے لوٹ جاؤ۔

فن کہانت (غیب دانی) کا بیان

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ کاہن (غیب دانی کے مدعی) ہمیں کچھ خبریں بتایا کرتے تھے جنہیں ہم بعد کو صحیح پاتے تھے۔ فرمایا یہ کہانت وہ

ف پرندوں سے فال جیسے کوے کی آواز مہمان کی آمد۔ اُلو کی آواز نحوست کے لئے عوام میں مشہور رہے۔ م

Marfat.com

صحیح آسمانی بات ہوتی ہے جسے کوئی جن آسمان سے اُچک لیتا ہے۔ پھر اسے اپنے دوستوں کو سناتا اور مزید برآں اس میں اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر بیان کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، کہ مجھے ایک انصاری صحابیؓ نے اطلاع دی کہ ہم ایک شب کو آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آسمان پر ایک ستارہ ٹوٹا جسکی روشنی پھیل گئی اس پر آنحضرتؐ نے ہم سے دریافت کیا کہ زمانۂ جاہلیت میں ایسے ستاروں کے ٹوٹنے پر تم لوگ کیا کہا کرتے تھے؛ عرض کیا صحیح حقیقت تو اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں لیکن ہم کہا کرتے تھے کہ شاید آج دنیا میں کوئی بڑی شخصیت پیدا ہوئی ہے یا کوئی بڑا آدمی فوت ہو گیا ہے تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ ستارے کسی کی ولادت یا موت پر نہیں ٹوٹتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ کسی امر کا فیصلہ فرماتا ہے تو حاملینِ عرش سبحان اللہ کہتے ہیں پھر ساتویں آسمان والے سبحان اللہ کہتے ہیں حتیٰ کہ یہی سلسلہ اس دنیاوی آسمان تک پہنچتا ہے۔ پھر عرش کے مقربین حاملینِ عرش سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا امر فرمایا ہے؛ وہ انہیں اس امرِ ربانی سے مطلع کر دیتے ہیں پھر اسی طرح خبر کا یہ سلسلہ ایک آسمان والوں سے دوسرے آسمان والوں تک پہنچتے پہنچتے سب سے نیچے کے آسمان تک پہنچتا ہے جسے جن کنسوئے لیکر اُچک لیتے ہیں، پھر وہ یہ خبر اپنے دوستوں تک پہنچاتے ہیں اس میں جتنی بات وہ صحیح بیان کرتے ہیں وہ اصل ہوتی ہے باقی وہ اپنی طرف سے اس میں جھوٹ ملا کر اور بڑھا چڑھا کر بیان کر دیتے ہیں۔

قیافہ شناس کے پاس جانے کا حکم

حضرت صفیہؓ ایک دوسری زوجۂ مطہرۂ نبی کریمؐ سے روایت کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قیافہ شناس کے پاس جا کر اس سے سوالات کرتا ہے اسکی چالیس رات کی نمازیں

Marfat.com

قبول نہیں ہوتیں۔

سانپوں کو ہلاک کرڈالنے کا حکم

حضرت سالم رض اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ؐ کو کتوں کو ہلاک کر ڈالنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے آنحضرت ؐ کا ارشاد ہے کہ سانپوں اور کتوں کو ہلاک کر دیا کرو۔ خاصکر پشت پر دھاری والے سانپ اور چھوٹے زہریلے سانپ کو ضرور ہلاک کر دیا کرو۔ کیونکہ یہ دونوں اپنی زہریلی نگاہوں کی تیز شعاعوں سے انسانی آنکھوں کی بصارت زائل کر دیتے ہیں اور یہ حاملہ عورتوں کا حمل تک ساقط کر دیتے ہیں۔

سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض نے فرمایا ہے کہ اسکے بعد سے میں کسی سانپ کو دیکھ لیتا تو اسے ہلاک کئے بغیر نہ چھوڑتا تھا۔ ایک روز میں گھر میں رہنے والے سانپ پر حملہ کر رہا تھا کہ ادھر سے حضرت زید بن خطاب رض یا ابو لبابہ رض کا گزر ہوا تو انہوں نے کہا اے ابو عبداللہ اس سے ہاتھ روک لو میں نے کہا کہ آنحضرت ؐ نے سانپوں کو ہلاک کر ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ؐ نے گھروں میں پائے جانے والے سانپوں کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت نافع رض سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رض ہر قسم کے سانپوں کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ ہم سے ابو لبابہ بن عبدالمنذر بدری رض نے بیان کیا کہ آنحضرت ؐ نے گھر کے سانپوں کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسوقت سے وہ ان کو ہلاک کرنے سے رک گئے تھے۔

حضرت ابو سائب رض سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو سعید خدری رض سے ملنے ان کے مکان پر گیا دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے میں نماز ختم ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا اس اثناء میں میں نے گھر کے ایک کونہ میں کھجوروں کے گچھے میں سے کچھ سرسراہٹ سنی مڑ کر دیکھا تو سانپ تھا۔ میں اسے مارنے کو دوڑا تو حضرت ابو سعید خدری رض نے اشارہ سے مجھے بیٹھ جانے کو کہا پس میں بیٹھ گیا جب سانپ

Marfat.com

چلا گیا تو انہوں نے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا ہاں فرمایا اس میں ہمارا ایک نوشادی شدہ نوجوان رہا کرتا تھا جب ہم آنحضرتؐ کی ہمراہ غزوۂ خندق میں شرکت کیلئے روانہ ہوئے تو یہ نوجوان آنحضرتؐ سے نصف دن سے گھر جانے کی اجازت لے لیا کرتا تھا ایک دن اس نے حسبِ معمول اجازت چاہی تو آنحضرتؐ نے فرمایا اپنے ساتھ اپنا ہتھیار بھی لیتے جانا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہیں تم پر راہ میں بنو قریظہ حملہ نہ کر دیں چنانچہ اُس نے اپنے ہتھیار ساتھ لے لئے گھر پہنچا تو بیوی کو گھر کے دروازہ پر کھڑا ہوا پایا اس نے غیرت کی بنا پر بیوی کو نیزہ سے کچوکنا چاہا تو بیوی نے کہا ذرا تھم جاؤ پہلے گھر کے اندر جا کر دیکھ لو کہ میں کس وجہ سے باہر نکلنے پر مجبور ہوئی ہوں اس نے اندر جا کر دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ کمرہ میں بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا ہے اس نے فوراً اسے نیزہ میں پرو لیا اور باہر آکر نیزہ کو گھر کے صحن میں گاڑ دیا پس سانپ نے فوراً ہی اُچھل کر اُسے ڈس لیا پھر معلوم نہ ہو سکا کہ سانپ پہلے مرا یا وہ نوجوان۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا کہ اللہ سے دُعا کیجئے کہ وہ اس نوجوان کو زندہ کر دے، آپ نے فرمایا اپنے ساتھی کے لئے مغفرت کی دُعا کرو پھر فرمایا کہ مدینہ میں کچھ جن (بصورت سانپ) آباد ہیں، جو اسلام لے آئے ہیں اگر تم ان میں سے کوئی سانپ دیکھو تو اُسے تین دن تک وہاں سے چلے جانے کی تنبیہ کرتے رہو پھر اسکے بعد بھی وہ سانپ نظر آئے تو اُسے مار ڈالو۔ کیونکہ وہ بلاشبہ شیطان ہے۔

انہی صحابیؓ سے ایک دوسری روایت میں اس طرح منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بعض گھروں میں سانپ رہتے ہیں پس اگر تمہیں کوئی سانپ نظر آئے تو اُسے تین مرتبہ خطرہ سے بچنے کی تنبیہ کر دیا کرو اگر وہ وہاں سے چلا جائے تو بہتر ہے ورنہ اُسے ہلاک کر ڈالو کیونکہ وہ کافر ہے۔

پھر حاضرین سے فرمایا۔ جاؤ اپنے ساتھی کا کفن دفن کر دو۔

Marfat.com

چھپکلی کو ہلاک کرنا مستحب ہے

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے چھپکلی کو ہلاک کر دینے کا حکم دیا اور اُسے آپ نے چھوٹے چوہے کا نام دیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جس نے چھپکلی کو پہلی ہی مار میں ہلاک کر دیا اسکے حساب میں سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ دوسری مار میں ہلاک کرنے سے اس سے کم اور تیسری مار میں ہلاک کرنے سے اس سے بھی کم لکھی جائیں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک عورت نے ایک بلی کو اک جگہ بند کر دیا تھا حتیٰ کہ وہ اسی قید میں مرگئی پھر اس نے اسے اسی جگہ آگ سے جلا ڈالا۔ اُسے بند کرنے کے بعد نہ کچھ کھلایا پلایا نہ باہر چھوڑا کہ وہ خود اپنی غذا پرندوں وغیرہ سے حاصل کر لیتی اس جرم پر اس عورت پر خدا کا عذاب نازل ہوا۔

لونڈی اور غلام کو پکارنے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اپنی لونڈی اور غلام کو میرا بندہ اور میری باندی کہہ کر نہ پکارنا چاہیئے کیونکہ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں اللہ کی باندیاں ہیں بلکہ انہیں میرا غلام اور میری لونڈی یا میرا بچہ اور میری بچی کہہ کر پکارنا چاہیئے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ غلام کو اپنے آقا کو میرے مولیٰ نہ کہنا چاہیئے کیونکہ تم سب کا مولیٰ صرف حق تعالیٰ ہی ہے۔

Marfat.com

نردشیر کھیلنے کا حکم

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے نردول سے کھیلا گویا اُس نے اپنی انگلیوں کو سور کے گوشت اور خون میں بھر لیا۔

خواب دیکھنے کا بیان

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اچھے خواب حق تعالیٰ کی طرف سے اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں پس اگر کوئی شخص مکروہ خواب دیکھے تو اُسے شیطان سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیئے اور اپنے دائیں جانب دم کر دینا چاہیئے۔ پھر اسے شیطان کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا نیز ایسے خواب کو کسی سے بیان نہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر کسی نے کوئی اچھا خواب دیکھا تو اُسے خوش ہونا چاہیئے اور اسے اپنے مخلص و ہمدرد دوست کے سوا کسی اور سے نہ بیان کرنا چاہیئے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو اسے چاہیئے کہ تین مرتبہ اپنے دائیں جانب تھوک دے اور تین مرتبہ شیطان سے خدا کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر پہلے سو رہا ہو اُسے بدل دے۔

والدین سے حسن سلوک کا حکم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ کون سی ہستی سب سے زیادہ اچھی صحبت و ہمنشینی کے لائق ہے فرمایا تمہاری ماں، پھر فرمایا تمہاری ماں

ؒ ایران کے کسی بادشاہ کا ایجاد کردہ ایک کھیل ہے بلیرڈ ڈمنو کے مشابہ۔ م

Marfat.com

پھر فرمایا تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ، ان کے بعد پھر جو تمہارا زیادہ قریبی رشتہ دار ہو پھر جو اسکے بعد تمہارے قریب ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں، عرض کیا ہاں فرمایا پس اُن کی خدمت کرنا ہی تمہارا جہاد ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے یکایک تین مرتبہ یہ جملہ ادا فرمایا۔ وہ ذلیل ہوا۔ وہ ذلیل ہوا۔ وہ ذلیل ہوا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ۔ کون؟ فرمایا جس نے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا لیکن وہ جنت میں داخل نہ ہو سکا[1]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بھلائی اور حسنِ سلوک یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوست سے برابر بھلائی سے پیش آتا رہے۔

نیکی وگناہ کی تعریف

حضرت نواس بن سمعان انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے سوال کیا۔ کہ نیکی اور گناہ کی تعریف کیا ہے؟ فرمایا نیکی بہترین کردار کو کہتے ہیں اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اپنے اس عمل کو لوگوں پر ظاہر کرنا چاہو۔

صلۂ رحمی[2] کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ جب مخلوق کو پیدا فرما چکا تو رحم نے کھڑے ہو کر عرض کیا جذبۂ شفقت و مہربانی کو منقطع کرنے سے تیری پناہ مانگنے والے

---

[1] یعنی اس نے اُن کی خدمت نہ کی کہ داخلِ جنت ہو جاتا۔ م

[2] اعزہ سے حسنِ سلوک ہمدردی اور اُن کے حقوق کی ادائی کو صلۂ رحمی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

کا یہی مقام ہے؛ فرمایا۔ ہاں کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے باقی رکھا میں بھی اس سے تعلق باقی رکھوں گا اور جس نے تجھے منقطع کر دیا میں بھی اس سے اپنا تعلق منقطع کر لوں؛ اس نے عرض کیا بیشک یہ صحیح ہے فرمایا تیرے لئے میرا یہی فیصلہ ہے۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا تم چاہو تو درج ذیل آیت پڑھ لو۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝

پس اگر ہم تمہیں حاکم بنا دیں تو کیا تم زمین میں فتنہ و فساد پھیلاؤ گے اور قطع رحمی کرو گے؛ جو لوگ ایسا کرینگے ان پر اللہ کی لعنت و پھٹکار ہوگی اور وہ انہیں بہرا اور اندھا بنا دے گا کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں ہی تالے پڑ گئے ہیں؟

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ رحم (جذبہ شفقت و حسن سلوک) عرش پر معلق ہے اور کہتا ہے کہ جس نے مجھے جوڑا اللہ کی رحمت بھی اس سے وابستہ رہے گی اور جس نے مجھے قطع کر دیا اللہ بھی اس سے قطع تعلق فرمائے گا۔

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا۔ قطع رحم کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے رزق میں وسعت اور عمر میں درازی چاہے اسے صلہ رحمی اختیار کرنی چاہیئے۔

باہم حسد و بغض رکھنے کی ممانعت کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے آپس میں حسد نہ رکھو نہ ایک دوسرے

Marfat.com

کے عیبوں کی جستجو اور کرید کرو نہ باہم بغض و عداوت رکھو نہ باہم مخالفت کی وجہ سے تعلقات منقطع کرو نہ کسی کے خرید کردہ سامان پر زیادہ قیمت لگا کر فروخت کرنے والے کو بھٹکاؤ بلکہ باہم سب کے سب اللہ کے صالح بندے اور باہم بھائی بھائی بنے رہو ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے نہ کوئی اپنے مسلمان بھائی پر ظلم کرے نہ اُسے ذلیل و رسوا کرے نہ اُسکی تحقیر کرے پھر اپنے سینہ کی طرف تین مرتبہ اشارہ کر کے فرمایا تقویٰ و پرہیزگاری کا مقام یہاں ہے کسی شخص کی یہی برائی بہت بڑی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ۔ ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان بھائی پر حرام ہے ۔

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں بس ان دنوں میں ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جس نے کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرایا ہو لیکن اس شخص کی بخشش نہیں ہوتی جس کے دل میں اپنے کسی مسلمان بھائی کی طرف سے کینہ اور بغض ہو پس خدا کا ملائکہ کو حکم ہوتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان کوشش کر کے دیکھو تا کہ یہ باہم صلح صفائی کر لیں ۔ آپؐ نے تین مرتبہ یہی جملہ دہرایا ۔

خالصاً للہ محبت رکھنے کی فضیلت کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ خالص میرے جلال و عظمت کے تعلق سے باہم محبت و الفت رکھنے والے کہاں ہیں کہ میں انہیں اپنے سایہ میں ڈھانپ لوں اسلئے کہ آج میرے سایہ کے سوا کسی اور سایہ میں کسی کو پناہ نہ مل سکے گی ۔

بیمار کی عیادت کرنے کی فضیلت کا بیان

حضرت ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہؐ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی مزاج پرسی

Marfat.com

کرتا ہے گویا وہ اسکے پاس سے واپس ہونے تک جنت کے پھلوں سے متمتع ہوتا رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا، اے ابن آدم میں بیمار ہوا مگر تو نے میری عیادت نہ کی؛ عرض کرے گا کہ اے پروردگار میں تیری عیادت کیسے کرتا تو تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ارشاد ہوگا کیا تجھے خبر نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوگیا تھا مگر تو اسکی مزاج پرسی کو نہیں گیا تھا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر اسکی مزاج پرسی کو جاتا تو مجھے اسکے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا؛ وہ عرض کرے گا اے پروردگار میں تجھے کیسے کھانا کھلا سکتا تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ ارشاد ہوگا تجھے یاد نہیں کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اسے کھانا نہ کھلایا تھا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلا دیتا تو آج میرے پاس سے اسکا نعم البدل پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے پینے کا پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے نہ پلایا وہ عرض کرے گا کہ اے پروردگار میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ارشاد ہوگا تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پینے کا پانی مانگا تھا مگر تو نے اسے نہیں پلایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو آج میرے پاس سے اسکا نعم البدل پاتا۔

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس مسلمان کو کسی بیماری یا کسی اور حادثہ کی وجہ سے کوئی اذیت پہنچتی ہے۔ حق تعالےٰ اسکے گناہ اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح درختوں کے پتے جھڑتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کسی مسلمان کے کانٹا یا اور کوئی چیز چبھ جاتی ہے تو حق تعالےٰ یا تو اسکے گناہوں میں سے ایک گناہ کم کر دیتا ہے یا اسکی نیکیوں میں ایک نیکی کا اضافہ فرما دیتا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

Marfat.com

مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِہٖ جو شخص کوئی ادنیٰ برائی بھی کرے گا اُسے اسکی سزا دیجائیگی تو مسلمانوں پر اس کا شدید ردِ عمل ہوا۔ اس پر آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ میانہ روی اور راہ راست اختیار کرو۔ حق تعالیٰ نے مسلمانوں پر نازل ہونے والی ہر معمولی سے معمولی مصیبت کا کفارہ رکھ دیا ہے۔ اور ایک کانٹا تک بھی جو اُن کے پیر میں چبھ جائے اسکا بھی نعم البدل ملے گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ حضرت ام سائب یا ام المسیبؓ کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا اے اُم سائب یا ام مسیب تم کیوں کانپ رہی ہو عرض کیا مجھے بخار ہے خدا اسے غارت کرے۔ آپ نے فرمایا بخار کو مت کوسو کیونکہ وہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو بھسم کر دیتا ہے جس طرح زنگ لوہے کو کھا جاتا ہے۔

ظلم کے حرام ہونے کا بیان

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے حق تعالےٰ سے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم کرنے کو حرام کرلیا ہے اور تم پر بھی اسے حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو بجز اسکے جسے میں نے نیکی کی راہ دکھائی پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو بجز اسکے جسے میں کھلادوں پس تم مجھ سے ہی کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا اے میرے بندو تم سب ننگے ہو بجز اسکے جسے میں پہنا دوں پس تم مجھ سے ہی لباس مانگو میں تمہیں لباس عطا کروں گا۔ اے میرے بندو تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمہارے تمام گناہ معاف کرتا رہتا ہوں پس تم مجھ سے ہی مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو نہ تم مجھے کچھ نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان۔ اے میرے بندو تم میں کا سب سے پہلا اور سب سے آخری شخص بلکہ پورے انسان اور جن کسی ایک متقی ہستی میں جمع ہو جائیں تو یہ سب مل کر بھی میرے ملک میں ذرہ برابر کسی چیز کا اضافہ نہیں کرسکتے۔

Marfat.com

اے میرے بندو اگر تم میں کا سب سے پہلا اور سب سے آخری شخص اور تمام انسان اور جن تم میں کے سب سے فاسق و فاجر شخص میں جمع ہو جائیں تو یہ سب مل کر بھی میرے ملک میں ذرہ برابر کسی چیز کی کمی نہیں کر سکتے۔

اے میرے بندو، اگر تمہارا سب سے پہلا اور سب سے آخری شخص اور سب انسان اور جن ایک وسیع میدان میں جمع ہو کر مجھ سے اپنی اپنی مرادیں مانگیں اور میں سب کو اسکی مراد عطا کر دوں تو اس سے میرے خزانوں میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آئے گی بجز اسکے جسقدر سوئی دریا میں گرجانے سے کمی آسکتی ہے

اے میرے بندو میں تمہارے تمام اعمال کا احاطہ کرتا ہوں پھر تمہیں اسکا بدلہ دیتا ہوں پس جس کا انجام بہتر ہوا سے خدا کی حمد و ثنا کرنی چاہیئے اور جس کا انجام اسکے برعکس ہو اُسے اپنے آپکے سوا کسی کو ہدفِ ملامت نہ بنانا چاہیئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رض سے روایت ہے، کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا اے لوگو ظلم کرنے سے بچو کیونکہ وہ قیامت کے دن تمہارے لئے تاریکی ثابت ہوگا۔ اور بخل و حرص سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلوں کو تباہ و برباد کر ڈالا تھا۔ اس بُری خصلت نے انہیں اس پر اُبھارا کہ انہوں نے ایک دوسرے کے خون بہا دیئے اور ان کی عزتوں کو لوٹ لیا۔

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے کہ سب مُسلمان بھائی بھائی ہیں اسلئے نہ کسی کو کسی پر ظلم کرنا چاہیئے نہ کسی کو ہلاک کرنا چاہیئے جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کی دھن میں رہتا ہے حق تعالیٰ اسکی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کوئی مصیبت دُور کریگا حق تعالیٰ قیامت کے دن اُس پر آنیوالی مصیبت کو رفع فرمائیگا، اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کریگا، حق تعالےٰ قیامت کے دن اسکی پردہ پوشی فرمائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے، کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ حاضرین نے عرض کیا مفلس وہ ہے جسکے پاس نہ پیسے ہوں نہ کچھ سامان ہو۔ آپ نے فرمایا

Marfat.com

میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن اپنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر حاضر ہو اور ان کے ساتھ یہ بری خصلتیں بھی لے کر حاضر ہو کہ اُسے برا بھلا کہا۔ اس پر تہمت لگائی۔ اسکا مال ناجائز طور پر ہضم کرلیا۔ اس کا خون بہا دیا۔ اُسے مارا پیٹا۔ پس اسکی مذکورہ نیکیوں میں سے ان لوگوں میں سے کسی کو کچھ نیکیاں اور کسی کو کچھ نیکیاں تقسیم کردی جائینگی پھر بھی اسکے ذمہ کے تمام مطالبات پورے نہ ہوسکے اور اسکی سب نیکیاں ختم ہوگئیں تو اسکے فریق مقابل کے گناہ اسکے نامۂ اعمال میں درج کردیئے جائینگے اور اُسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تمہیں قیامت کے دن اہلِ حقوق کے حقوق ادا کرنے پڑینگے۔ یہاں تک کہ اُسدن سینگ والی بکری سے (جس نے دوسری بکری کا سینگ توڑ دیا ہوگا) سینگ ٹوٹی بکری تک کا بدلہ لیا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالےٰ ظالم کو پہلے مہلت دیتا ہے، پھر جب اسکی گرفت کرتا ہے تو وہ اسکے پنجہ سے چھٹکارا نہیں پاتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ○	جب کسی ظالم بستی پر خدا کی گرفت ہوتی ہے تو وہ ایسی ہی سخت ہوتی ہے۔ یقیناً خدا کی گرفت بہت دردناک اور بہت شدید ہوتی ہے۔

ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کا حکم

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ دو لڑکوں میں باہم جھگڑا ہوگیا۔ ایک مہاجر تھا دوسرا انصاری پس اس مہاجر یا اسکے ساتھیوں نے آواز لگائی۔ اے مہاجرو میری مدد کو دوڑو۔ اسی طرح انصاری نے پکارا اے انصار میری مدد کو آؤ یہ سنکر آنحضرتؐ باہر نکل آئے اور فرمایا یہ کیا جاہلیت کی پکاریں ہیں

Marfat.com

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ دو لڑکے باہم لڑ پڑے اور ایک نے دوسرے کو لاتوں اور گھونسوں سے خوب مارا فرمایا مضائقہ نہیں۔ حاضرین کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کی مدد کریں خواہ وہ ظالم ہو کہ مظلوم، اگر وہ ظالم ہے تو اُسے ظلم کرنے سے روکیں کہ یہی اسکی مدد ہے۔ اگر مظلوم ہے تو اس پر ظلم کی روک تھام کے ذریعے اسکی مدد کریں۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہر مومن دوسرے مومن بھائی سے اس طرح متعلق و مربوط ہوتا ہے جس طرح عمارت کہ اسکی ہر اینٹ دوسری اینٹ کو حمایت اور مستحکم بناتی ہے۔

معاف کر دینے اور عاجزی اختیار کرنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ صدقہ کرنے سے مال میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اور جو شخص دوسرے کی غلطی کو معاف کر دیتا ہے حق تعالیٰ اسکی عزت کو بڑھاتا ہے اور جو شخص خدا کے لئے عجز و انکساری اختیار کرتا ہے حق تعالیٰ اسکے مراتب بلند فرما دیتا ہے۔

حضرت عیاض مجاشعیؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ ایک روز ہمیں وعظ فرمانے کھڑے ہوئے جس میں ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ تواضع اور انکساری اختیار کرو حتیٰ کہ تم میں سے کوئی دوسرے کے مقابلہ میں تفاخر نہ کرے نہ کسی پر ظلم و زیادتی کرے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ عزت میری تہبند اور کبریائی میری چادر ہے اگر کسی نے ان دونوں میں میرا مقابلہ کیا تو میں اس پر سخت عذاب نازل کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ بعض

Marfat.com

شوقین آدمی یہ چاہتے ہیں کہ اُن کے کپڑے جوتے بڑھیا ہوں (کیا یہ بھی داخل تکبر ہے؟) فرمایا حق تعالیٰ خود صاحب جمال ہے اور وہ جمالیات کو پسند فرماتا ہے۔ مگر حق بات سے رُگردانی اور اسے ٹھکرا دینا تکبر ہے۔

خدا کی رحمت سے مایوسی کی ممانعت

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ واللہ حق تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہ کرے گا اسکے جواب میں حق تعالیٰ نے فرمایا کون شخص ہے جو میری قسم کھا کر کہہ سکے کہ میں فلاں شخص کی مغفرت نہ کروں گا۔ میں نے اس شخص کو بخش دیا اور تیرے تمام اعمال حسنہ ضائع کر دیئے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص کہتا ہے کہ لوگ تباہ ہو جائیں تو وہ اُن سے زیادہ برباد ہوگا۔

غیبت کے حرام ہونے کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تمہیں کچھ معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کو اسکے پس پشت ان کلمات سے یاد کرنا جنہیں سُنکر وہ بھائی بُرا مانے۔ عرض کیا کہ اگر میں وہ بات بیان کروں جو اس بھائی میں واقعی موجود ہے تو اسکے متعلق حضور کا کیا خیال ہے؟ فرمایا اگر واقعی اس میں وہ بات موجود ہے جو تو نے بیان کی تو تو نے اس کی غیبت کی۔ اور اگر اس میں وہ نہیں ہے تو تو نے اس پر تہمت لگائی۔

Marfat.com

چغلخوری کے حرام ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں غضہ کیا چیز ہے؛ وہ چغل خوری ہے جو لوگوں میں بری باتیں پھیلاتی ہے۔

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ان تک خبر پہنچی کہ ایک شخص چغلی کھانے کا عادی ہے انہوں نے فرمایا میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ چغلخور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

دوغلے پن کے حرام ہونے کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ دوغلا شخص سب سے بُرا آدمی ہے جو کچھ لوگوں سے ایک طرف اور دوسروں سے دوسری طرف لگائی بجھائی کرتا رہتا ہے۔

جھوٹ کے حرام ہونے اور مصلحۃً کسی حد تک اسکے جواز کا بیان

حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص لوگوں میں مصالحت کرانے اور ان میں بھلائی پھیلانے کے لئے مصلحۃً جھوٹ بولے یا انکی بھلائی کے لئے چغلخوری کرے وہ جھوٹا نہ کہلائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم پر سچ بولنا لازم ہے اسلئے کہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔

جب تک کوئی شخص سچ بولتا اور سچائی کو ترجیح دیتا رہتا ہے، تو اللہ کے یہاں اس کا نام صدیقوں کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ خبردار تم جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ جھوٹ انسان کو فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور اسے دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جب تک

Marfat.com

کوئی شخص جھوٹ بولتا اور جھوٹ کو ترجیح دیتا رہتا ہے۔ اللہ کے یہاں اس کا نام بہت جھوٹ بولنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔

منہ پر تھپڑ مارنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا اپنے مسلمان بھائی سے جھگڑا ہو جائے تو اسے دوسرے کے منہ پر تھپڑ مارنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

لوگوں کو ناحق اذیت پہنچانے کا حکم

حضرت عروہ بن ہشام بن حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ ان کا ملک شام میں کچھ لوگوں پر گذر ہوا جنہیں دھوپ میں کھڑا کر کے ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا جا رہا تھا، آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ خراج ادا نہ کرنے کی بنا پر انہیں یہ سزا دی جا رہی ہے۔ فرمایا میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حق تعالےٰ قیامت کے دن ان لوگوں پر عذاب نازل کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو اذیت پہنچاتے ہیں۔

لوگوں سے نرم برتاؤ کا بیان

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جو شخص نرم برتاؤ اور مہربانی کرنے کی صفت سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ یقیناً حق تعالیٰ نرمی و مہربانی فرمانے والا ہے وہ نرمی کو پسند فرماتا اور دوسروں سے نرمی کرنے پر بہت زیادہ اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور تشدد و سنگدلی اور خشونت پر ثواب عطا نہیں فرماتا۔

Marfat.com

حضرت عائشہ رضؓ سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا جس امر میں نرمی اختیار کی جائے گی وہ اسے اچھا بنا دے گی اور جس میں نرمی نہ ہو گی وہ اسے معیوب بنا دے گی۔

امام مسلمؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن شریحؓ نے مزید یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ ایک منہ زور ایک اڑیل اونٹ پر سوار ہوئیں جو آگے نہ بڑھتا تھا وہ اسے جھڑک رہی ہیں اور لکڑی سے کوچ رہی تھیں کہ آنحضرت ؐ نے یہ دیکھ کر فرمایا اے عائشہ اس پر نرمی کرو۔

جانوروں پر لعن طعن کرنے کی ممانعت

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ ایک سفر پر جا رہے تھے آپ کی ہم سفر ایک انصاری خاتون اونٹنی پر سوار تھیں اس سے تنگ ہو کر اس پر لعنت بھیجی جسے حضرت رسول اللہ ؐ نے سن لیا اور فرمایا اس اونٹنی پر سے سامان اتار لو اور اسے آزاد چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہو چکی حضرت عمرانؓ فرماتے ہیں اسکے بعد میں اس اونٹنی کو لوگوں میں چلتے پھرتے دیکھتا تھا مگر کوئی شخص اس سے کچھ تعرض نہ کرتا تھا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ؐ نے فرمایا جس اونٹنی پر لعنت کی گئی ہو وہ ہمارے ساتھ نہ رہے ف

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا کسی اچھے آدمی کو کسی پر لعنت نہ کرنی چاہیئے

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لعنت کرنیوالوں کو نہ دوسروں کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔ نہ دوسروں پر ان کی گواہی قبول کی جائے گی۔

غنڈے اور بدمعاش سے نرمی کا برتاؤ کرنیکا بیان

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ؐ کی خدمت میں حاضری کی اجازت

ف یہ لعنت کرنے والے کے لئے تنبیہ تھی کہ اب وہ بغیر اونٹنی سامان سر پر رکھ کر پیدل سفر کرے۔ م

Marfat.com

چاہی آپؐ نے فرمایا اسے اندر آنے کی اجازت دے دو یہ اپنے قبیلہ کا بدترین شخص ہے۔ جب وہ حاضرِ خدمت ہوا تو اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ پہلے آپ نے اسکے متعلق سخت بات فرمائی، پھر اس سے نرم گفتگو فرمائی۔ فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جس سے لوگ دنیا میں اسکے غنڈے پن کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لیے اس سے ترک تعلقات پر مجبور ہو جائیں۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے مجھے فرمایا ہے کہ کسی ادنیٰ بھلائی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ تم نے اپنے کسی بھائی سے صرف خندہ روئی سے پیش آنے کی ہی بھلائی کی ہو۔

صلحاء کی صحبت میں حاضری کا مستحب ہونا

حضرت ابوموسیٰ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا نیک ہمنشین اور برے ہمنشین کی کی مثال مشک رکھنے والے اور لوہار کی بھٹی کو دھونکنے والے کی مانند ہے اپس مشک رکھنے والا یا تو تجھے مشک کا ہدیہ پیش کرے گا یا تو اسے اس سے خرید لے گا یا کم از کم تو اس کی عمدہ خوشبو سے ہی مستفید ہو گا۔ لیکن لوہار کی بھٹی کو دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا کر رکھ دے گا یا تجھے اس سے متعفن بدبو آئے گی۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، جس نے دو لڑکیوں کو ان کے سنِ بلوغ کو پہنچنے تک پرورش کیا ہوگا، قیامت کے دن میں اور وہ ایسے قریب ہوں گے یہاں آپ نے اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈال کر بتایا۔

اولاد کی موت پر صبر کرنے والے کی فضیلت کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ نبی کریمؐ نے فرمایا مسلمانوں میں سے جس کے تین فرزند فوت

Marfat.com

ہو گئے ہوں اسے دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔ مگر برائے نام صرف اپنی قسم پوری کرنے کو۔
حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے انصاری خواتین سے فرمایا۔ تم میں سے کسی کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر صبر کرے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو گی۔ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دو فوت ہونے پر بھی یہی حکم ہے؟ فرمایا ہاں دو کی موت پر بھی یہی حکم ہے۔
حضرت ابو حسانؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا کہ میرے دو لڑکے فوت ہو چکے ہیں۔ کیا آپ ہم سے آنحضرتؐ کی کوئی حدیث بیان فرمائینگے جس سے ہم اپنے مرنے والوں کا غم بھلا سکیں؟ فرمایا، ضرور۔ بچپن میں فوت ہونے والے بچے جنتی ہیں ان میں جو بچہ وہاں اپنے باپ یا ماں یا دونوں کو پائے گا وہ اسکا کپڑا یا ہاتھ اس طرح تھام لے گا جس طرح میں تمہارے اس کپڑے کا کونہ پکڑلوں اور وہ اسے نہ چھوڑے گا جب تک کہ حق تعالیٰ اس بچے اور اسکے والدین کو جنت میں داخل نہ فرمادے گا۔

کسی کی مبالغہ آمیز تعریف کرنیکی ممانعت کا بیان

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے سامنے ایک شخص نے کسی دوسرے کی مبالغہ آمیز تعریف کی آپؐ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے بھائی کی گردن اڑادی۔ تو نے اپنے بھائی کی گردن اڑادی۔ یہ جملہ آپ نے کئی بار دہرایا۔ اگر تمہیں کسی دوست کی تعریف کرنی ہی پڑے تو یہ کہنا چاہیئے کہ میں فلاں کی نسبت ایسا خیال کرتا ہوں۔ اور صحیح محاسبہ کرنے والا تو خدا ہی ہے میں اپنے خیال کو خدا کے علم پر ترجیح نہیں دے سکتا میرے نزدیک اسمیں فلاں فلاں خوبیاں ہیں۔
حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے کسی شخص کو دوسرے شخص کی حد سے زیادہ تعریف کرتے ہوئے سنا آپ نے سن کر فرمایا تم نے اپنے ممدوح کی کمر توڑ دی یا فرمایا تم نے اپنے

Marfat.com

ممدوح کو ہلاک کر ڈالا۔

حضرت ہمام بن حارث رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان رضؓ کی تعریف کرنے لگا یہ سنکر حضرت مقدادؓ اس شخص پر جو موٹا تازہ آدمی تھا چڑھ بیٹھے اور اسکے منہ پر کنکریاں مارنے لگے۔

حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا یہ تمہیں کیا ہوگیا؛ کہا حضرت رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تم مبالغہ آمیز تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو انکے منہ پر خاک ڈالدو۔

حضرت ابو ذر رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ حضرت کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو نیک کام کرے اور دوسروں کو بھی اسکی ترغیب دے، فرمایا یہ مومن کے لئے پیشگی بشارت ہے۔

حضرت صہیب رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ مومن کا ہر کام کتنا بہتر اور بھلائی پر مبنی ہوتا ہے اور یہ مومن ہی کی شان ہے کہ اگر اُسے کوئی خوشی میسر آتی ہے تو وہ اس پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور اسکا یہ عمل اسکے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ اور اگر اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے۔ یہ بھی اسکے حق میں بہتر ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

ترکِ دنیا کا بیان

حضرت مطرفؓ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سورۃ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" تلاوت فرما رہے تھے۔

پھر آپؐ نے فرمایا ابنِ آدم کہتا ہے میرا مال ہے، میرا مال ہے، فرمایا، اے ابن آدم کیا تیرے مال میں اسکے سوا بھی کچھ ہے جو تو نے کھا پی کر ختم کر دیا یا کپڑے پہن کر پھاڑ ڈالے یا جو خیرات

Marfat.com

کر کے دائمی ثواب حاصل کر لیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بندہ کہتا ہے، میرا مال میرا مال حالانکہ اسکے مال میں سے اسکے حصہ میں صرف یہ تین چیزیں آتی ہیں۔ جو کھا کر ختم کر دیا یا جو پہن کر پرانا کر دیا یا جو صدقہ دیکر آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا اسکے سوا جو کچھ رہا وہ بالآخر دوسروں کے لئے چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں جن میں سے دو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اسکے ساتھ جاتی ہے۔ یہ تینوں چیزیں اسکے اعزہ و احباب۔ اسکا مال و متاع اور اسکے اعمال ہیں، پس اسکے اعزہ اور دولت تو یہیں رہ جاتے ہیں لیکن اسکے اعمال اسکے ساتھ جاتے ہیں۔

حضرت سماکؓ سے روایت ہے، کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیرؓ کو کہتے ہوئے سنا ہے فرمایا کیا تم اپنی خواہش کے مطابق خورد و نوش کا اہتمام نہیں کرتے؟ حالانکہ میں نے تمہارے نبی کریمؐ کو دیکھا ہے کہ کبھی آپ کے پاس شکم سیری کے لئے گھٹیا کھجور تک نہ ہوتی تھی۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن حبلیؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے سنا ہے کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کیا ہم مہاجر فقرا میں سے نہیں ہیں؟ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کیا تمہاری بیوی ہے جسکے پاس تم ٹھکانا کرتے ہو؟۔ کہا، ہاں پھر فرمایا کیا تمہارے پاس رہائشی مکان ہے؛ عرض کیا موجود ہے فرمایا تو تمہارا شمار دولتمندوں میں ہے۔ اس نے عرض کیا میرے پاس خادم بھی ہے۔ فرمایا پھر تو تمہارا شمار بادشاہوں میں ہے۔

بیوہ اور مسکین و یتیم کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بیوہ اور مسکین کی حاجت برآری

Marfat.com

کے لئے جد وجہد کرنے والا فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے کے مانند ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ جملہ بھی فرمایا ہے کہ وہ اس شخص کے مانند بھی ہے جو کبھی سستی وغفلت کے بغیر نماز کا پابند ہو۔ نیز اس شخص کے مانند ہے جو مسلسل روزے رکھتا ہو (یعنی صائم الدہر ہو)

حضرت ابوہریرۃؓ سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اپنے قریبی عزیز یا کسی دوسرے کے یتیم بچے کی پرورش کی کفالت کرنے والا اور میں یہ دونوں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ ہوں گے اس جملہ پر آپ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر بتایا۔

اپنے اعمال میں غیر اللہ کو شریک کرنیوالے کا حکم

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شرک کے تمام شرکاء میں سب سے زیادہ مستغنی ہوں، جو شخص اپنے عمل میں میرے ساتھ غیر کو بھی شریک بناتا ہے میں اس سے اور اسکے شرک سب سے ہی قطع تعلق کر لیتا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص دوسرے کے عیوب کی تشہیر کرتا ہے حق تعالیٰ اسکے عیوب کی بھی اسی طرح تشہیر کرتا ہے اور جو شخص بے اصل اور دکھاوے کی باتیں کرتا ہے۔ حق تعالیٰ بھی اس سے ایسا ہی دکھاوے کا معاملہ کرتا ہے۔

لایعنی گفتگو کا بیان

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ایک انسان اثنائے گفتگو میں ایسے کلمات کہہ گذرتا ہے کہ اُسے محسوس تک نہیں ہوتا کہ یہی کلمے اسے دوزخ کے وسیع الاؤ میں جھونک دینگے جس کا طول مشرق ومغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ ہو گا۔

Marfat.com

اغیار کی اندھی تقلید سے بچنے کا بیان

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے وہ وقت آئے گا جب تم لوگ اپنے سے پہلوں کی قدم بقدم تقلید کیا کروگے یہاں تک کے اگر وہ لوگ گوہ کے بھٹ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہو جاؤ گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ یہود و نصاریٰ ہوں گے؟ فرمایا نہیں تو اور کون ہوں گے؟

کسی عمل کو رائج کرنیوالے کا حکم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے لوگوں کو نیکی کی تبلیغ کی اسے اسکے متبعین کے مجموعی اجر کے برابر اجر ملے گا بغیر اسکے کہ اسکے متبعین کے ثواب میں ذرہ برابر بھی کمی کی جائے۔

اور جس نے لوگوں کو گمراہی کی طرف بلایا اسے اسکے متبعین کے مجموعی گناہوں کے برابر گناہ ہوگا بغیر اسکے کہ ان متبعین کے گناہوں میں ذرہ برابر بھی کمی کی جائے۔

ذکر اللہ کی ترغیب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ مکہ کی ایک گزرگاہ سے گزر رہے تھے کہ آپ کا گزر جمدان پہاڑ پر ہوا آپ نے لوگوں سے کہا کہ اس پہاڑ کی طرف آؤ یہ جمدان پہاڑ ہے تم سے پہلے یہاں مفردین کی جماعتیں گزری ہیں۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ مفردین کون ہیں؟ فرمایا مفردین بکثرت ذکر اللہ کرنے والوں کو کہا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جس نے

Marfat.com

اُنہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ اور چونکہ حق تعالیٰ طاقؔ ہے اسلئے وہ طاق عدد کو ہی پسند فرماتا ہے۔

انہی صحابی سے مروی ہے کہ اللہ کے سو میں ایک کم (ننانوے) نام ہیں جس نے انہیں حفظ کرلیا وہ جنتی ہے۔ انہی صحابی سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے دن میں سو مرتبہ درج ذیل کلمات کا ورد رکھا اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا۔ اسکے نامۂ اعمال میں سو بھلائیاں زیادہ لکھی جائینگی اور اسکی سو برائیاں کم کردی جائیں گی اور وہ اس ورد کے دن شام تک تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا اور کوئی دوسرا ذکر اللہ کرنے والا اس سے افضل نہ ہوگا بجز اسکے جس نے اس سے بڑھ کر کوئی بہتر عمل کیا ہو وہ کلمات یہ ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔	کائنات میں خدا کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں نہ ہی کوئی اسکا شریک و ہمسر ہے۔ کائنات کی پوری حکومت تنہا اسی کی ہے وہی سب حمد و ثنا کا اہل ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

نیز جس نے دن میں سو مرتبہ کلمہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کا ورد رکھا اسکے تمام گناہ اسکے نامۂ اعمال سے محو کر دیئے جائینگے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کی برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کا ورد رکھے گا قیامت کے دن اس سے زیادہ افضل عمل والا کوئی دوسرا پیش نہ ہوگا بجز اس شخص کے جس نے اسی کلمہ کا یا اس میں مزید اضافہ شدہ کلمہ کا ورد رکھا ہو۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے کلماتِ ذیل دس مرتبہ پڑھے اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ اُسے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد

ف طاق اکیلا بے جوڑ اور برابر تقسیم نہ ہونے والا عدد ہے خدا ایک ہے جسکا ثانی اور جوڑا نہیں اسلئے اسکے نام بھی طاق ہیں۔ م

میں سے چار جانوں کو آزاد کرنے پر ملتا وہ کلمات یہ ہیں:۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ“

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؛ فرمایا وہ کلام جسے خدا نے اپنے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لئے منتخب فرمالیا ہے اور وہ کلام کلمہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہے۔

حضرت ابوذرؓ سے ہی ایک دوسری روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کیا میں تمہیں وہ کلام نہ بتاؤں جو خدا کے نزدیک سب کلاموں سے زیادہ پسندیدہ ہے؛ میں نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا خدا کے نزدیک سب سے بہتر کلام کلمہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے مگر اعمال کی ترازو میں بھاری ہیں اور خدا کے نزدیک پسندیدہ ہیں اور وہ یہ ہیں:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ“ پڑھوں تو یہ میرے نزدیک ہر اس چیز سے زیادہ محبوب و برتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے ہم سے فرمایا کیا تم اتنے معذور ہو کہ ہر روز ہزار نیکیاں نہ کر سکو؛ اس پر حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا بھلا ہم روزانہ ہزار نیکیاں کیسے کر سکتے ہیں؛ فرمایا ہر روز سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھ لیا کرو اس کے عوض تمہارے نامۂ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی یا تمہارے ہزار گناہ ساقط کر دیئے جائیں گے۔

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک بدوی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا مجھے چند کلمات بتاؤ جنہیں میں پڑھ لیا کروں۔ فرمایا یہ پڑھا کرو۔

Marfat.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ

کائنات میں خدا کے سوا نہ کوئی دوسرا خدا ہے نہ اسکا کوئی شریک و ہمسر ہے۔ تمام تر تعریفیں اسی کے لیے ہیں وہ پاک ذات تمام جہانوں کی پالنے والی ہے۔ کوئی طاقت اللہ کی طاقت کے برابر نہیں۔ جو غالب اور حکمت والا ہے۔

اس نے عرض کیا یہ کلمات تو حق تعالیٰ کی شان میں ہیں میرے لئے کون سے کلمات ہیں فرمایا :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

اے میرے خدا مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت کی راہ دکھا اور رزق عطا فرما۔

حضرت ابو مالک اشجعیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو نو مسلم داخل اسلام ہو اُسے یہ کلمات سکھائے جائیں :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

دعا میں استعمال کئے جانیوالے کلمات کا بیان

حضرت ابو مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو آنحضرتؐ پہلے اُسے نماز سکھاتے، پھر دعا میں کلماتِ ذیل ادا کرنے کی ہدایت فرماتے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

انہی راوی سے ایک دوسری روایت میں یہ منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے مذکورہ کلمات ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا کہ یہ کلمات تیری دنیا و دین دونوں کو حاوی ہوں گے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ مجھے وہ دعا بتا دیجیے جس سے میں نماز میں دعا کیا کروں۔ فرمایا یہ پڑھا کرو۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بے حد ظلم کیا ہے تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے پس تو میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو ہی بہت بخشنے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی تھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ۔

اے اللہ میں تجھ سے تیری عطا فرمودہ نعمت کے زوال، تیری دی ہوئی امن و عافیت کے فقدان تیرے اچانک عذاب اور تیری ہر ناراضی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دعا مانگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تو اپنی دعا میں جو کچھ اپنے مسلمان بھائی کے لئے مانگتا ہے وہ تجھے بھی ملے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب تم دعا مانگا کرو تو یوں نہ کہا کرو

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ — اے اللہ اگر تو چاہے تو میری بخشش فرما دینا۔

بلکہ پختگی اور وثوق کے ساتھ دعا کرے اور اپنے مقصد کو بڑھا چڑھا کر طلب کرے کیونکہ حق تعالیٰ بڑی سے بڑی طلب کو بھی پورا فرماتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قبولیت دعا میں جلدی نہیں کرتا اور یہ نہیں کہتا کہ میں نے خدا سے دعا کی تھی مگر اس نے اب تک قبول نہیں کی تو ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے اور نہ قبولیتِ دعا کی جلدی کرے تو اس کی دعا ہمیشہ قبول کی جاتی ہے۔ آپ سے سوال

Marfat.com

کیا گیا یا رسول اللہ جلدی سے کیا مراد ہے ؛ فرمایا یہ کہ بندہ یوں کہے کہ میں نے بار بار دعا مانگی مگر مجھے اب تک آثارِ قبولیت نظر نہیں آئے اس پر وہ حسرت و تاسف کا اظہار کرے اور دعا کرنا ہی چھوڑ دے۔

دُنیا ہی میں اعمال کی سزا کی دُعا کرنیکی کراہت

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی دیکھا کہ وہ انتہائی کمزوری سے گھٹ کر پرندہ کے چوزے کی طرح رہ گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تم کوئی خاص دعا کیا کرتے تھے یا خدا سے کچھ طلب کیا کرتے تھے اس نے عرض کیا ہاں میں دعا کیا کرتا تھا کہ اے خدا تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہو وہ مجھے پیشگی دُنیا ہی میں دیدے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا، سبحان اللہ تم اس سزا کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ مانگی :-

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ ۔ اے میرے خدا تو دُنیا میں بھی ہمارے لئے بہتری فرما اور فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ آخرت میں بھی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پھر آنحضرت ﷺ نے اسکی صحت کی دعا فرمائی چنانچہ وہ شفایاب ہو گیا۔

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے حق میں غائبانہ دعا کرے تو وہ قبول ہوتی ہے۔ ہر شخص کے سرہانے ایک فرشتہ متعین ہوتا ہے جب وہ اپنے مسلمان بھائی کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے تو وہ فرشتہ اس پر کہتا ہے آمین تجھے بھی وہ نعمت نصیب ہو جو تو اپنے بھائی کے لئے مانگتا ہے۔

دُنیا میں نیک اعمال کا بدلہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے ایک قصہ بیان فرمایا کہ گزشتہ زمانہ میں تین دوست کہیں سفر کر رہے تھے کہ بارش نے انہیں آگھیرا انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں

Marfat.com

پناہ لی پھر ایک اس غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر آ گرا جس سے وہ غار بالکل ڈھک گیا تب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک یاد کرے کہ اس نے کون کون سے نیک کام کئے ہیں ان کا واسطہ دے کر خدا سے دعا کرو شاید خدا تمہاری اس مشکل کو آسان فرمائے۔ پس ان میں سے ایک نے یوں عرض کرنا شروع کیا۔ اے خدا میرے متعلقین میں میرے معمر والدین میری اہلیہ اور ایک چھوٹی بچی تھی ان سب کی کفالت میرے ذمہ تھی، میں جب دودھ دوہتا تو اپنی بچی سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک روز دور تک جنگل میں چلا گیا شام کو واپس ہوا تو والدین سو چکے تھے۔ میں نے حسب عادت وقت مقررہ پر دودھ دوہا اور دودھ کا پیالہ لے کر ان کے سرہانے خاموش کھڑا ہو گیا انہیں نیند سے بیدار کرنے کو بھی دل نہ چاہا اور ان سے پہلے بچی کو بھی دودھ پلانا گوارا نہ ہوا۔ حالانکہ بچی بھوک سے بلبلا کر میرے قدموں میں لوٹتی رہی مگر صبح تک ان کے بیدار ہونے کے انتظار میں پیالہ لئے کھڑا رہا پس اے خدا اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا تو اسکے طفیل اس پتھر کو کم از کم اتنا ہٹا دے کہ ہم اس میں سے سورج کی روشنی ہی دیکھ سکیں، پس خدا کے حکم سے پتھر کا ایک سرا ذرا سا سرک گیا حتّٰی کہ انہیں دھوپ نظر آنے لگی۔

پھر دوسرے نے اپنی عرض یوں شروع کی کہ اے خدا میری ایک چچازاد بہن تھی جس سے میں اتنی شدید محبت کیا کرتا تھا جتنی دوسرے لوگ عورتوں سے کیا کرتے ہیں میں نے اس سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو اس نے اسکے لئے سو دینار کی شرط لگائی اور میں بڑی مصیبت بھر کر یہ رقم جمع کر کے اسے دے دی جب میں اس سے خلوت کرنے بیٹھا تو اس نے کہا اے خدا کے بندے خدا کا خوف کر اور میرے جسم کو ناجائز طور پر عریاں نہ کر یہ سنتے ہی میں اسے چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا پس اے خدا اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل محض تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہم سے یہ پتھر ہٹا لے پس خدا کے حکم سے پتھر تھوڑا اور سرک گیا۔

پھر تیسرے نے عرض کیا اے خدا میں نے ایک مزدور کو کھیتی کے کام کے لئے ایک ناپ

Marfat.com

جائز اُجرت پر مقرر کیا تھا جب وہ کام ختم کر چکا تو اس نے مجھ سے مزدوری طلب کی جو میں نے ادا کر دی مگر اُسنے (کم سمجھ کر) لینے سے انکار کر دیا۔ میں بدستور اپنی کھیتی کرتا رہا حتّٰی کہ اسکے نفع سے ایک گائے اور بچھڑا خرید لیا پھر اس مزدور نے کہا خدا سے ڈرو اور میرا حق دینے میں ناانصافی نہ کر۔ میں نے کہا جاؤ وہ گائے اور بچھڑا کھول کر لے جاؤ اس نے کہا خدا سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ جا یہ گائے اور بچھڑے لے جا چنانچہ وہ اسے لے گیا۔ پس اگر یہ امر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ عمل محض تیری رضاجوئی کے لئے کیا تھا تو ہمارے اُوپر سے باقی پتھر بھی ہٹا دے۔ چنانچہ بحکم خداوندی پورا پتھر ہٹ گیا۔

ایک روایت میں یہ اور اضافہ منقول ہے کہ اس کے شادی کے بعد غار میں گھرے ہوئے لوگوں نے وہاں سے نکل کر اپنا سفر پھر شروع کر دیا

مبروص، گنجے اور نابینا کا قصّہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک مبروص۔ ایک گنجا۔ ایک اندھا۔ حق تعالےٰ نے ان کو آزمانا چاہا۔ پس ان کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجا جو پہلے مبروص کے پاس آیا اور پوچھا تو کیا چاہتا ہے؟ کہا نکھرا ہوا رنگ روپ اور شفاف و چمکدار جلد، نیز یہ کہ میری جسمانی بدنمائی جس سے کراہت کر کے لوگ مجھ سے دور بھاگتے ہیں رفع ہو جائے۔ یہ سنکر فرشتہ نے اسکے جسم پر ہاتھ پھیرا جس سے فوراً ہی اسکی وہ گھناونی حالت جاتی رہی، اس کا رنگ نکھر آیا اور کھال شفاف و چمکدار ہو گئی۔ پھر اس سے پُوچھا تجھے کیا چیز پسند ہے؟ کہا اونٹ چنانچہ اُسے گابھن اونٹنی دے دی اور دعا دی کہ خدا تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔

پھر وہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تو کیا چاہتا ہے؟ کہا سر پر اچھے بال نیز یہ کہ میری یہ گھناونی

Marfat.com

حالت ختم ہو جائے جس سے کراہت کی بنا پر لوگ مجھ سے دُور دُور رہتے ہیں فرشتہ نے اسکے سر پر بھی ہاتھ پھیرا جس سے فوراً ہی اسکا گنج جاتا رہا اور اچھے بال نکل آئے پھر اس سے پُوچھا تجھے کیا چیز پسند ہے کہا گائے چنانچہ اسے گابھن گائے دیدی اور دُعا دی کہ خدا تجھے اسمیں برکت عطا فرمائے۔

پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور پُوچھا تو کیا چاہتا ہے کہا میری خواہش ہے کہ خدا مجھے بینائی عطا فرمائے جس سے میں لوگوں کو دیکھ سکوں پس فرشتہ نے اسکی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا جس سے فوراً ہی اسکی بینائی بحال ہو گئی۔ پھر اس سے پوچھا تجھے کیا چیز پسند ہے؛ کہا بکری، پس اُسے گابھن بکری دیدی۔ انجام یہ ہوا کہ اسکی دی ہوئی اونٹنی گائے اور بکری تینوں نے اتنے بچے جنے کہ اُن کی نسل بڑھتے بڑھتے، مبروص کے اونٹوں، گنجے کی گایوں اور اندھے کی بکریوں سے جنگل بھر گیا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد وہی فرشتہ اس مبروص کے پاس اسکی سابقہ حالت برص میں آیا اور کہا میں فقیر و بیکس ہوں میرے پاس جو سرمایہ تھا وہ سفر میں ختم ہو گیا۔ اب میرے پاس خدا کا سہارا ہے یا اسکے بعد تمہارا میں اس خدا کا واسطہ دے کر جس نے تم کو نکھرا ہوا رنگ اور صاف شفاف جلد عطا فرمائی ہے تم سے ایک اونٹ مانگتا ہوں تاکہ اس پر اپنا سفر جاری رکھ سکوں اس نے جواب میں عذر کیا کہ مجھ پر خود اپنے متعلقین کے بہت حقوق ہیں۔ سائل نے کہا مجھے خیال پڑتا ہے کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں کیا تم وہی مبروص نہیں ہو جس سے لوگ کراہت کرتے تھے اور تم مفلس بھی تھے پھر اللہ نے تمہیں اپنی دولت سے نوازا۔ اس نے کہا مجھے تو یہ مال نسلاً بعد نسل ورثہ میں ملا ہے سائل نے کہا اگر تم جھوٹے ہو تو خدا تمہیں پھر سے تمہاری پہلی حالت پر لوٹا دے۔

پھر وہ گنجے کے پاس اسکی سابقہ ہیئت میں آیا اور اس سے بھی وہی بات کہی جو پہلے شخص سے کہی تھی۔ اور ہر دو کے درمیان پہلے جیسے ہی سوال و جواب ہوئے پھر فرشتہ نے اُسے بھی بددعا دی کہ اگر تم جھوٹے ہو تو خدا تمہیں پہلی حالت پر لوٹا دے۔

پھر وہ نابینا کے پاس اسکی سابقہ ہیئت میں آیا اور کہا میں ایک مسکین شخص ہوں سفر میں کمال

Marfat.com

ختم ہوگیا آج میرے لئے اوّل خدا پھر تمہارے وسیلہ کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں رہا پس میں اس خدا کا واسطہ دیکر جس نے تمہاری آنکھوں کی روشنی بحال فرمادی تم سے ایک بکری مانگتا ہوں تاکہ اپنے بقیہ سفر میں اس سے مدد لے سکوں اس نے جواب دیا بیشک میں اندھا تھا پھر خدا نے اپنے فضل سے میری بینائی بحال فرمادی پس تم جو چاہو شوق سے لے لو اور جو چاہو چھوڑ جاؤ۔ خدا کی قسم آج تم اللہ کے نام پر مجھ سے جو چیز جتنی بھی لے لوگے میں اسمیں بالکل حارج نہ ہونگا۔ سائل نے کہا اپنا مال اپنے پاس ہی رکھو تم تینوں کا خدا نے امتحان لیا ہے پس وہ تم سے راضی ہوگیا اور تمہارے دوسرے دونوں ساتھیوں سے ناراض۔

حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حق تعالےٰ اس بندے کو محبوب رکھتا ہے جو پرہیزگار۔ اور خفیہ خیرات کرنے والا دولت مند اور دُنیا والوں سے الگ تھلگ رہنے والا ہو۔

کلمہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی فضیلت کا بیان

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں کے کلمے نہ بتادوں۔ یا فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے خزانے نہ بتادوں؟ میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا وہ خزانہ یہ کلمات ہیں:۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ — کائنات میں خدا کی مشیت کے بغیر نہ کوئی حرکت ہوتی ہے نہ اسکے سوا کوئی اور طاقت ہے۔

خدا کی پناہ مانگنے کا بیان

حضرت خولہ سلیمہ بنتِ حکیم رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی مکان میں مقیم ہو اور کلمات ذیل پڑھتا رہے تو اس مکان سے باہر نکلنے تک اسے کوئی

Marfat.com

چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
میں خدا کے کلماتِ کاملہ کے واسطہ سے اسکی مخلوقات کے فتنہ و شر سے اسکی پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ایک بچھو نے مجھے کاٹ لیا تھا مگر وہ مجھے نظر نہ آیا فرمایا اگر تم شب کے وقت کلمہ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ لیتے تو اس بچھو کے ضرر سے محفوظ رہتے۔

حضرت فروہ بن نوفلؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے وہ دعائیہ کلمات پوچھے جو آنحضرت پڑھا کرتے تھے فرمایا آپ دُعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ
اے اللہ میں تجھ سے ان اعمال کے فتنہ و شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کئے ہیں اور انکے شر سے بھی جو میں نے نہیں کئے۔

صبح سویرے اور شب کو سوتے وقت تسبیح پڑھنے کا بیان

حضرت ابن عباسؓ حضرت جویریہؓ سے اور وہ آنحضرت سے روایت کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ ایک مرتبہ صبح سویرے ان کے یہاں سے اٹھ کر نماز فجر کے لئے تشریف لے گئے اسوقت حضرت جویریہ مشغول عبادت تھیں آپ جب چاشت کی نماز سے فراغت پا کر واپس ہوئے تو انہیں اسی طرح مصلیٰ پر بیٹھے ہوئے پایا فرمایا کیا تم اب تک اس جگہ اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ گیا تھا عرض کیا ہاں آنحضرت نے فرمایا میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد تین تین مرتبہ یہ چار کلمات پڑھے ہیں اور یہ کلمات وہ ہیں کہ اگر ان کا ان تمام تسبیحات سے جو دن بھر میں تم نے پڑھی ہیں موازنہ کیا جائے تو یہ چند تسبیحیں ان سب کے مقابلہ میں وزنی ہونگی۔

Marfat.com

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَآءَ نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

میں خدا کی مخلوقات کی تعداد کے برابر اُسکی رضامندی کے مساوی اسکے عرش کے ہوزن اور اسکے تمام کلمات کی سیاہی کے برابر اس خدائے قدوس کی پاکی اور حمد و ثنا بیان کرتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ سے کام کی کثرت کی شکایت کرکے ایک خادمہ کا سوال کیا۔ آپ نے فرمایا تم نے ہمارے پاس کیا پایا (کہ تم خادم طلب کرتی ہو) پھر فرمایا کیا میں تمہیں وہ کلمے نہ بتادوں جو تمہارے لیے خادم سے بھی بہتر ہوں۔ تم رات کو سوتے وقت تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لیا کرو۔

ایک راوی ابن ابی لیلیٰؓ نے اس حدیث میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب سے میں نے آنحضرتؐ کا یہ ارشاد سنا تھا عمر بھر اس ورد کو ترک نہیں کیا۔ اُن سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے جنگ صفین کی شب میں بھی یہ ورد ترک نہیں کیا۔ فرمایا ہاں جنگ صفین کی شب میں بھی ترک نہیں کیا۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے، کہ حضرت فاطمہؓ کے ہاتھوں میں روزانہ چکی پیسنے کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے۔ جب مال غنیمت میں دشمن کے قیدی آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیے گئے تو یہ حاضر خدمت ہوئیں مگر آپ کو مکان میں موجود نہ پاکر حضرت عائشہؓ سے مل کر ایک خادم کی ضرورت کے متعلق اپنا مدعا بیان کر آئیں۔ جب آنحضرتؐ مکان میں تشریف لے آئے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کی غرض آپ سے بیان کردی۔ یہ سنکر آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم بستر پر لیٹ چکے تھے۔ آپ کی تشریف آوری پر ہم کھڑے ہونے لگے۔ اس پر آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر بیٹھے رہو پھر آپ آکر ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے اپنے سینے پر آپ کے

Marfat.com

پائے مبارک کی ٹھنڈک محسوس کی۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے مطالبہ سے بہتر دولت نہ بتادوں؟ وہ یہ ہے کہ جب تم سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھ لیا کرو یہ کلمات تمہارے لئے خادم سے کہیں بہتر ہیں۔

کثرتِ استغفار کے استحباب کا بیان

حضرت ابن عمرو رضؓ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا اے لوگو اللہ سے توبہ کرتے رہا کرو۔ کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس شخص نے مغربؓ کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرلی اللہ اسکی توبہ قبول فرمائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ایک اور روایت ہے کہ تم اپنی گمشدہ چیز کے ملجانے سے جس قدر خوش ہوتے ہو حق تعالیٰ تمہارے توبہ کرنے سے اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے۔

رحمتِ الٰہی کی وسعت کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری رحمت میرے جلال سے کہیں زیادہ ہے۔

انہی صحابی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس دن حق تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا فرمائے اسی دن سو رحمتیں بھی پیدا فرمائیں جن میں سے ہر رحمت زمین و آسمان اور ان کی درمیانی کائنات کے برابر ہے ان میں سے ایک رحمت زمین والوں کے حصہ میں آئی اسی میں سے ایک ماں اپنے بچہ پر اور درندے و پرندے باہم ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں اور قیامت کے دن حق تعالیٰ

ف قیامت کے قریب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔ یہاں اسی طرف اشارہ ہے۔ م

Marfat.com

اپنی بقیہ رحمت مکمل فرمادے گا۔

انہی صحابی سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی پیدا کردہ سو رحمتیں ہیں جن میں سے اس نے ایک حصہ رحمت تمام جن و انس چوپایوں اور درندوں کے لئے دنیا میں نازل فرمائی ہے اسی کی بدولت یہ تمام مخلوق آپس میں شفقت و مہربانی کا برتاؤ کرتی ہے، اسی سے درندے اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں۔ باقی ننانوے حصہ رحمت خدا نے قیامت کے لئے اٹھا رکھی ہے جس سے وہ اس دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کی پیدا کردہ سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت سے تمام مخلوق باہم رحم و شفقت کا برتاؤ کرتی ہے، باقی ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے محفوظ و مخصوص ہیں۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ آنحضرتؐ کے سامنے جنگی قیدیوں کو پیش کیا، کیا دیکھتے ہیں کہ ان میں کی ایک عورت نے ایک بچہ کو دیکھتے ہی اپنی گود میں لیکر دودھ پلانا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر آنحضرتؐ نے ہم سے فرمایا کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یہ ہرگز بچہ کو آگ میں نہیں ڈال سکتی آپ نے فرمایا بس یاد رکھو یہ اپنے بچہ پر جس قدر مہربان ہے حق تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی مومن یہ جان لے کہ اللہ کے پاس کس قدر عذاب ہے، تو اسکی جنت کا کوئی بھی لالچ نہ کرے اور اگر کافر جان لے کہ اللہ کے پاس کس قدر بے پایاں رحمت ہے تو اسکی جنت سے کوئی بھی ناامید نہ رہے۔

بدکاریوں کی حرمت کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرتمند

Marfat.com

نہیں ہے اسی لئے اُس نے تمام کھلی چھپی بدکاریوں کو حرام قرار دے دیا ہے علی ہذا اس سے زیادہ کوئی اپنی مدح و ثنا کو زیادہ پسند کرنے والا نہیں ہے۔

انہی صحابی سے روایت ہے، کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ خدا سے زیادہ اپنی مدح وثنا کو پسند کرنے والا کوئی نہیں اسی لئے اس نے خود اپنی مدح بیان فرمائی ہے اور اس سے زیادہ کوئی غیرتمند نہیں ہے اسی لئے اُس نے تمام بدکاریوں کو حرام کیا ہے اور اس سے زیادہ کوئی حجت تمام کرنیوالا نہیں اسی لئے اُس نے کتب سماویہ نازل فرمائیں اور انبیا علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ میں بھی جذبۂ غیرت ہے اور مومن میں بھی اسی لئے اللہ کو اس پر غیرت آتی ہے کہ مومن سے خدا کی طرف سے حرام کئے ہوئے اعمال سرزد ہوں۔

اللہ کی مخلوق اور حضرت آدم علیہ السلام کی ابتداءِ آفرینش کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ حق تعالےٰ نے زمین ہفتہ کے دن پیدا فرمائی، اسمیں پہاڑ اتوار کے دن پیدا کئے، درخت پیر کے دن پیدا کئے، مکروہات و برائیاں منگل کے دن پیدا کیں، نور و روشنی بدھ کے دن پیدا کئے، جانور جمعرات کے روز پیدا کئے۔ اور جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری گھڑی یعنی عصر و مغرب کے درمیانی وقفہ میں سب مخلوق کے آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔

شکمِ مادر میں آدمی کی تخلیقی کیفیت کا بیان

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت رسول اللہؐ نے جو سچے اور معتبر پیغمبر ہیں بیان فرمایا ہے کہ تمہارا مادہ تخلیق اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر وہ خون بنکر

Marfat.com

اسی مدت تک شکم مادر میں جمع رہتا ہے پھر گوشت کا لوتھڑا بنکر اسی مدت تک پیٹ میں رہتا ہے پھر حق تعالیٰ اپنا فرشتہ بھیجتا ہے جو اس لوتھڑے میں روح پھونک دیتا ہے، ساتھ ہی فرشتہ کو چار ہدایتیں دی جاتی ہیں یہ کہ اسکا مقدر کردہ رزق اسکی موت۔ اسکے اعمال وافعال اور اسکے بدبخت ونیک بخت ہونے کو قلمبند کرلے، پس اس ذات کی قسم ہے، جسکے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں کہ تم میں کا ایک شخص ہمیشہ جنتیوں کے سے اعمال کرتا رہتا ہے، یہانتک کہ اسکے اور جنت کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ یکایک اسوقت مقدر کا لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ آخری وقت میں دوزخیوں کا عمل کر بیٹھتا ہے انجام کار وہ داخلِ دوزخ ہو جاتا ہے اور تم میں کا ایک شخص ہمیشہ دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسکے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ یکایک اسوقت مقدر کا لکھا ہوا غالب آجاتا ہے اور آخر میں اس سے جنتیوں کا عمل سرزد ہو جاتا ہے، انجام کار وہ داخلِ جنت ہو جاتا ہے۔

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رض سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ رحم مادر میں نطفہ قرار پانے کے چالیس پینتالیس رات بعد فرشتۂ خداوندی اس نطفہ کے پاس آتا اور خدا سے عرض کرتا ہے کہ اے خدا یہ نیک بخت ہوگا یا بدبخت پھر جیسا ارشاد ہوتا ہے وہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے خدا یہ مذکر ہوگا یا مؤنث اسکے متعلق جو ارشاد ہوتا ہے لکھ لیتا ہے علی ہذا اسکے اعمال و افعال اسکے اطوار وعادات اسکی موت کا وقت اور اسکا رزق سب لکھ لیتا ہے، پھر اس دستاویز کو لپیٹ دیا جاتا ہے اسکے بعد اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔

انہی راوی سے ایک اور روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب نطفہ پر بیالیس راتیں گذر جاتی ہیں تو حق تعالیٰ اک فرشتہ کو بھیجتا ہے جو اسکی صورت گری کرتا اور اسکے کان ناک، آنکھ، کھال، گوشت، ہڈیاں بناتا ہے، پھر عرض کرتا ہے اے خدا کیا یہ مرد ہوگا یا عورت، پھر خدا جو حکم دیتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے اور فرشتہ ہر ارشاد خداوندی کو لکھتا جاتا ہے پھر وہ سوال کرتا ہے اے خدا اسکی موت کا وقت کب ہے، پس جو حکم ہوتا ہے وہ لکھ لیتا ہے پھر سوال

Marfat.com

کرتا ہے اے پروردگار اس کا رزق کس قدر مقسوم ہے ؟ پس اسکے متعلق جو ارشاد ہوتا ہے لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ یہ دستاویز ہاتھ میں لئے ہوئے حاملہ عورت کے پاس سے چلا جاتا ہے، ازاں بعد اس دستاویز میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ آنحضرت ص نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے رحم کے معاملات ایک خاص فرشتہ کے سپرد ہیں جو استقرار حمل کے وقت بارگاہِ ایزدی میں عرض کرتا ہے۔ اے پروردگار اب نطفہ قرار پاگیا اب گوشت بن گیا، اب لوتھڑا بن گیا جب اسکی صورت گری کا وقت آتا ہے تو عرض کرتا ہے اے خدا وہ مرد ہو گا یا عورت۔ بدبخت ہو گا یا نیک بخت۔ اسکا رزق کس قدر ہو گا۔ اسے موت کب آئے گی ؟ پس یہ سب امور شکم مادر میں حمل کے دوران ہی لکھ لئے جاتے ہیں۔

حضرت علی رض سے روایت ہے کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے کہ آنحضرت ص تشریف لائے اور بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے، آپکے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس کی نوک سے آپ زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا تم میں سے کوئی متنفس ایسا نہیں جسکے جنتی یا دوزخی ہونے اور بدبخت یا نیک بخت ہونے کو حق تعالیٰ نے پہلے سے ہی نہ لکھ دیا ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ پس کیا یہ بہتر ہو گا کہ ہم اپنے لکھے ہوئے پر قائم رہیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں۔ آپنے فرمایا جس کو نیک بختوں میں لکھا ہو گا وہ طبعاً نیک بختوں ہی کے اعمال کی طرف متوجہ ہو گا اور جس کو بدبختوں میں لکھا ہو گا وہ طبعاً بدبختوں ہی کے اعمال کی طرف مائل ہو گا۔

حضرت جابر رض سے روایت ہے، کہ سراقہ بن مالک رض نے حاضر خدمتِ اقدس ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ص یہ تصور کرتے ہوئے کہ گویا ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں ہمارے سامنے دین کی وضاحت فرمائیے اب ہم عمل کے لئے کس بات پر یقین رکھیں کیا اس کتاب پر جس پر سابق میں لکھنے کے بعد قلم کی سیاہی خشک ہو گئی اور تقدیری امور متعین ہو چکے یا آئندہ پیش آمدہ صورتِ حال پر ؟ آپ نے جواب دیا مستقبل

Marfat.com

پر نہیں بلکہ مانی ہیں جو کچھ کلک قدرت نے تحریر فرمایا اور مقدرات متعین فرما دیئے، اسی پر یقین رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا پھر نیک اعمال کس لئے کئے جائیں ؛ فرمایا تمہارا منصب ہے کہ تم عمل کرتے رہو جیسا تمہارا مقدر ہو گا ویسے ہی اعمال کی تمہیں توفیق بھی ہو گی۔

حضرت عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا جنتی و دوزخی الگ الگ پہلے سے متعین ہو چکے ہیں؟ فرمایا، ہاں، عرض کیا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کریں؛ فرمایا ہر شخص جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اُسے قدرت سے اسی کی توفیق ہو گی۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص عرصہ دراز تک جنتیوں کے اعمال کرتا رہتا ہے، پھر اس کا اختتام دوزخیوں کے عمل پر ہوتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص مدت دراز تک دوزخیوں کے اعمال کرتا رہتا ہے مگر اسکا اختتام جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص ہو گا جو لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے اعمال کرے گا مگر انجام کار وہ دوزخی ہو گا۔ اور ایک شخص وہ ہو گا، جو لوگوں کی نظر میں دوزخیوں کے اعمال کرے گا مگر انجام کار وہ جنتی ہو گا۔

انہی راوی سے روایت ہے، کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ اور مشرکین کے درمیان جنگ برپا ہوئی جب آنحضرت ﷺ اپنے لشکر میں واپس تشریف لائے اور دوسرے اپنے لشکر میں اور صحابہ کرام رضؓ میں ایک ایسا شخص بھی تھا جو نہ مخالفین کی جماعت کو چھوڑتا تھا نہ تنہا شخص کو بلکہ اسکا پیچھا کر کے اُسے اپنی تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ لوگ کہنے لگے ہم میں سے آج کسی نے مخالفین کو اتنا نہیں کاٹا جتنا فلاں شخص نے کاٹا ہے۔ یہ سُنکر آنحضرت ﷺ نے فرمایا لیکن اسکے باوجود آخر کار وہ دوزخی ہو گا۔ اس پر ایک شخص نے کہا میں ہمیشہ اسکے ساتھ ساتھ رہوں گا، چنانچہ وہ سایہ کی طرح اسکے ساتھ ہو لیا۔ جہاں وہ ٹھیرتا یہ بھی ٹھہر جاتا، جہاں وہ جلدی جلدی چلتا یہ بھی اسکے ساتھ تیز تیز چلتا۔ پس اس نے دیکھا کہ وہ شخص شدید زخمی ہو گیا اور فوری اپنا خاتمہ کرنا چاہا، چنانچہ

Marfat.com

اس نے اپنی تلوار کی نوک زمین پر رکھی اور اسکی دھار اپنے سینہ پر رکھی اور اس پر جسم کا پورا بوجھ ڈالکر خود کو ہلاک کر لیا پس اسکا وہ ساتھی حاضر خدمت اقدس ہوا اور عرض کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں فرمایا کیا ہوا؟ عرض کیا جس شخص کے متعلق آپ نے کئی مرتبہ فرمایا تھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے مگر یہ بات لوگوں پر گراں گزرتی تھی، میں اسکی جستجو میں نکلا یہاں تک کہ دیکھا کہ وہ شدید زخمی ہو گیا جس کی شدت تکلیف سے اسنے جلد اپنے آپ کو ختم کرنا چاہا اور اپنی تلوار کی نوک زمین پر ٹکادی اور اسکی دھار اپنے سینہ پر رکھ کر اس پر جسم کا پورا بوجھ ڈال کر خود کو ہلاک کر ڈالا۔ تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان سے لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے سے افعال سرزد ہوتے ہیں، حالانکہ انجام کار وہ دوزخی ہوتا ہے اور ایک شخص سے دوزخیوں کے سے افعال سرزد ہوتے ہیں، حالانکہ انجام کار وہ جنتی ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے، کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حق تعالےٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے آئندہ پیدا ہونے والی تمام مخلوق کی تقدیریں لکھ دی ہیں نیز فرمایا کہ حق تعالیٰ کا عرش پانی پر ہے۔

انہی راوی سے روایت ہے، کہ انہوں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تمام بنی نوع انسان کے قلوب قلبِ واحد کی طرح خدا کی دو انگلیوں کے درمیان موجود رہتے ہیں، جسے وہ جدھر چاہے پھراتا رہتا ہے، پھر فرمایا اے دلوں کو پھیرنے والے خدا ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔

حضرت طاؤسؒ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کے صحابہؓ میں ایسے حضرات کو پایا ہے جو فرماتے تھے کہ ہر امر تقدیر کا تابع ہوتا ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو کہتے ہوئے سُنا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ ہر چیز مقدر سے ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ مجبوری ولاچاری اور ذہانت و دانائی سب مقدر سے ہوتے ہیں

Marfat.com

ہر نومولود فطرتِ اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی نومولود ایسا نہیں جو فطرت صحیحہ اسلامیہ پر نہ پیدا کیا گیا ہو لیکن بعد میں اسکے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مشرک بنا دیتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ بچپن میں ہی فوت ہو جائے تو اُسے وہ کیسے ان مذاہب میں بدل سکیں گے ، فرمایا اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ زندہ رہنے کی صورت میں وہ اُسے کیا بناتے۔

انہی صحابیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہر شخص کی ماں اسے فطرت اسلامیہ پر جنتی ہے لیکن بعد میں اسکے والدین اسے یہودی، نصرانی یا آتش پرست بنا دیتے ہیں اگر والدین مسلمان ہوتے ہیں تو اُسے مسلمان بناتے ہیں اور ہر شخص جسے اس کی ماں جنتی ہے شیطان اسکے بازوؤں کے درمیان مکا مارتا ہے بجز حضرت مریمؑ اور اُنکے فرزند کے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ کو انصار کے ایک بچہ کے جنازے پر بلایا گیا میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اسکے لئے بشارت ہے، یہ جنت کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے کہ اس نے نہ تو کوئی بُرا عمل کیا نہ بُرائی کو دیکھا۔ فرمایا، اے عائشہ اسکے سوا بھی کچھ اور ہے، وہ یہ کہ اللہ نے جنت کے لئے جنتیوں کو پیدا کیا جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشت ہی میں تھے۔ اور دوزخ کے لئے دوزخیوں کو پیدا کیا جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشت ہی میں تھے۔

رزق اور موت میں کمی بیشی نہ ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ حضرت ام حبیبہؓ نے فرمایا اے خدا مجھے میرے شوہر آنحضرتؐ اور میرے والد حضرت سفیانؓ اور میرے بھائی حضرت معاویہؓ کی طویل زندگیوں سے متمتع فرما

Marfat.com

اس پر آنحضرتؐ نے اُن سے فرمایا تم نے خدا کی طرف سے پہلے سے مقرر شدہ اعمار طے شدہ احکام اور تقسیم شدہ ارزاق کے متعلق خدا سے دُعا مانگی ہے، حالانکہ ان میں سے کوئی چیز بھی نہ اپنے مقررہ وقت سے پہلے ظہور پذیر ہو سکتی ہے نہ بعد از وقت اسکی بجائے اگر تم خدا سے دُعا کرتیں کہ وہ تمہیں دوزخ اور قبر کے عذاب سے نجات عطا فرما دے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوتا۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کیا بندر اور سور مسخ شدہ انسان ہیں؛ فرمایا حق تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک کرنے یا عذاب دینے کے بعد اُن سے کوئی نسل جاری نہیں فرمائی بلکہ بندر اور سور کی نسلیں پہلے سے موجود تھیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا قوت رکھنے والا مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ محبوب و بہتر ہے۔

تم فائدہ بخش چیزوں کی طرف متوجہ ہو۔ اللہ سے مدد چاہو، لاچار نہ بنو، اگر تمہیں کوئی نقصان یا مصیبت پیش آئے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو یہ صورت ہوتی، بلکہ یہ کہو کہ اللہ نے ایسا ہی مقدر کیا تھا، قدرت کی یہی منشا تھی، کیونکہ اگر کا کلمہ شیطانی کام کا باب کھول دیتا ہے۔

بندہ کے حالتِ موت پر اُٹھائے جانے کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے، کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر بندہ اسی حالت پر اُٹھایا جائے گا جس پر اسکی موت واقع ہوئی ہوگی۔

اُمتِ محمدیہ کے ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کا بیان

حضرت سعدؓ سے روایت ہے، کہ ایک روز آنحضرتؐ مدینہ طیبہ کے نواحی دیہات سے تشریف لائے جب آپ کا گذر مسجد بنی معاویہ پر ہوا تو آپ نے مسجد میں داخل ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں ہم نے بھی

Marfat.com

آپ کی اتباع کی آپ نے اس موقع پر طویل دعا مانگی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں نے اسوقت خدا سے تین چیزیں مانگی تھیں اس نے دو عطا فرما دیں ایک نامنظور فرما دی۔ میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ میری امت کو قحط کے عذاب سے ہلاک نہ کرنا۔ خدا نے اسے منظور فرما لیا۔ دوسری دعا یہ تھی کہ میری امت کو ڈوبنے کے عذاب سے تباہ نہ کرنا۔ خدا نے اسے بھی منظور فرما لیا، تیسری دعا یہ کی تھی کہ میری امت آپس میں جنگ و جدال میں مبتلا نہ ہو مگر خدا نے یہ دعا منظور نہیں فرمائی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھے قیامت تک پیش آنیوالے حالات بتا دیئے۔ ان میں کوئی ایسی بات نہیں رہی جسے میں نے آپ سے دریافت نہ کر لیا ہو۔ مگر میں نے یہ سوال نہیں کیا کہ وہ کیا بات ہوگی جو مدینہ والوں کو مدینہ سے نکال دیگی۔

حضرت عمرو بن اخطب رضؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ ہمیں نماز فجر پڑھانے کے بعد منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ظہر تک ہمیں وعظ فرمایا پھر منبر سے اتر کر ظہر کی نماز پڑھائی جسکے بعد پھر منبر پر تشریف لے گئے اور عصر تک وعظ فرمایا پھر اتر کر عصر کی نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور مغرب تک وعظ فرمایا اور ہمیں گزرے ہوئے اور آئندہ پیش آنے والے تمام واقعات سے مطلع فرمایا پس ہم میں جو زیادہ ذی علم تھے انہوں نے ہمیں سب یاد کرا دیئے۔

حضرت شقیقؒ حضرت حذیفہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضؓ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے دریافت فرمایا تم میں سے فتنوں کی حدیث کس کو یاد ہے؛ میں نے عرض کیا مجھے یاد ہے۔ فرمایا تم بہت دلیر ہو۔ بتاؤ آنحضرتؐ نے اسمیں کیا فرمایا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کی آزمائش و ابتلا اسکی بیوی۔ اسکے مال و متاع۔ اسکی اپنی جان، اسکی اولاد اور اسکے پڑوسی میں ہوتا ہے اور اسکا روزہ۔ نماز۔ صدقہ، نیکیوں کی تبلیغ۔ اور برائیوں کی روک تھام اس کا کفارہ کرتے ہیں حضرت عمر رضؓ نے فرمایا، میرے سوال کا یہ مقصد نہ تھا بلکہ میں اس فتنہ کو پوچھنا چاہتا ہوں جو سمندر کے سیلاب کی طرح امڈ آئے گا۔ میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ کو اس سے کیا واسطہ

Marfat.com

کیونکہ آپکے اور اسکے درمیان تو ایک بند دروازہ حائل ہے۔ فرمایا پھر یہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے عرض کیا نہیں بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا، مناسب تو یہ ہے کہ یہ دروازہ کبھی بھی بند نہ کیا جائے۔ شفیق کہتے ہیں ہم نے حضرت حذیفہؓ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عمرؓ اس سے واقف تھے کہ یہ دروازہ کون ہیں؟ کہا ہاں، آپ جس طرح یہ جانتے ہیں کہ صبح سے پہلے رات آتی ہے اسی طرح اس بات سے بھی واقف ہیں، میں نے آپ سے غلط حدیث بیان نہیں کی۔

راوی کہتے ہیں ہم نے حذیفہؓ سے دریافت کرنے کا ارادہ کیا کہ یہ دروازہ کون ہیں پس ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ حذیفہؓ سے دریافت کریں۔ انہوں نے جواب دیا یہ دروازہ خود حضرت عمرؓ ہیں۔

علاماتِ قیامت کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت اسوقت تک برپا نہ ہوگی جب سونے کے پہاڑ سے دریائے فرات کا پانی نیچے نہ اتر جائے گا اس سونے پر قوموں میں جنگ و جدال ہوگا یہاں تک کہ ننانوے فیصد آدمی قتل ہو جائینگے۔ ان میں سے ہر آدمی یہ کہیگا کہ شاید میں ہی نجات پانیوالوں میں سے ہونگا

حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ سے روایت ہے کہ ہم باہم باتیں کر رہے تھے کہ اچانک نبی کریمؐ تشریف لے آئے اور فرمایا تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟ عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں فرمایا قیامت اسوقت تک برپا نہ ہوگی جب تک اس سے قبل دس علامتوں کو نہ دیکھ لوگے پھر آپنے انہیں گنوانا شروع کیا۔ عالم کا دھوئیں سے اٹ جانا۔ کانے دجال کا ظاہر ہونا۔ آفتاب کا مشرق کے بجائے مغرب سے برآمد ہونا۔ دابۃ الارض[1] کا ظہور۔ حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام کا دنیا میں نزول فرمانا۔ یاجوج و ماجوج کا خروج کرنا۔ تین سورج گرہن ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا جزیرۂ عرب میں ان سب کے آخر میں وہ آگ ہوگی جو یمن سے بھڑکے گی اور لوگوں کو میدان حشر کی طرف دھکیل دے گی۔

ایک روایت میں اتنا اضافہ منقول ہے اور ایک زبردست آندھی کا آنا جو لوگوں کو سمندر

[1] قیامت کے قریب ایک جانور کا زمین پر ظہور ہوگا جو تمام دنیا کے انسانوں تک پہنچے گا اور اسے خدا کی طرف سے یہ قدرت دی جائیگی کہ وہ ہر انسان کی پیشانی پر اپنے ہاتھ سے مومن یا کافر کا لفظ لکھتا جائے گا۔

Marfat.com

میں دھکیل دے گی۔

مشرق سے فتنہ کا ظہور

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ روئے مبارک مشرق کی طرف کرکے فرما رہے ہیں۔ خبردار رہو فتنہ یہاں ہے۔ خبردار رہو فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کے سینگ نمودار ہوتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک لات[1] و عزیٰ کی پرستش جاری رہے گی لیل و نہار کا دور بھی ختم نہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب خدا نے آیتِ ذیل نازل فرمائی تو مجھے یقین تھا کہ یہ مکمل ہے وہ آیت یہ ہے

هُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۔	خدا کی ذات وہ پاک ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ برحق دیکر مبعوث فرمایا تاکہ اپنے دین کو تمام دوسرے مذاہب پر غلبہ عطا فرمائے اگرچہ یہ امر مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔

اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مدت تک جب تک خدا کی مرضی ہوگی دین اسلام کا غلبہ ہی رہیگا لیکن اسکے بعد ایک وقت آئے گا جب حق تعالیٰ دنیا میں ایک خوشگوار ہوا چلا ئیگا جس سے ہر وہ متنفس جسکے دل میں رائی برابر بھی ایمان کی رمق باقی ہوگی مر جائے گا اور پوری دنیا میں صرف برے لوگ ہی باقی رہ جائینگے۔ تب وہ اپنے قدیم دین (کفر) کی طرف لوٹ جائینگے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اسلام کا ظہور مسافرت و اجنبیت میں ہوا اور وہ آخری زمانہ میں پھر اپنی ابتدا کی طرح سابقہ حالت پر لوٹ آئے گا پس اس مناسبت سے غریب الوطنوں کے لئے سعادت کی بشارت اور مبارکباد ہے۔

[1] قبل از اسلام خانہ کعبہ میں نصب شدہ بتوں کے نام ہیں یہاں مقصد عام اصنام ہیں جن کی آج تک پرستش ہوتی ہے۔

Marfat.com

انہی صحابی سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا قیامت اس وقت ہی برپا ہوگی جب ایک شخص دوسرے کی قبر پر سے گزرتے ہوئے یہ کہے گا "کاش میں اسکی جگہ پر ہوتا"۔

انہی سے ایک اور روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے کہ یہ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص ایک قبر پر سے گزرے گا تو اس پر لوٹے گا اور کہے گا "کاش میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا کہ اس پر بجز ابتلاؤ امتحان کے اور کوئی بار نہیں ہے"۔

انہی راوی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے لوگوں پر ایک ایسا دور بھی آئے گا کہ قاتل کو خود پتہ نہ ہوگا کہ اسنے مقتول کو کس لئے قتل کیا اور نہ مقتول کو خبر ہوگی کہ وہ کس بات پر قتل کر دیا گیا۔

انہی راوی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا کہ قاتل کو خود پتہ نہ ہوگا کہ اس نے دوسرے کو کس بنا پر قتل کر ڈالا، اور نہ مقتول کو پتہ ہوگا کہ اسے کس وجہ سے قتل کیا گیا۔ عرض کیا گیا ایسا کیسے ہوگا؟ فرمایا فتنہ وفساد کا زور ہوگا اور قاتل ومقتول ہر دو دوزخی ہونگے۔

انہی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا قیامت برپا نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریگے انہیں ہلاک کر ڈالیں اور یہ وہ وقت ہوگا جب ایک ایک یہودی پتھروں اور درختوں کی آڑ میں چھپے گا، تب ہر پتھر اور ہر درخت پکارے گا۔ اے مسلمان، اے اللہ کے بندے یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے تو آ اور اسے قتل کر دے مگر غرقد نہ کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا ہمدرد درخت ہے (جس کی وہ پرستش واحترام کرتے ہیں)

حضرت ابوہریرہؓ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت برپا نہ ہوگی جب تک کہ پہلے تیس کے قریب دجال وکذاب دنیا میں نہ بھیجے جائیں گے ان میں ہر ایک مدعی نبوت ہوگا۔

Marfat.com

دجال۔ اسکی حقیقت اور اسکی قوت کا بیان

حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حق تعالیٰ کانا نہیں لیکن مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی اور پھولے ہوئے انگور کے دانہ کی طرح ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہر نبی نے اپنی امت کو کانے دجال سے ڈرایا ہے۔ خبردار رہو کہ وہ کانا ہوگا۔ تمہارا رب کانا نہیں۔ اسکی آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر لکھا ہوا ہوگا۔

انہی صحابی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کیا میں تمہیں دجال کے متعلق وہ باتیں نہ بتاؤں جو کسی اور نبی نے اپنی قوم سے بیان نہیں کیں۔ بلاشبہ وہ کانا ہوگا وہ اپنے ساتھ مصنوعی جنت دوزخ لیکر آئے گا اور لوگوں کو بہکائے گا کہ یہ جنت ہے یہ دوزخ ہے۔ میں تم کو اس سے ایسے ہی ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

حضرت حذیفہ رضؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں دجال کی حقیقت سے پوری طرح واقف ہوں اسکے ساتھ دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی ایک میں تا حدِ نظر سفید پانی بہے گا۔ دوسری میں تا حدِ نظر آگ کے شعلے بلند ہوتے نظر آئیں گے اگر تم میں سے کوئی شخص اسے پائے تو اسے چاہیئے کہ آگ دکھائی دینے والی نہر پر پہنچکر آنکھ بند کئے اور سر جھکائے ہوئے اس سے پانی پی لے کہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ اور دجال کانی آنکھ والا ہوگا جس کی آنکھ میں بڑا ناخنہ ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، جسے ہر خواندہ و ناخواندہ مسلمان صاف پڑھ لے گا۔

Marfat.com

یہی راوی کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ دجال کا ظہور ہو گا اور اسکے ساتھ پانی اور آگ ہونگے پس جو چیز لوگوں کو پانی نظر آئے گی وہ دراصل جلا دینے والی آگ ہوگی اور جو لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ دراصل ٹھنڈا اور میٹھا پانی پس تم میں سے جو شخص اسوقت موجود ہو اُسے چاہیئے کہ وہ بے کھٹکے آگ دکھائی دینے والی چیز کو اختیار کرے کیونکہ وہ پاکیزہ اور میٹھا پانی ہوگی۔

اور نواس بن سمعانؓ سے منقول ایک روایت میں وارد ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو اسوقت موجود ہو اُسے چاہیئے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیتوں کی تلاوت کیا کرے۔

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک روز سویرے سویرے دجال کا ذکر فرماتے ہوئے اسکے اعمال کی تحقیر و پستی اور ظاہری طمطراق کا ایسا نقشہ کھینچا کہ ہمیں محسوس ہونے لگا کہ شاید دجال قریب ہی کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے، جب ہم آپ کے قریب آئے تو آپ نے ہماری ذہنی کیفیت کو تاڑ لیا اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے؛ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے دجال کا ذکر فرماتے ہوئے ایک طرف اسکی حقارت و پستی دوسری طرف اسکے ظاہری طمطراق کا ایسا نقشہ کھینچا کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ شاید وہ قریب ہی کھجور کے جھنڈ میں موجود ہو۔ فرمایا مجھے تم پر دجال سے زیادہ کچھ اور دوسرے امور کا اندیشہ ہے۔ اگر دجال کا ظہور ہوا اور اس وقت میں تم میں موجود ہوا تو میں اس سے تمہارا بچاؤ کروں گا۔ اور اگر اسکا ظہور ایسے وقت ہوا جب میں تم میں نہ ہونگا تو اسوقت ہر شخص کو اپنا بچاؤ کرنا چاہیئے اور میرے بعد حق تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان کی حفاظت فرمائے گا۔ دجال سیاہ گھونگھر یالے بالوں والا ایک نوجوان ہو گا جس کی آنکھ پانی میں پھولے ہوئے انگور کی طرح ابھری ہوئی ہوگی جسے میں عبدالعزیٰ بن قطن (کافر) سے مشابہت دے سکتا ہوں پس تم میں جو شخص اُسے دیکھے اسے چاہیئے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے سو دجال شام و عراق کے درمیانی رہگزار سے نمودار ہو گا اور دائیں بائیں ہر سمت فتنہ و فساد

Marfat.com

برپا کرے گا پس اے بندگانِ خدا اسوقت ثابت قدم رہنا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنی مدت تک روئے زمین پر ٹھیرے گا؟ فرمایا چالیس دن تک جس کا پہلا دن ایک سال کے برابر دوسرا دن ایک ماہ کے برابر، تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہو گا۔ باقی دن تمہارے ان عام دنوں کے برابر ہونگے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دن جو ایک سال کے برابر ہو گا کیا اس میں صرف ایک دن کی نماز پڑھنی کافی ہونگی؟ فرمایا نہیں بلکہ تم اس مدت میں اوقات کا اندازہ لگا کر اوقاتِ نماز کا حساب کر لینا پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ زمین پر کس قدر تیزی سے چلے پھرے گا؟ فرمایا جسطرح ہوا بادلوں کو تیزی سے اُڑائے پھرتی ہے؛ وہ لوگوں کو کفر کی طرف بلائے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اسکا حکم بجا لائینگے۔ اس پر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا۔ پھر زمین کو حکم دے گا تو وہ غلہ جات اُگائے گی اور شام کو ان کے مویشی چر کر آئینگے تو اُن کے تھن لمبے اور دودھ سے لبریز اور ان کی کوکھیں تنی ہوئی ہوں گی، پھر وہ دوسرے لوگوں کے پاس آکر انہیں اپنی طرف بلائے گا مگر وہ اسکی دعوت کو مسترد کر دینگے جس کی وجہ سے وہ ان سے برگشتہ ہو جائے گا اور یہ لوگ ایسے مفلس و تنگدست ہو جائینگے کہ اُن کے پاس کچھ بھی نہ رہے گا۔ پھر دجال کا ویران جگہ پر گذر ہو گا وہ اس سے کہے گا کہ اپنے خزانے اگل دے پس اس زمین سے خزانے نکل کر شہد کی مکھیوں کی طرح اسکے پیچھے پیچھے ہو لیں گے۔ پھر وہ ایک کڑیل نوجوان کو بلا کر تلوار سے اسکے دو ٹکڑے کر دے گا پھر وہ اُسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر دمکتے ہوئے ہنس مکھ چہرہ کے ساتھ ہنستا ہوا اسکے سامنے حاضر ہو جائے گا۔ حق تعالیٰ اس اثناء میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا آپ (ملک شام میں) شہر دمشق کے مشرقی سمت سفید مینار کے پاس دو زعفرانی چادریں اوڑھے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترینگے عالم یہ ہو گا کہ جب سر جھکائینگے تو آپ کے پسینہ سے عود واگر کی خوشبو مہکے گی اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے موتی ٹپکیں گے، آپ کے سانس کی بھاپ جس کافر کو لگے گی وہ فوراً مر جائے گا آپ کے سانس کا یہ اثر

Marfat.com

آپ کی حدِ نظر تک پہنچے گا پھر آپ دجّال کو تلاش فرمائینگے وہ آپ کو بابِ لُدّ کے پاس ملجائے گا آپ اُسے قتل کر دینگے پھر آپ ان لوگوں کے پاس آئینگے جو بحکم خدا فتنۂ دجّال سے محفوظ رہے ہونگے۔ آپ ازراہِ شفقت اپنا دستِ مبارک ان کے چہروں پر پھیرینگے اور انہیں جنت میں ان کے مراتب کی خوشخبری سُنائینگے اس اثنا میں حق تعالےٰ آپ پر وحی نازل فرمائے گا۔ کہ میں نے اپنے ایسے بندوں کو علیٰحدہ کر لیا ہے جن سے کسی کو جنگ کرنے کی قدرت نہ ہوگی پس آپ انہیں کوہِ طور پر لیجاکر پناہ دیں، پھر خدا یاجوج و ماجوج کا ظہور کرے گا جو پہاڑوں اور ٹیلوں پر سے فوج در فوج اُمڈے چلے آئینگے، ان میں کا پہلا گروہ بحیرۂ طبریہ میں پہنچکر اس کا پورا پانی پی لے گا۔ پھر جب آخری گروہ وہاں پہنچے گا تو کہے گا کہ پہلے تو اس دریا میں بہت پانی تھا حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی پہاڑ پر پہنچکر محصور ہو جائینگے حتّٰی کہ اسوقت بوجہ تنگی و کمیابی بیل کا ایک بچہ سو اشرفی سے بھی زیادہ قیمت کا ہوگا۔ پھر آپ اور آپکے رفقا خدا سے دُعا کرینگے، تب خدا یاجوج ماجوج اور اُنکے ساتھیوں پر عذاب نازل کرے گا۔ اسطرح کہ اُن کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جن سے وہ سب صبح تک ایک دم ایسے مرجائینگے جیسے کوئی ایک آدمی دفعتہً مرجائے۔ اسوقت حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے رفقا پہاڑ سے نیچے اُترینگے تو زمین پر بالشت بھر زمین ایسی نہ پائینگے جو تعفن و غلاظت سے خالی ہو۔ چنانچہ آپ اور آپکے ساتھی پھر خدا سے اسکے دفعیہ کی دُعا کرینگے تو حق تعالےٰ ایسے پرندوں کو بھیجے گا جو اونٹوں کی گردنوں کے برابر ہونگے وہ جہاں خدا کا حکم ہوگا وہاں ان متعفن لاشوں کو اٹھا اٹھا کر پھینک آئینگے، پھر خدا شدید بارش برسائے گا جس سے کوئی گھر اور خیمہ نہ بچے گا جس تک پانی نہ پہنچے گا۔ اس طرح یہ خطۂ زمین اچھی طرح دھل جائے گا اور حوض یا باغ کی طرح صاف شفاف ہو جائے گا۔ پھر خدا زمین کو پھل اگانے اور اسکے غلّہ جات دوبارہ پیدا کرنے کا حکم دے گا۔ چنانچہ اسدن لوگ ایک انار کو کھائینگے اور اسکے چھلکوں کے سائے میں آرام کرینگے۔ علیٰ ہذا دودھ میں بھی ایسی برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کے دو تھنوں کا دودھ آدمیوں کی ایک

لہ لُدّ ملک شام میں ایک پہاڑی کا نام ہے۔ م

Marfat.com

پوری جماعت کو کافی ہوگا۔ اور گائے کے دو تھنوں کا دودھ پورے ایک برادری کو کافی ہوگا اور بکری کے دو تھنوں کا دودھ پورے ایک خاندان کو کافی ہوگا۔ اسی حال میں حق تعالیٰ ایک خوشگوار ہوا چلائے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور اپنا اثر کر جائے گی اس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی اور فاجر و فاسق لوگ باقی رہ جائینگے، جو باہم گدھوں کی طرح لڑینگے پھر ان پر قیامت برپا ہوگی۔

ایک روایت میں یاجوج و ماجوج کے ساتھیوں کے اس قول کے بعد کہ پہلے تو یہاں کافی پانی تھا مزید یہ اضافہ بیان ہوا ہے کہ پھر یہ لوگ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہوگی یعنی بیت المقدس کے پہاڑ پر وہاں پہنچکر وہ کہیں گے کہ ہم زمین والوں کو تو ختم کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر ڈالیں اس مقصد سے وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ خدا ان تیروں کو خون آلود کر کے لوٹا دے گا جس سے وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہو جائینگے کہ ہم نے آسمان والوں کو بھی ہلاک کر ڈالا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ؐ نے ہم سے ایک طویل حدیث میں دجال کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ جب دجال کا ظہور ہوگا تو وہ خاص شہر مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اسلئے وہ مدینہ کے قرب و جوار میں پتھریلی زمین پر جا کر پڑاؤ ڈالے گا۔ اسدن ایک نیک شخص اسکی طرف جائے گا اور اس سے کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جسکے متعلق آنحضرت ؐ اپنی حدیث میں پیشنگوئی فرما چکے ہیں۔ دجال کہے گا اے لوگو اگر میں اس شخص کو مار کر پھر زندہ کر دوں تو کیا تمہیں پھر بھی میرے دعوے میں شک و شبہ باقی رہے گا؟ لوگ کہیں گے نہیں۔ پس وہ اسے قتل کر دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کر دکھائے گا۔ وہ زندہ ہو کر دجال سے کہے گا واللہ اب تو مجھے تیرے دجال ہونے کے متعلق اور بھی پختہ یقین ہو گیا اس پر دجال اُسے پھر قتل کرنا چاہے گا مگر اس مرتبہ اسمیں کامیاب نہ ہو سکے گا۔

Marfat.com

امام مسلمؒ نے اپنی صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ حضرت ابو اسحٰق کا بیان ہے کہ یہ حضرت جن سے دجال کا یہ معاملہ پیش آئے گا۔ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب دجال کا ظہور ہو گا تو ایک مومن شخص اسکی طرف جائے گا جسے دیکھ کر دجال کے مسلح ساتھی اسپر جھپٹیں گے اور کہینگے کہاں کا قصد ہے؟ وہ کہے گا کہ میں اسی نئے ظاہر ہونے والے شخص کے پاس جا رہا ہوں۔ وہ کہیں گے کیا تم ہمارے پروردگار پر ایمان نہیں لاتے؟ وہ جواب دے گا کہ ہمارا اصلی پروردگار کوئی ڈھکا چھپا نہیں وہ باہم کہیں گے کہ اسے مار ڈالو پھر انہی میں کے بعض ساتھی دوسروں سے کہیں گے کیا تمہارے پروردگار نے تم کو کسی شخص کو اسکی اجازت کے بغیر قتل کرنے سے منع نہیں کیا ہے؟ اس پر وہ اسے دجال کے پاس لیجائینگے یہ مومن جونہی اُسے دیکھے گا بول اُٹھے گا کہ اے لوگو یہی وہ دجال ہے جس کا تذکرہ آنحضرتؐ نے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ اس پر دجال اپنے جوانوں کو اسے زخمی کرنے کا حکم دے گا، چنانچہ اسکی کمر پیٹھ غرض ہر جگہ ماری جائے گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کیا اب بھی تو مجھ پر ایمان نہ لائے گا؟ وہ کہے گا تو یقیناً مسیح کذاب ہے۔ اس پر وہ طیش میں آکر اسکے اعضا کو آری سے کاٹنے کا حکم دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اسکی دونوں ٹانگیں چیر دی جائیں گی، پھر دجال ان ٹانگوں کے درمیان جا کھڑا ہو گا اور کہے گا کھڑا ہو جا، چنانچہ وہ ٹانگیں پھر جڑ جائیں گی اور وہ سیدھا کھڑا ہو جائیگا پھر دجال اس سے کہے گا کیا اب بھی تو مجھ پر ایمان نہ لائے گا؟ وہ جواب دے گا اب تو مجھے تیری دجالیت پر اور بھی پختہ یقین ہو گیا۔ اسکے بعد وہ مومن حاضرین سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ اے لوگو یہ دجال میرے بعد اب کسی اور سے یہ بدسلوکی نہ کر سکے گا۔ اس پر دجال اُسے پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا مگر وہ گلے کی ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا جس سے اسپر ذبح کا اثر نہ ہو سکے گا۔ پھر غصہ سے اسکے ہاتھ، پیر پکڑ کر اسے پھینکے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ دجال نے اُسے دوزخ میں پھینک دیا لیکن دراصل وہ (خدا کی طرف سے) جنت میں پھینکا جائے گا۔ اس بیان کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا

Marfat.com

کہ یہ شخص خدا کے نزدیک تمام شہداء میں سب سے عظیم المرتبت شہید قرار پائے گا۔

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اصبہان کے ستر ہزار سبز چادریں اوڑھے ہوئے یہودی دجال کی پیروی اختیار کر لینگے۔

حضرت ام شریک رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں جا چھپیں گے۔

حضرت ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قیامت برپا ہونے تک کے درمیان کوئی مخلوق (قد اور جسامت میں) دجال سے بڑی نہ ہو گی۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے وہ وقت قریب ہے کہ جب تم میں ابن مریم (حضرت عیسیٰؑ) اک حاکم عادل بنکر نازل ہوں گے وہ صلیبوں کو توڑ ڈالیں گے خنزیروں کو ہلاک کر ڈالیں گے۔ لوگوں پر اسلامی جزیہ (ٹیکس) لگائینگے۔ اور لوگوں میں مال و دولت پانی کی طرح بہائینگے مگر کوئی شخص (بوجہ عام خوشحالی) اسکا قبول کرنے والا نہ ملیگا

انہی سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو ایسے شخص کو جو اسوقت سے پہلے ایمان نہ لایا ہو، ایمان لانا، نیز اس شخص کو جس نے پہلے سے اسلام لانے کے باوجود نیک کام نہ کئے ہوں۔ اسوقت توبہ کرنا کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ ایک یہ کہ آفتاب مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو جائے۔ دوم یہ کہ دجال کا ظہور ہو جائے۔ سوم یہ کہ زمینی چوپایہ[1] کا ظہور ہو جائے۔

انہی سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا، اے لوگو! ان چیزوں کے ظہور سے پہلے جتنا ہو سکے نیک عمل کر لو۔ دجال۔ دھواں۔ زمینی چوپایہ، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ وغیرہ۔

انہی سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور ایک

---

[1] قیامت کے قریب ایک جانور بھی زمین پر نمودار ہو گا جس کا پہلے بیان آچکا ہے۔ م

Marfat.com

شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوھ رہا ہوگا اپس برتن اسکے منہ تک نہ پہنچے گا کہ یکایک قیامت برپا ہو جائیگی، علی ہذا دو شخص آپس میں کپڑے کی خریداری کا معاملہ کر رہے ہوں گے اور ابھی یہ معاملہ ختم نہ ہونے پائے گا کہ دفعتہً قیامت برپا ہو جائے گی۔ نیز ایک شخص اپنی حوض کو مٹی سے لیپ رہا ہوگا اور ابھی فارغ ہو کر باہر نہ نکلے گا کہ اچانک قیامت برپا ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ قیامت برپا نہ ہوگی مگر برے اور گنہگار لوگوں[ف۱] پر۔

ہر دو نفخ صور کے درمیانی وقفہ کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر دو نفخ صور کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ حاضرین نے دریافت کیا اے ابو ہریرہ کیا چالیس دن مراد ہیں؛ میں نے کہا نہیں پھر انہوں نے کہا کیا چالیس مہینے مراد ہیں؛ میں نے کہا نہیں پھر لوگوں نے کہا کیا چالیس سال مراد ہیں؛ میں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے ان سے بیان کیا کہ حق تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا جسکے بعد آدمی اس طرح پیدا ہونگے جس طرح زمین سے سبزی اُگتی ہے۔ نیز یہ کہ انسان کے جسم کا ہر عضو بجز ایک ہڈی کے سب کا سب بوسیدہ ہو جائے گا اور وہ دم کی جڑ اور ریڑھ کی ہڈی ہے اور قیامت کے دن اسی سے دوبارہ مخلوق کی پیدائش ہوگی۔

انہی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ انسان کے جسم میں ایک ہڈی ایسی ہے جسے زمین بالکل نہیں کھاتی اور اسی سے قیامت کے دن دوبارہ اس کی پیدائش ہوگی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی ہڈی ہے فرمایا ریڑھ کی ہڈی۔

ف۱ یعنی قیامت اسوقت برپا ہوگی جب دنیا میں بُروں کے سوا کوئی نیکو کار باقی نہ رہے گا ۱۲ م

Marfat.com

نفخ صور اور مُردوں کے قبور سے اُٹھنے کا بیان

حضرت یعقوب بن عاصم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ سے سُنا کہ ایک شخص نے اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ یہ کیا حدیث ہے جسے آپ بیان فرماتے ہیں کہ قیامت فلاں فلاں وقت برپا ہو گی؟ اس پر انہوں نے سُبْحَانَ اللہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا اسی کے قریب کوئی جملہ ادا کیا، پھر فرمایا میرا مقصد تھا کہ کسی سے ہرگز کوئی حدیث بیان نہ کروں گا۔ میں نے صرف یہ بیان کیا تھا کہ تم لوگ کچھ عرصہ بعد کچھ عظیم الشان واقعات دیکھو گے وہ یہ کہ گھر جلا دیئے جائینگے اور بڑے بڑے ہولناک حوادث رونما ہونگے، پھر کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میری اُمت میں دجال کا ظہور ہو گا۔ جو چالیس کی مدت تک رہے گا مجھے معلوم نہیں کہ یہ مدت چالیس دن کی ہو گی یا چالیس ماہ یا چالیس سال کی ہو گی زاں بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مبعوث ہونگے جو احسن صورت میں عروہ بن مسعودؓ کی شبیہ ہونگے، آپ دجال کو بلائیں گے اور اسے ہلاک کر ڈالینگے۔ پھر آپ لوگوں میں سات سال تک رہینگے۔ اسوقت اخلاق کا یہ عالم ہو گا کہ کسی دو شخصوں کے درمیان کوئی عداوت نہ ہو گی اسکے بعد حق تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوائیں چلائے گا جسکے نتیجہ میں روئے زمین پر کوئی ایک شخص بھی جسکے دل میں ذرہ برابر کوئی نیکی یا ایمان ہو گا باقی نہ رہے گا بلکہ ایسے تمام زندوں کی روحیں قبض کر لیجائینگی یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے جگر میں جا چھپے گا تو وہاں تک بھی موت پہنچ کر رہے گی۔

صرف پرندوں جیسے خفیف الحرکات اور درندوں جیسے وحشی و بے عقل فاسق و فاجر لوگ ہی روئے زمین پر باقی رہ جائینگے۔ نہ وہ بھلائی کو بھلائی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی اُن کے سامنے شیطان آدمی کی صورت میں مجسم ہو کر آئے گا اور ان سے کہے گا کیا تم میری بات مانو گے؟

لوگ سوال کرینگے وہ کیا حکم ہے؟ جواباً وہ انہیں بتوں کی پرستش کرنے کا مشورہ دے گا جسے وہ منظور کر لیں گے زاں بعد اُن پر رزق کی فراوانی ہو گی اور وہ خوشحال و فارغ البال زندگی بسر کرنے

Marfat.com

لگیں گے پھر صُور پھونکا جائے گا جو بھی یہ آواز سنے گا وہ کان لگا کر گردن اٹھا کر اس آواز کو بہت غور سے سُنے گا اور یہ آواز سب سے پہلے ایک شخص سُنے گا جو اپنے اونٹ کے حوض کو مٹی سے لیپ رہا ہوگا وہ یہ آواز سُنتے ہی چیخ مار کر بے ہوش ہو جائے گا ساتھ ہی اور تمام لوگ بھی بیہوش ہو جائینگے، پھر حق تعالیٰ ہلکی ہلکی پھوار برسائے گا جس سے تمام مردہ انسانوں کے جسم دوبارہ زمین سے اگیں گے پھر دوسری مرتبہ صُور پھونکا جائے گا تو سب لوگ صف بستہ میدانِ حشر میں کھڑے ہو کر اپنے اپنے حساب کتاب کا انتظار کرنے لگیں گے۔ پھر انہیں حکم دیا جائے گا کہ اے لوگو اپنے رب کی طرف چلو اور فرشتوں کو حکم ملے گا کہ انہیں کھڑا رکھو کہ آج ان کا محاسبہ ہوگا پھر حکم ہوگا کہ دوزخ میں داخل کئے جانیوالوں کو الگ کردو۔ عرض کیا جائیگا کن میں سے الگ کیا جائے ارشاد ہوگا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے کو علیحدہ کردو۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا یہی وہ ہولناک دن ہوگا جس کا قرآن کریم کی ان آیات میں ذکر فرمایا گیا ہے۔

يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ؕ — قیامت کا دن وہ دن ہوگا جسکی ہولناکیاں بچوں کو بوڑھا بنا دیں گی۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ ۔ — یہ وہ شدید دن ہوگا جس دن انسان کی سب حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ میدہ کی طرح سفید اور صاف شفاف زمین پر جمع کئے جائینگے جس میں کسی قسم کی کوئی اور علامت و آثار نہ ہونگے۔ (یعنی تمام زمین چٹیل میدان ہوگی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ میں نے آنحضرتؐ سے آیت ذیل کے متعلق سوال کیا کہ یارسُول اللہ اسدن لوگ کہاں ہونگے؛ فرمایا پلصراط پر۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ — جسدن یہ زمین و آسمان دوسرے زمین و آسمان سے بدل دیئے جائینگے۔

Marfat.com

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تمام زمین میدہ کی ایک روٹی بن جائے گی جسے حق تعالیٰ اہلِ جنت کی تواضع کے لیے اپنے ہاتھ میں لے کر اس طرح الٹے پلٹے گا جس طرح تم لوگ سفر کے دوران اپنے توشہ کی روٹیاں اپنے ساتھیوں میں الٹ پلٹ کر تقسیم کرتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے، کہ ایک یہودی عالم نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے محمد۔ یا ابو القاسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساتوں آسمانوں کو اپنی ایک انگلی پر، ساتوں زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اٹھائے ہوئے ہوگا، پھر انگلیوں کو حرکت دے کر فرمائے گا میں شہنشاہِ دو عالم ہوں۔ میں شہنشاہ دو عالم ہوں۔ یہ سنکر آنحضرتؐ نے اس عالم کے بیان اور مصدقہ احوالِ قیامت پر متعجبانہ انداز میں تبسم فرمایا، پھر آیتِ ذیل تلاوت فرمائی۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ	انسانوں نے اللہ کی وہ قدر و منزلت نہ کی جس کا وہ مستحق تھا
جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ	قیامت کے دن تمام روئے زمین اللہ کی مٹھی میں ہوگی
مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ ۔ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی	اور تمام آسمان لپٹے ہوئے اسکے دائیں ہاتھ میں ہونگے
عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۔	حق تعالیٰ کی ذات پاک و منزہ ہے اور شرک کرنے والوں کے شرک سے بلند و برتر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا پھر فرمائے گا میں شہنشاہِ دو جہاں ہوں، آج جابر، ظالم لوگ کہاں ہیں آج تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں لے لے گا، اور فرمائے گا آج بادشاہ کہاں ہیں۔ ظالم و جابر کہاں ہیں، متکبرین کہاں ہیں؟

حشر کا بیان

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قیامت کے دن تمام

Marfat.com

لوگ میدان حشر میں برہنہ پا، عریاں جسم اور غیر مختون حالت میں جمع کیے جائینگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تب تو مرد و زن ایک دوسرے کو خوب دیکھیں گے۔ فرمایا اے عائشہ! وہاں کی ہولناکی و دہشت سے لوگوں کو ایک دوسرے کو دیکھنے کا یارا ہی نہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حشر کے دن لوگ تین حالتوں پر جمع ہونگے کچھ بالکل مطمئن ہوں گے کچھ خوفزدہ ہونگے اور کچھ اسطرح کہ دو ایک اونٹ پر، تین ایک پر، چار ایک پر اور دس ایک اونٹ پر سوار ہونگے، باقی دوزخ میں جمع ہونگے وہ دوزخیوں کے ساتھ ہی رات بسر کرینگے ان ہی کے ساتھ دن کو قیلولہ کرینگے اور انہی کے ساتھ صبح شام کے اوقات گزاریں گے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کافر قیامت کے دن کس طرح منہ کے بل چلایا جائے گا؟ فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں اُسے اسکے پیروں پر چلایا، قیامت کے دن اُسے مُنہ کے بل چلانے پر قادر نہ ہو گی۔

قیامت کے دن لوگوں کے پسینہ پسینہ ہو جانے کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک بہے گا۔ ادھر لوگوں کے منہ اور کانوں تک پہنچ جائے گا۔

حضرت سلیم بن عامرؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت مقداد بن اسودؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ قیامت کے دن سورج مخلوق سے بے حد قریب آجائے گا یہاں تک کہ ان سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر رہ جائے گا۔ سلیم بن عامرؓ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں آپ کی میل سے کیا مراد ہے کیا زمینی مسافت مراد ہے یا سُرمہ کی سلائی[1] مراد ہے؛ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں شرابور رہوں گے پس بعضوں کے ٹخنوں تک اور بعضوں کے گھٹنوں تک اور بعضوں کی کمر تک اور بعض کو منہ تک پسینہ ہو گا۔ یہ فرماتے ہوئے آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے

[1] عربی میں میل مسافت کے پیمانے کے علاوہ سُرمہ کی سلائی کو بھی کہا جاتا ہے۔ م

Marfat.com

اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

حساب وکتاب کا بیان

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ جس کا قیامت کے دن حساب کتاب ہو گا اُسے ضرور عذاب دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا کیا حق تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:۔ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا عنقریب انسان کا حساب آسانی سے لیا جائے گا۔ فرمایا اس سے حساب نہیں حساب کی پیشکش مراد ہے لیکن قیامت کے دن جس سے پُورا پُورا حساب لیا جائے گا۔ اس پر لازماً عذاب ہو گا۔

حضرت عدی بن حاتم رضؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ تم میں سے ہر ایک سے براہ راست مخاطب ہو گا اور بندہ اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہو گا یہ بندہ دائیں جانب نظر ڈالے گا تو اُسے وہی اعمال نظر آئینگے جو وہ دُنیا میں کر چکا ہو گا، پھر بائیں جانب نظر ڈالے گا تو اسے اپنے دُنیا میں کیے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ جب سامنے نظر ڈالے گا تو اُسے اپنے سامنے آگ ہی آگ نظر آئے گی پس اے لوگو جہاں تک ہو سکے دوزخ کی اس آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور خیرات کر کے ہی بچ سکو۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے، کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسُول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ فرمایا کیا دوپہر کے وقت جبکہ مطلع صاف ہو تم سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا کیا تم چودھویں شب کو جبکہ آسمان پر بادل بھی نہ ہوں چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا قسم ہے اس ذاتِ اقدس کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت کے دن تمہیں اپنے رب کو اسی طرح برملا دیکھنے میں ذرا بھی تکلف نہ ہو گا جس طرح باہم ایک دوسرے کو دیکھنے میں کوئی تکلف نہیں ہوتا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ

Marfat.com

قیامت کے دن ایک شخص حق تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا تو اس سے ارشاد ہوگا کہ اے فلاں شخص کیا میں نے دنیا میں تجھے عزت و سرداری نہیں بخشی تھی کیا میں نے تجھے ازدواجی زندگی سے متمتع نہیں کیا تھا، کیا میں نے تجھے اونٹ گھوڑے وغیرہ نہ بخشے تھے۔ کیا تجھے اقتدار حکومت اور خوشحال زندگی عطا نہ کی تھی۔ وہ عرض کرے گا، بے شک ارشاد ہوگا کیا تجھے معلوم تھا کہ تو مجھے ملنے والا ہے؛ عرض کرے گا نہیں۔ ارشاد ہوگا بس جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا، آج میں بھی تجھے بھلا دوں گا۔

پھر دوسرے سے مخاطب ہو کر وہی کلمات دہرائے گا جس پر وہ پہلا سا جواب دے گا پھر اسے بھی فرمائے گا پس جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا آج میں بھی تجھے بھلا دونگا۔

پھر تیسرے سے بھی پہلی سی گفتگو فرمائے گا وہ جواب میں عرض کرے گا:۔

"اے میرے پروردگار میں تجھ پر تیری کتاب پر تیرے رسولوں پر ایمان لایا نماز روزے ادا کئے، صدقہ خیرات کیا" وہ جہاں تک ہو سکے گا اپنی بھلائیاں بیان کرے گا۔ اس پر ارشاد ہوگا کہ اب یہیں پر تیرے ان دعووں کا امتحان ہوا جاتا ہے۔ پھر اس سے کہا جائیگا کہ اب ہم تجھ پر اپنے گواہ سے گواہی دلوائیں گے وہ دل میں سوچے گا وہ کون ہوگا جو آج مجھ پر گواہی دے گا؛ پس اسکے منہ پر مہر لگا دی جائیگی (کہ وہ بول نہ سکے گا) اور اسکی ران، گوشت پوست اور ہڈیوں کو حکم دیا جائے گا۔ کہ بولو[1] پس اسکی ران، اسکا گوشت پوست اور اسکی ہڈیاں فرفر اسکے اعمال بیان کرنا شروع کر دیگی یہ اسلئے کیا جائے گا کہ اسکی طرف سے کسی عذر کا موقع باقی نہ رہے۔ یہ شخص منافق ہوگا یہی وہ شخص ہوگا جس سے حق تعالیٰ ناراض ہوگا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے تبسم فرمایا، پھر فرمایا تمہیں کچھ معلوم ہے میں کیوں ہنسا؛ ہم نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں فرمایا مجھے بندہ کی اپنے پروردگار عزوجل سے گفتگو پر ہنسی آگئی، بندہ عرض کریگا، اے پروردگار کیا تو مجھے ظلم سے نجات نہ دے گا؛ ارشاد ہوگا ضرور دونگا۔ وہ عرض کرے گا میں اپنے معاملہ میں غیر کی گواہی روا نہیں

[1] قیامت میں اعضا جسمانی کو زبان عطا ہو جائے گی۔ م

Marfat.com

رکھتا بجز اپنے نفس کے ارشاد ہو گا آج تم پر تمہارا نفس اور کراماً کاتبین ہی گواہی دینگے جن کی گواہی کافی ہوگی۔ پھر اسکے منہ پر مہر لگادی جائیگی اور اسکے دوسرے اعضا کو حکم ہو گا کہ بولو چنانچہ وہ فرفر اسکے اعمال بیان کرنے لگیں گے پھر اس بندہ کو کلام پر قدرت دی جائے گی پس وہ بول اُٹھے گا تم پر ہلاکت و بربادی ہو، میں تو تمہارے ہی بچاؤ کے لئے گناہوں کا انکار کرکے خدا سے جھگڑ رہا تھا (مگراب تم ہی میرے خلاف گواہی دے رہے ہو)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ سب سے خفیف عذاب والے دوزخی سے فرمائیگا۔ کہ اگر تجھے دُنیا اور اسکی تمام نعمتیں ملجاتیں تو کیا توان نعمتوں کو اس عذاب کے بدلے دے دیتا وہ کہے گا ہاں، ارشاد ہوگا میں نے تجھ سے اس سے ہلکا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو ابھی حضرت آدم علیہ السلام کی صلب ہی میں تھا، اور وہ مطالبہ یہ تھا کہ تو کسی کو خدا کا شریک نہ بنانا، تب میں تجھے دوزخ میں داخل نہ کروں گا لیکن تو نے اتنی سی بات کو بھی نہ مانا اور شرک ہی اختیار کیا۔

یہی صحابیؓ آنحضرتؐ سے ایک اور روایت کرتے ہیں کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اسے اسکا بدلہ دنیا ہی میں دیدیا جاتا ہے، رہیں مومن کی نیکیاں سو حق تعالیٰ اُنہیں آخرت کے لئے اسکے حساب میں جمع فرماتا ہے اور دنیا میں اپنی اطاعت کے عوض اسے وسیع رزق عطا فرماتا ہے۔

شفاعت کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرتؐ کی خدمت میں ہدیۃً گوشت لایا گیا جسمیں سے ایک سالم بازو آپ کی طرف بڑھایا گیا کیونکہ یہ آپ کو مرغوب تھا پس آپ نے اُسے دانتوں سے نوچ کر نوش فرمایا، پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، کیا تم سمجھے ایسا کیوں ہوگا؛ واقعہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن اگلے اور پچھلے تمام انسانوں کو ایک وسیع ترین میدان میں جمع فرمائے گا۔ حتیٰ کہ وہاں ہر پکارنے والے کی آواز سنائی دے گی اور ہر دیکھنے والوں کی

Marfat.com

نگاہ دوسروں تک پہنچ سکے گی اور آفتاب سروں کے قریب آ جائے گا اسوقت لوگ بے پناہ کرب و بےچینی میں مبتلا ہو جائینگے، جسکا وہ تحمل نہ کر سکیں گے پس وہ باہم ایک دوسرے سے کہیں گے کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ تم کس مشکل میں مبتلا ہو گئے ہو کیا تم نہیں دیکھ رہے تم پر کیا مصیبت نازل ہوئی ہے کیا تم کسی ایسی ہستی کی طرف رجوع نہ کرو گے جو خدا سے تمہاری شفاعت کرے؟ پس وہ باہم مشورہ کرینگے کہ چلو حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں چنانچہ سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرینگے اے حضرت آدم آپ بنی نوع انسان کے باپ ہیں اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، آپ میں اپنی روح پھونکی اور ملائکہ نے خدا کے حکم سے آپ کو سجدہ کیا، آپ خدا سے ہمارے حق میں شفاعت کیجئے، کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہم کس حالت پر پہنچ چکے ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام انہیں جواب دینگے کہ میرا پروردگار آج اسقدر غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضبناک نہ ہوا تھا نہ آئندہ ایسا ہو گا۔ اس نے مجھے شجر ممنوعہ کے قریب تک جانے سے منع فرمایا تھا لیکن میں نے اسکی نافرمانی کی تھی پس وہ کہیں گے نفسی نفسی آج تو مجھے خود اپنی ہی جان کی پڑی ہوئی ہے اسلئے تم کسی دوسرے پیغمبر کے پاس جاؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ پس سب لوگ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرینگے اے حضرت نوح آپ روئے زمین پر سب سے پہلے پیغمبر ہوئے ہیں۔ خدا نے آپ کو بہت شکر گزار بندہ کا لقب عطا فرمایا ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ آپ حق تعالٰے سے ہماری شفاعت کریں۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مشکل میں گرفتار ہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہم کس حالتِ زار پر پہنچ چکے ہیں وہ فرمائینگے کہ آج میرا پروردگار ایسے جوش و غضب میں ہے کہ اس سے پہلے نہ کبھی ہوا تھا نہ آئندہ کبھی ہو گا۔ مجھے ایک دعا کا اختیار دیا گیا ہے جسے میں اپنی قوم کے خلاف بد دعا کی صورت میں استعمال کر چکا ہوں نفسی نفسی آج مجھے خود اپنی جان ہی کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرینگے اے حضرت ابراہیم آپ اللہ تعالٰے کے نبی اور

Marfat.com

روئے زمین پر اسکے دوست ہیں لہذا آپ سے التجا ہے کہ آپ بارگاہ ایزدی میں ہماری شفاعت کردیں۔ آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہم کس مشکل میں گرفتار ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت زار کو پہنچ چکے ہیں۔ حضرت ابراہیم انہیں جواب دینگے کہ میرا رب آج اتنے شدید غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی تھا نہ آئندہ ہوگا۔ اسکے بعد دنیا میں کفار کے سامنے چند مرتبہ اپنی غلط بیانی بیان کرکے کہیں گے نفسی نفسی آج مجھے خود اپنی جان ہی کی پڑی ہوئی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ چنانچہ وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرینگے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں اپنی پیغمبری اور ہمکلامی کا شرف بخشا پس آپ سے درخواست ہے، کہ آپ خدا سے ہماری شفاعت کردیں جو کچھ ہم پر گذر رہی ہے اور جس حال کو ہم پہنچ چکے ہیں اسے آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن سے فرمائینگے آج حق تعالیٰ بے حد غصہ میں ہے اس سے قبل ایسا غضبناک نہ تھا نہ آئندہ ہوگا اور میں دنیا میں ایک خون ناحق کرچکا ہوں نفسی نفسی آج مجھے خود اپنے ہی بچاؤ کی فکر دامن گیر ہے پس تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض پرداز ہونگے۔ اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ ابھی گود ہی میں تھے کہ آپ نے لوگوں سے گفتگو فرمائی تھی، آپ خدا کا کلمہ اور روح ہیں جسے اسنے حضرت مریمؑ کے رحم میں ڈالا تھا پس آپ سے درخواست ہے کہ آپ خدا کے یہاں ہماری شفاعت کردیں، آپ ہماری مشکلات کو اور جس نوبت پر ہم پہنچ چکے ہیں۔ اس سے بخوبی واقف ہوچکے ہیں اس پر حضرت عیسیٰؑ جواب دینگے کہ آج حق تعالےٰ ایسے غصہ میں ہے کہ اس سے قبل ایسا غصہ ہوا تھا نہ آئندہ ہوگا۔ آپ یہاں اپنی کوئی لغزش بیان کئے بغیر کہیں گے نفسی نفسی آج مجھے خود اپنی جان کی پڑی ہوئی ہے۔ تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو پس سب لوگ میرے پاس آئینگے اور کہیں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں، حق تعالےٰ نے آپکے اگلے پچھلے ممکنہ سب گناہ معاف فرمادیئے

Marfat.com

ہیں، آپ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور کس حال کو پہنچ چکے ہیں پس میں چل کر عرش کے نیچے پہنچوں گا اور خدائے عزوجل کے سامنے سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اسوقت حق تعالیٰ میرا سینہ کھول دے گا اور مجھے اپنی حمد و ثنا کے وہ اچھوتے مضامین سمجھا دے گا جو اس سے پہلے کسی کو نہ سوجھے ہونگے پھر فرمائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھاؤ جو مانگنا چاہتے ہو مانگو عطا کیا جائے گا۔ جو شفاعت کرنا چاہتے ہو کرو قبول کی جائیگی پس میں سجدہ سے اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا۔ اے میرے پروردگار اُمتی اُمتی میری اُمت پر رحم فرما میری اُمت پر رحم فرما، میری اُمت پر رحم فرما پس ارشاد باری ہو گا اے محمد اپنے امتیوں میں سے اَن گنت لوگوں کو بغیر حساب کتاب کے جنت کے دروازوں میں سے دائیں جانب کے دروازہ سے جنت میں داخل کر دیجئے۔ نیز آپ کے اُمتی اس خاص دروازہ کے علاوہ دوسرے دروازوں سے بھی دوسرے جنتیوں کے ساتھ برابر داخل جنت ہوتے رہینگے۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا قسم اس ذاتِ اقدس کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ جنت کے ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک کا فاصلہ اتنا ہو گا جتنا مکہ اور ہجر[1] کا درمیانی فاصلہ۔

حضرت انسؓ بن مالکؓ کی روایت میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں بارگاہِ رب العزت میں عرض کروں گا۔ اُمتی اُمتی۔ جس پر حق تعالیٰ فرمائے گا۔ اے محمد جائیے اور جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان پائیں اسے دوزخ سے نکال لائیے۔ پس میں جا کر اس پر عمل کروں گا، پھر واپس ہو کر بارگاہ ایزدی میں پہلے کی طرح اسکی حمد و ثنا بیان کروں گا، پھر عرش کے سامنے سجدہ ریز ہو کر جبیں سائی کروں گا تب حق تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہو گا اے محمد سجدہ سے اپنا سر اٹھائیے اور جو کچھ کہنا ہو کہیئے آپ کی بات سُنی جائے گی۔ جو چیز مجھ سے مانگنا ہے مانگیئے آپ کو دی جائیگی۔ جس کی شفاعت کرنی ہو کیجیئے۔ آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی۔ تب میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار، اُمتی اُمتی۔ آج میری اُمت کو بخش دیجئے۔ میری اُمت کو

[1] مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ کا نام ہے۔ م

Marfat.com

بخش دیجیے۔ اس پر ارشاد ہوگا کہ اے محمد جائیے اور آپ جس امتی کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کم ایمان ہو اُسے بھی دوزخ سے نکال لائیے۔ چنانچہ میں جاؤنگا اور اس پر عمل کروں گا۔

حوضِ کوثر کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میری حوض مقام ایلا اور عدن کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ طویل ہوگی وہ دودھ سے لبریز ہوگی جو برف سے کہیں زیادہ سفید اور شہد سے کہیں زیادہ میٹھا ہوگا اسکے اوپر رکھے ہوئے آبخورے ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہونگے میں اجنبی لوگوں کو وہاں سے ہٹاؤنگا جس طرح اونٹ والا اپنی حوض سے اجنبی اونٹوں کو ہٹاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ اسدن ہمیں پہچان لیں گے؟ فرمایا ہاں تم لوگوں کی ایک خاص نشانی ہوگی، جو دوسری امتوں کے افراد میں نہوگی وہ یہ کہ قیامت کے دن تم لوگ میرے سامنے اس حال میں آؤگے کہ دنیا میں وضو کرتے رہنے کی وجہ سے تمہاری پیشانیاں اور وضو کے اعضا سفید اور چمکدار ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میری حوض کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگی اور اسکے متعلقات اسکے علاوہ ہونگے۔ اسکا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہوگا اور اسکی مہک مشک سے زیادہ تیز ہوگی اور اسکے کنارے پر رکھے ہوئے آبخورے ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوں گے۔ جو شخص ایک مرتبہ وہ پانی پی لے گا پھر اُسے بقیہ تمام عمر پیاس نہ لگے گی۔

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں قیامت کے دن حوضِ کوثر پر تمہارے لئے سب سے پہلے پہنچوں گا اور وہاں دوسری امتوں کے آنے والے لوگوں سے تمہارے لئے جھگڑ کر ان پر غالب آجاؤں گا اور حق تعالیٰ سے عرض کروں گا اے میرے پروردگار اصحابی اصحابی یہ میرے ساتھی ہیں۔ یہ میرے ساتھی ہیں۔ ارشاد ہوگا اے محمد آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپکے بعد دین

Marfat.com

میں نئی نئی بدعتیں رائج کر لی تھیں

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حوضِ کوثر پر میرے اُمتی آئینگے جب میں انہیں دیکھوں گا اور وہ میری طرف آنے لگیں گے تو انہیں گھسیٹ کر مجھ سے دُور ہٹا دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار یہ تو میرے دوست ہیں تو میرے دوست ہیں۔ ارشاد ہوگا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کر لی تھیں۔

پلصراط کا بیان

حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں ہے ان دونوں نے فرمایا کہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پلصراط پر کھڑے ہو کر عرض کرینگے اے میرے پروردگار! میری اُمت کو سلامتی سے عبور کرانا میری اُمت کو سلامتی سے عبور کرانا حتیٰ کہ ایک شخص پلصراط پر آئیگا اور بوجہ کمزوری رینگتا ہوا چلے گا نیز فرمایا کہ پلصراط کے ہر دو طرف کنارے کنارے لوہے کے آنکڑے نما خاردار سلاخیں لٹکی ہونگی جو اللہ کی طرف سے مامور ہوں گی جسکے متعلق جو حکم ہوگا وہ اسی کے مطابق گزرنے والے کو گرفت میں لے لیں گی پس اُن سے صرف خراش پایا ہوا نجات پانے والا ہوگا اور جو منہ کے بل اوندھا گرے گا وہ دوزخی ہوگا۔

اور حضرت ابوہریرہؓ سے مروی روایت میں یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ پلصراط جہنم کے دونوں سروں کے درمیان قائم کیا جائے گا اور میں اور میری اُمت سب سے پہلے اس پر سے گذریں گے اور اسدن پیغمبروں کے سوا کسی اور کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی، اسدن تمام پیغمبروں کی یہی ایک صدا ہوگی۔ اے خدا ہمیں محفوظ رکھنا۔ اے خدا ہمیں محفوظ رکھنا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ جہنم میں سعدان کے کانٹوں کے مانند نوکدار کیلیں ہونگی۔ کیا تم لوگوں نے سعدان کا

Marfat.com

درخت دیکھا ہے ؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں دیکھا ہے فرمایا بس وہ کیلیں سعدان کے کانٹوں جیسی ہوں گی لیکن خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کتنی بڑی ہونگی۔ یہ کیلیں لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اپنی طرف کھینچ لیں گی۔

امام مسلمؒ نے لکھا ہے کہ ابو سعیدؓ کا بیان ہے کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے۔ کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔

آتشِ دوزخ کا بیان

خدا ہمیں بواسطہ نبی کریم و آلِ نبی اس سے نجات عطا فرماتے

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن دوزخ میں ستر ہزار بھاری بھاری زنجیریں لائی جائیں گی اور ہر ہر زنجیر کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اسے کھینچ رہے ہونگے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تمہاری یہ آگ جسے لوگ روشن کرتے ہیں آتشِ دوزخ کی تپش کا سترواں حصہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہی آگ جلانے کے لئے بہت کافی ہے۔ فرمایا دوزخ کی آگ کی گرمی تمہاری دنیوی آگ سے ۶۹ انہتر درجہ زیادہ ہوگی اور ہر ہر درجہ کی تپش کی شدت مساوی ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک دھماکے کی آواز سنی گئی آپ نے فرمایا تمہیں کچھ معلوم ہے یہ کاہے کی آواز ہے ؛ ہم نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ ایک بھاری پتھر ہے جسے ستر سال قبل دوزخ میں لڑھکایا گیا تھا، تب سے وہ برابر دوزخ کے اندر جا رہا تھا حتیٰ کہ آج اسکی آخری تہ میں پہنچ گیا۔ یہ اسی کی گھڑگھڑاہٹ ہے)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ دوزخ نے حق تعالیٰ سے شکایت

Marfat.com

کہ اے پروردگار کیا ہمیشہ میرے ہی بعض حصے دوسرے حصوں کو بھسم کرتے رہیں گے ۔ اس پر خدا نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دیدی ایک سردی اور دوسرا گرمی کے موسم میں پس اسکا وہ ایک سانس اس گرمی سے جو تم دُنیا میں محسوس کرتے ہو کہیں زیادہ گرم ہوگا علیٰ ہذا اسکا دُوسرا سانس اس شدید ترین سردی سے جو تم دُنیا میں محسوس کرتے ہو کہیں زیادہ سرد ہوگا ۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کافر کی داڑھ یا اسکی کونچلی جسم میں احد پہاڑ کی برابر بڑی اور اسکی کھال موٹائی میں تین دن کی طویل مسافت کے قطر کے برابر ہوگی ۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کافر کے دونوں شانوں کے درمیانی فاصلہ کی لمبائی تیز رَو مسافر کی سہ روزہ مسافت کے برابر ہوگی ۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو وہ وقت قریب ہے ، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے ہاتھوں میں گاؤ دم کوڑے ہونگے ۔ یہ لوگ صبح و شام خدا کے غضب میں بسر کرینگے ف۱ ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دے گا اور فرمائیگا کہ یہ تمہاری دوزخ سے رہائی کا فدیہ ہے ف۲ ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ وہ دوزخی جو دائمی طور پر دوزخ میں رہنے والے ہونگے نہ تو اسمیں پوری طرح مرینگے نہ مکمل طور پر زندہ رہینگے ف۳ لیکن وہ لوگ جنہیں انکے گناہوں کی پاداش میں عارضی مدت کیلئے دوزخ میں ڈالا جائیگا وہ اسمیں فنا ہو جائینگے ۔ جب وہ جل بھن کر کوئلہ ہو جائینگے تو انکے حق میں شفاعت کی اجازت دی جائیگی اور یہ جلے ہوئے گروہ گروہ جنت کنارے پر جمع کئے جائینگے اور جنتیوں سے کہا جا

ف۱ یہ وہ لوگ ہونگے جو ناحق لوگوں کو ماریں پیٹیں گے جیسے آجکل سپاہی وغیرہ تشدد کرتے ہیں ۔ م

ف۲ یعنی مسلمان کی جگہ اسے دوزخ میں ڈال دیا جائیگا اور مسلمان دوزخ سے نجات پا جائیگا ۔ م

ف۳ یعنی موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہینگے ۔ م

Marfat.com

اے جنت والو ان پر جنت کا پانی بہاؤ پس اس پانی سے وہ دوبارہ ایسے اگیں گے جیسے سیلابی زمین کے کوڑے سے بیج اچھی طرح اگتا ہے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا معلوم ہوتا ہے آنحضرتؐ دیہات میں کچھ مدت رہ چکے ہیں (تب ہی آپ سیلاب زدہ زمین کی اگانے کی طاقت سے واقفیت کی بنا پر یہ مثال دے رہے ہیں)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدائے عزوجل بعض لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمادے گا۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ بہت سے لوگ دوزخ میں داخل کیے جانے کے کچھ عرصہ بعد اس سے نکال لیے جائینگے اسوقت وہ آبنوسی سیاہ لکڑیوں کی مانند سیاہ و خشک ہونگے۔ پھر وہ جنتی نہروں میں داخل ہو کر ان میں غسل کرینگے اور نہا کر کاغذ کی طرح سفید و پاک صاف ہو کر باہر نکلیں گے۔

دوزخ سے نکلنے والے آخری شخص کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ وہ شخص ہوگا جو دوزخ سے آہستہ آہستہ گھسکتا ہوا اسکے بیرونی کنارے پر پہنچ جائے گا تب حق تعالےٰ اس سے فرمائے گا کہ جا جنت میں داخل ہوجا جب وہ جنت پر پہنچے گا تو وہ اُسے آدمیوں سے بھری ہوئی نظر آئے گی۔ وہ واپس ہوجائے گا اور عرض کرے گا اے پروردگار میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا، حق تعالےٰ فرمائے گا پھر واپس جا کر دیکھ اور جنت میں داخل ہوجا۔ وہ پھر واپس جائے گا تو اُسے جنت بھری ہوئی نظر آئیگی وہ پھر عرض کرے گا اے پروردگار وہ تو بالکل بھری ہوئی ہے اس پر پھر ارشاد ہوگا جا جنت میں داخل ہوجا تیرے لئے اسمیں دنیا کی وسعت کے برابر بلکہ اس سے بھی دس گنا زیادہ جگہ موجود ہے۔ وہ عرض کرے گا اے خدا کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے یا میری ہنسی اڑاتا ہے حالانکہ تو ہر دو جہان کا شہنشاہ ہے؟

Marfat.com

راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ اس جملہ کو بیان فرما کر آنحضرتؐ کو ہنسی آگئی حتیٰ کہ آپ کے دندانِ مبارک نمایاں ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ شخص جنتیوں میں کمتر درجہ کا جنتی ہوگا۔

حضرت مستورد بن شدادؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم تمہاری پوری دنیا آخرت کے مقابلہ میں اتنی معمولی ہوگی جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگشتِ شہادت کو دریا میں ڈبو دے پھر وہ دیکھے کہ وہ کیا لے کر واپس ہوتی ہے۔[ا]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ دُنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

جنّت کا بیان

(خدا ہمیں محض اپنے فضل و کرم سے اس سے سرفراز فرمائے)

حضرت سہیل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے، کہ میں آنحضرتؐ کی ایک مجلس میں حاضر تھا جس میں آپ نے جنت کا مفصل بیان فرمایا اور آخر میں فرمایا الحاصل جنت کا منظر انوکھا ہوگا جسے اس سے پہلے کبھی کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا نہ کسی کان نے سنا ہوگا نہ کسی کے دل میں اس کا خیال تک گزرا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی جنت بنائی ہے کہ ایسی جنت اس سے قبل نہ کسی آنکھ نے کبھی دیکھی ہوگی نہ کسی کان نے سنی ہوگی نہ اس کا خیال تک کسی کے دل میں آیا ہوگا قرآن کریم میں یہی مضمون اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

انسانوں کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ انکے نیک اعمال کے بدلے میں انکے لئے انکی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کیسی کیسی نعمتیں چھپا کر محفوظ رکھی گئی ہیں۔

[ا] یعنی معمولی تری کے سوا اس پر کچھ نہ ہوگا۔ بس دُنیا بھی آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہی معمولی حیثیت رکھتی ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جنت میں ایک ایسا عظیم الشان درخت ہے جسکے سایہ میں ایک سوار بغیر کسی وقفہ کے مسلسل سو سال تک چلتا رہے گا مگر سایہ ختم نہ ہونے پائیگا۔

حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جنت میں ہر مومن کے لیے ایک بہت بڑے کھوکھلے موتی کے اندر ایک مکمل خیمہ ہوگا جسکی لمبائی ساٹھ میل ہوگی اس میں اس مومن کی متعدد بیویاں ہوں گی جب وہ ان میں سے کسی ایک کے پاس جائے گا تو دوسری اُسے نہ دیکھ پائیں گی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی وہ چودھویں شب کے چاند کی طرح منور ہوگی اور اسکے بعد والی جماعت آسمان کے روشن ستاروں کی مانند روشن ہوگی، وہاں ہر شخص کی کم ازکم دو بیویاں ہونگی، اُن کی نزاکت کا یہ حال ہوگا کہ اُن کی پنڈلیوں کی ہڈی کا گودا تک گوشت میں سے صاف نظر[1] آئے گا۔ اور جنت میں کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا جس کے بیوی نہ ہو۔

ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ اہل جنت بول و براز منہ کے تھوک اور ناک کے رینٹ غرض ہر غلاظت سے پاک صاف رہیں گے۔ ان کے بالوں میں استعمال کے کنگھے سونے کے ہوں گے ان کے پسینوں میں مشک کی مہک ہوگی۔ ان کے عود دانوں میں عود واگر سلگتے رہیں گے۔ اُن کی بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی اور بیحد حسین و جمیل ہوں گی جنتیوں کے قدوقامت اپنے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے قد کے مساوی ساٹھ ساٹھ گز کے ہونگے۔

انہی سے منقولہ ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ بیان ہوا ہے کہ ان میں ہر ایک کی دو دو بیویاں ہونگی اور حسن و جمال اور نزاکت کی انتہائی وجہ سے اُن کی پنڈلیوں کی ہڈیوں کا گودا تک گوشت کے اندر سے صاف طور پر نظر آئے گا۔ ان میں باہم کوئی اختلاف اور بغض و حسد نہ ہوگا، ان سب کے دل ایک ہونگے اور وہ صبح و شام اور شب و روز اللہ کی تسبیح میں مشغول رہیں گی۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ میں نے نبی کریمؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جنت میں جنتی کھائیں

[1] اس سے انکے جسم کے انتہائی شفاف و نازک ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ م

Marfat.com

اپنی تمام تر اور مکمل خوشنودی و رضامندی کا فیصلہ کرتا ہوں اور آج کے بعد کبھی بھی تم پر عتاب نہ کروں گا۔

جنّت میں جمالِ خداوندی کی زیارت کا بیان

حضرت عبداللہ بن قیس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ دو جنتیں ایسی ہوں گی جنکے ظروف اور جملہ ساز و سامان خالص چاندی کے ہونگے اور دو جنتوں کے ظروف و جملہ ساز و سامان خالص سونے کے ہونگے اور جنتی حضرات براہ راست بلا حجاب ان جسمانی آنکھوں سے جمالِ خداوندی کی زیارت سے مشرف ہونگے۔ جنتِ عدن میں اُنکے اور جمالِ ربانی کے درمیان بجز اسکی کبریائی و عظمت کی چادر کے اور کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔

حضرت صہیب رضؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب سب جنتی جنت میں داخل ہوجائینگے تو حق تعالیٰ اُن سے دریافت فرمائے گا کیا تم کچھ اور چاہتے ہو؟ وہ عرض کرینگے تو اے خدا کیا تو نے آج ہمیں ہر طرح سرخرو نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؛ اسکے بعد خدا اور جنتیوں کے درمیان سے حجاب اُٹھا دیا جائے گا اسوقت ان کیلئے بے حجابانہ و براہ راست جمالِ خداوندی کے دیدار کے شرف سے زیادہ اور کوئی نعمت نہ ہوگی۔

امام مسلمؒ نے اس روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ پھر آنحضرتؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ "دُنیا میں نیک اعمال کرنے والوں کو جنت کی نعمتیں ملیں گی اور مزید برآں ان سے بالاتر وہ ایک خاص نعمت (یعنی دیدارِ الٰہی) سے سرفراز ہونگے۔"

حق تعالیٰ حضرت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت و صحابۂ کرامؓ کے طفیل سے ہمیں اور تمام مسلمانوں کو نعمتِ جنت سے بالاتر اس نعمتِ خاص سے بھی بہرہ ور فرمائے۔

Marfat.com

خاتمہ

اِس کتاب کا مؤلف اور اس مجموعہ کا مدون کرنے والا بندۂ ناچیز محمد بن عبداللہ مراکشی رکن دائمی مجلس علمی دربار شاہی عرض پرداز ہے کہ اس مختصر مفید اور گوہر نایاب مجموعہ کا یہ آخری حصہ ہے۔ مسلمانوں میں سے جسے احادیث سے ذرا بھی تعلق اور انس ہے وہ اس مختصر مجموعہ کا مطالعہ کرے گا تو اس پر منکشف ہو جائے گا کہ زمانۂ سابق و حاضر میں صحیح مسلم کے منتخبات میں یہ انتخاب سب سے بہتر اور مفید انتخاب ہے۔

بحمداللہ میں نے بروز چہارشنبہ بتاریخ ۵ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ اس مجموعہ کی تالیف سے فراغت پائی۔

وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ
عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ۔
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین
والحمد للہ رب العالمین۔

تاج کمپنی لمیٹڈ کے مطبوعہ قرآن مجید

خوشنما کتابت، دیدہ زیب طباعت، عمدہ کاغذ اور مضبوط جلد بندی کے سبب دنیا بھر میں بے مثل و بے نظیر ہیں
اپنے شہر کے تاجران کتب سے طلب کریں۔
کتاب "خیر و برکت" تاج کمپنی لمیٹڈ۔ ڈاک خانہ تاج کمپنی کراچی ۱۶ سے مفت طلب فرمائیں۔

طبع شدہ در تاج آرٹ پریس کراچی باہتمام عنایت اللہ مینیجنگ ڈائرکٹر تاج کمپنی لمیٹڈ۔ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

تاج کمپنی کے انمول ہیرے

۱۔ قرآن مجید مع ترجمہ مولانا محمود الحسن صاحب۔ حاشیہ پر تفسیر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی
بڑی تقطیع، عکسی طباعت دو رنگہ

۲۔ قرآن مجید مع ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر مکمل تفسیر بیان القرآن
بے نظیر تفسیر اور بے نظیر خوبصورت عکسی طباعت

۳۔ قرآن مجید مع ترجمہ از شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن
بینظیر لفظی ترجمہ۔ دیدہ زیب عکسی طباعت

۴۔ قرآن مجید مع ترجمہ از شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن
شاہ عبد القادر کا ترجمہ اور تاج کمپنی کی طباعت سونے پر سہاگہ ہے

۵۔ قرآن مجید مع ترجمہ از مولانا فتح محمد خاں صاحب جالندھری۔

۶۔ قرآن مجید مع ترجمہ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر تفسیر بیان القرآن [illegible]

۷۔ قرآن مجید مع ترجمہ از مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی [illegible]
تعلیم یافتہ طبقہ کیلئے ایک بے بہا تحفہ

۸۔ قرآن مجید مع ترجمہ انگریزی۔ از مسٹر مارماڈیوک پکتھال۔ کتابی تقطیع [illegible]

۹۔ قرآن مجید چھ اردو ترجموں کے ساتھ مع حاشیہ پر تفسیر عثمانی [illegible]
دنیا بھر میں ایک [illegible]

۱۰۔ قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ و تفسیر از مولانا عبد الماجد دریابادی [illegible]
انگریزی جاننے والے کہتے ہیں یہ ترجمہ [illegible]

۱۱۔ قرآن مجید مع ترجمہ اردو و انگریزی یکجا۔ از مولانا [illegible]

۱۲۔ قرآن مجید۔ بلا ترجمہ۔ چھوٹی تقطیع سے [illegible]

۱۳۔ پنجسورے، یازدہ سورے، اوراد، دعائیں۔ دلائل [illegible]

• دیگر بے شمار اسلامی، مذہبی مطبوعات۔ عورتوں [illegible]

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ قرآن منزل [illegible]

Marfat.com

تاج کمپنی کے انمول ہیرے

۱۔ قرآن مجید مع ترجمہ مولنا محمود الحسن صاحب۔ حاشیہ پر تفسیر مولنا شبیر احمد صاحب عثمانی
بڑی تقطیع، عکسی طباعت دو رنگہ

۲۔ قرآن مجید مع ترجمہ مولنا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر مکمل تفسیر بیان القرآن
بے نظیر تفسیر اور بے نظیر خوبصورت عکسی طباعت

۳۔ قرآن مجید مع ترجمہ از شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن
بینظیر لفظی ترجمہ۔ دیدہ زیب عکسی طباعت

۴۔ قرآن مجید مع ترجمہ از شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن
شاہ عبد القادر کا ترجمہ اور تاج کمپنی کی طباعت سونے پر سہاگہ ہے

۵۔ قرآن مجید مع ترجمہ از مولنا فتح محمد خاں صاحب جالندھری۔

۶۔ قرآن مجید مع ترجمہ از مولنا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر تفسیر بیان القرآن [illegible]

۷۔ قرآن مجید مع ترجمہ از مولنا عبد الماجد صاحب دریابادی حاشیہ پر [illegible]
تعلیم یافتہ طبقہ کیلئے ایک بے بہا تحفہ

۸۔ قرآن مجید مع ترجمہ انگریزی۔ از مسٹر مارماڈیوک پکتھال۔ کتابی تقطیع بہت [illegible]

۹۔ قرآن مجید چھ اردو ترجموں کے ساتھ مع حاشیہ پر تفسیر عثمانی [illegible]
دنیا بھر میں ایک ہی [illegible] تقطیع

۱۰۔ قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ تفسیر از مولنا عبد الماجد دریابادی [illegible]
انگریزی جاننے والے کہتے ہیں یہ ترجمہ تفسیر [illegible]

۱۱۔ قرآن مجید مع ترجمہ اردو و انگریزی یکجا۔ از مولنا [illegible] محمد خاں [illegible]

۱۲۔ قرآن مجید۔ بلا ترجمہ۔ چھوٹی تقطیع سے [illegible]

۱۳۔ پنجسورے، یازدہ سورے، اوراد، دعائیں۔ دلائل [illegible]

• دیگر بے شمار اسلامی، مذہبی مطبوعات۔ عورتوں [illegible]

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ قرآن منزل [illegible]

Marfat.com

انتخابِ مُسلم

"صحیح مُسلم شریف" کی مُنتخب احادیث کا مجمُوعہ

مؤلفہ

شیخ محمد بن عبد اللہ مراکشی

رکنِ دائمی مجلسِ علمی دربارِ شاہی مراکش

Jamia Nahia
Bustan-ul-Aloom
hid Abad Kadh
Book Series
Urdu

ناشران

... کمپنی لمیٹڈ

... لاہور ...

Marfat.com